قال اللہ تعالیٰ عز من قائل ان الدین عند اللہ الاسلام

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب فیض انتساب لب لباب تصوف رہنمای مسلک حقیقت جامع طریقت و شریعت قامع شرک و بدعت مسمی بہ

[illegible]

بحسن کوشش محمد عنایت حسین شیشہ گر در محلہ شفاخانہ نجات سرکاری برادر منشی حافظ غلام حسین مدرس مدرسہ اسکول بریلی متصل سنہری مسجد

مطبع صبح صادق؟ دہلی میں باہتمام مولوی محمد منیر طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یتولی الصالحین ویحب المحسنین الذین اتقوہ وجاھدوا فیہ مع اتباع رسولہ سید المرسلین کما قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین والصلوۃ علی المختص بمعجزۃ المعراج الجسمانی وکمال قرب رب العلمین الذی لا سبیل الی اللہ الا باتباعہ للسالکین وعلی الہ واصحابہ الذین اشتغلوا بالجہاد الاصغر والاکبر بالصدق والیقین الی یوم الدین بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ایک کتاب ہدایۃ الاعمی نام فارسی زبان مین تصنیف شیخ حسین کشمیری کی جس مین موافق شریعت کے تصوف کا بیان اور طریقہ احسان ہے اور اوسکے مصنف نے دیباجہ مین کہا کہ اس کتاب کو مین نے اسواسطے لکھا ہے کہ اکثر عوام جو راہ سلوک مین اکر کفر والحاد بکتے ہین اور بدعت وفسق مین گرفتار ہوتے ہین اسکے دیکھنے اور سننے سے سیدہی راہ پر آجاوین اور گمراہی کی تاریکی سے نکل کر ہدایت کی روشنی مین راہ پاوین چنانچہ مصنف کے کئی شعر کتاب مین نظم

گفتار خوش از حسین کشمیر شنو
در شعر دوا جوان وای پیر شنو
تا راہ ہدایت ست وتقریر شنو
راہی کہ صراط مستقیم ست شنو
جز راہ شریعت تو نیابی رہ راست
بامید کہ رہ خداست اے پیر شنو

سو اس کتاب کو مورد فیوض ازلی حاجی حسن علی صاحب اس خیر خواہ انام محمد نظام متوطن
بہاؤ سنپور کے پاس لائے اور فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہندی بولی مین کر دے کہ ہم کو اور
سب مسلمانون کو جو تہوڑی بہی استعداد علمی رکہتے ہین نفع ہو ہر چند مین بے فرصت تہا
لیکن اون کی خاطر سے اس کام کو قبول کیا اور اس کا نام ہدیۃ السعی ترجمہ ہدیۃ الاعمی
رکہا اس مین اٹھارہ باب ہین پہلا باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے اجمال سے
تفصیل مین ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت مین اور احد سے عدد مین
دوسرا ۲ باب آدمی کی جامعیت کے بیانمین کہ سب چیزون کی صفتین اوس مین
جمع ہین تیسرا ۳ باب ایمان کے بیان مین چوتہا ۴ باب اللہ تعالے کے پہچاننے کے بیان
مین پانچوان ۵ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین
کہ فرائض اور سنن اور نفلون اور دعاؤن اور اسمون کے ادا کرنے اور پڑہنے
سے یہ مرتبے حاصل ہوتے ہین چھٹا ۶ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت
اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین جو نفی اور اثبات سے حاصل ہوتی ہے
ساتوان ۷ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیانمین
جو فنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے اٹھوان ۸ باب نبوت اور ولایت کے
بیان مین نوان ۹ باب کرامت اور کہانت اور استدراج اور جنونیت کے بیانمین
دسوان ۱۰ باب علم ظاہری اور باطنی کے بیانمین گیارہوان ۱۱ باب توکل کے بیان
مین بارہوان ۱۲ باب وجد اور سماع اور اوس کی حقیقت کے بیان مین تیرہوان ۱۳
باب تغنی اور مزامیر اور اچھی آواز سننے اور اوسکی برائی اور اوسکے احوال کے بیانمین
چودہوان ۱۴ باب خوبصورت آدمی کے دیکہنے اور اوس کے احوال کے بیانمین
پندرہوان ۱۵ باب باغ اور گلزار دیکہنے اور اوس کے احوال کے بیان مین سولہوان ۱۶

باب حق تعالے کی عبادت کی بیان مین ستر ہوان ۱۷ باب بدعت کی برائی اور اوس کی حقیقت کے بیان مین اٹھارہوان ۱۸ باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان مین ❖

پہلا باب

اس بیان مین کہ اللہ تعالے اجمال سے تفصیل مین ظاہر ہوا ہے اور وحدت سے کثرت مین اور احد سے عدد مین واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالی نے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اوسکے کہ احد ہے اپنی ذات مین اور واحد ہے اپنی صفات مین یعنی نہ اوسکی ذات مین کوئی شریک ہے کہ اوسکی طرح دوسرا ہو نہ صفات مین کہ اوس کی سی قدرت اور اوس کا سا علم وغیرہ صفات کوئی اور رکھتا ہو اور وہ خدا بخشنے والا ہے اوسکو جس کو اوسکی وحدانیت مین شبہ پڑے اور وہ جلد اوس شبہ کو دور کرے اور پشیمان اور تائب ہوا اور مہربان ہے اوس پر جو اوسکی صفات مین متردد ہوا اور پھر ٹھیک سمجھ کر خالص موحد بنجاوے اور وارد ہوا ہے کہ اَللّٰهُ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الْعَزِیْزُ اللہ تعالی کی ذات ہمیشہ سے ہے لیکن اوسکی صفتون سے اوس کا یقین آتا ہے اور صفتین اوسکی نہ عین ذات ہین کہ ذات اور صفت ایک ہی چیز ہو اور نہ غیر ذات ہین کہ ذات اور کچھ ہو اور صفات اور کچھ اور یہہ بات لینی کی بات ہے اوس کی خوب طرح حقیقت عوام کی بوجہ نہین سمجھ مین آتی اور اللہ تعالے کی صفات قدیم ہین اور پیدا کی ہوئی نہین اور اللہ تعالے اپنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی چیزون سے معلوم ہوتا ہے اور آدمی اوسکی صفاتکا مظہر ہے یعنی ظاہر ہونے کی جگہہ ہے اور مظہر نہ عین صفات ہے نہ غیر صفات اور ظہور ذات اور صفات کا اوسی سے ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ

۱ یعنی حق تعالی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور نہین اوسکا مثل کوئی چیز اور وہ سنتا دیکھتا ہے ۱۲ ۲ یعنی تہا مین ایک خزانہ پوشیدہ سو چاہا مین نے کہ پہچانا جاؤن تو پیدا کیا مین نے مخلوق کو تاکہ پہچانا جاؤن ۱۲

اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ کا یہی مطلب ہی اور آدمی کا مظہر دونو جہان اور دونو جہان کی سب چیزین ہین جیسا ارشاد فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ الرَّبِّ جیسا فرمایا اللہ تعالے نے یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُکَ لِی اور مظہر کی نہ عین ذات نہ غیر ذات ہونیکو اس مثال سے سمجھا چاہیے کہ قران جو اسم کا کلام ہی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور قرانکا مظہر سمجھ بوجھ ہی اللہ ہماری سمجھ بوجھ کا مظہر ہمارا بولنا ہی اور بولنے کا مظہر کاغذ اور سیاہی ہے سو کاغذ اور سیاہی نہ عین ہمارے بولنے کا ہے نہ غیر اور بولنا نہ عین بوجھ کا ہی نہ غیر سو یہ سب مظہر قرآن کا ہے اور حادث اور مخلوق اور قرآن غیر مخلوق اور قدیم پہر اگر کوئی کہے کہ جیسا قرآن غیر مخلوق ہے ویسا ہی ہمارا بوجہنا اور یاد کرنا اور پڑہنا اور کاغذ اور سیاہی بہی غیر مخلوق ہی تو وہ کافر ہوا یا کہے ان چیزون کی طرح قرآن خدا کا کلام بہی مخلوق ہی تو وہ بہی کافر ہے سو کہنا چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالے کی جانب سے ہی قدیم اور غیر مخلوق ہے اور بندے کی طرف سے جو کچھ ہی وہ حادث اور مخلوق ہے اور جو جاہل صوفی ہمہ اوست کہتے ہین اور خودی اور خدائی مین فرق نہین کرتے ہین اور ذات اور صفات اور مظہر ایک جانتے ہین وہ لوگ ملحد ہین اللہ تعالے فرماتا ہی وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ اللہ تعالے کی ذات اوس کی صفات سے معلوم ہوتی ہے روح مظہر صفات ہی اور نفس مظہر روح اور جسم مظہر نفس اور امر الٰہی جسم ہی سے متعلق ہی اور دو جہان اور اوس کی سب چیزین آدمی کے واسطے ہین کہ آدم مظہر جلال اور جمال ہی نیک اور بد مین فرق کرے اور خداوند کی خدائی بندون کی خودی مین ہے چنانچہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً وَفِی الْمُضْغَةِ

سوال اگر ... [illegible]

فوادٌ وَفِی الفوادِ قلبٌ وَفِی القلبِ روحٌ وَفِی الروحِ سِرٌّ وَفِی السرِّ خفیٌ وَفِی الخفیِ نورٌ وَفِی النورِ ہُوَ رباعی ہی نسبت اصلی تری حق سے ای دوست ۰ وہ مغز کی مانند ہی تو ہے
جون پوست ۰ ہی پوست عیان حقیقتِ مغز نہان ۰ یہ پوست تو اسم ہی وگرنہ ہمہ اوست رباعی
کاغذ ہی تو مضمون کتاب اوس کو جان ۰ مظہر اوس کا سیاہی و کاغذ مان ۰ توحید یہی
ہے نہین اس مین کچھ شک ۰ ہین مظہر حق آدمی و ہر دو جہان تنبیہ ذات
حق تعالے کی نہ عین صفات کی ہی نہ غیر اور صفات نہ ذات کی عین ہے نہ غیر اور صفات
اوس کی نہ اسم کی عین ہی نہ غیر اور اسم اوس کا نہ مظہر کا عین ہی نہ غیر سو جیسی حق
تعالے کی ذات کی خلقت صفت ہی اور خالق اوسکا اسم اور مخلوق اوسکے اسم اور
ذات و صفات کا مظہر ہے ایسی ہی غفران حق تعالے کی ذات کی صفت ہے
اور غفار اسم اور مغفور اوسکے اسم اور صفات و ذات کا مظہر ہے اسیطرح ہر صفت
اور اسم اور مظہر کو اوس سے ایک نسبت ہی اگر کوئی مظہر یا اسم یا صفات کو عین
ذات کہی کافر ہو جاوی اور اگر غیر ذات کہی تو بھی کافر ہو جاوے جیسی قرآن کی
حفظ اور سمجھ اور کاغذ اور سیاہی کو عین قرآن کہنا کفر ہے اور غیر قرآن بھی کہنا
کفر ہے چنانچہ اوپر ذکور ہوا ایسی ہی مظہر و اسما و صفات و ذات کو ایک جاننا کفر ہی
جو لوگ کہ وجود واحد کی قائل ہین ہمہ اوست بولتی ہین اور بندی اور خدا مین کچھ
فرق نہین کہتے ہین اور مظہر اور اسما و صفات کو ایک جانتی ہین بڑی خطا مین
پڑے ہین ایسی شخص اگر انتہائی توحید اور ترقی حالات کو نہ پہنچی کفر مین مر جاتے
ہین طریق توحید اور سلوک کی حال مین مبتدی تو کہتا ہی کہ ہمہ منم یعنی جو کچھ ہون سو
مین ہون اور متوسط کہتا ہی کہ ہمہ اوست یعنی سب وہی ہی اور جو انتہائی کمال وحدانیت
کو پہونچے ہین وہ لوگ موافق قاعدے مجتہدون کے مظہر اور اسما و صفات

الله ذات مین فرق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ صفت ہدایت کی مظہر اولیا وانبیا
خصوصاً محمد صلے الله علیه وسلم اور اونکی آل واصحاب اور خلفاء راشدین اور
اتباع اونکے ہین اور مظہر ضلالت کے کفار اور منافق ومشرک اور بدعتی وغیرہ ہین
اور مظہر صفت قہاری کے مقہور ہین اور مظہر صفت غفاری کے مغفور اور مظہر صفت
معزی کے عزیز ہین اور مظہر صفت مذلی کے ذلیل ہین اور مظہر صفت خافضی کی پست ہونیوالی
لوگ ہین اور مظہر صفت رافعی کے بلند ہونیوالے ہین اور مظہر صفت رزاقی کے مرزوق
اور مظہر صفت خالقی کے مخلوق ہین علی ہذا القیاس سب صفات کی مظہر نہ عین ذات
کے ہین نہ غیر ذات ایسی ہی کوئی اسم دوسرے اسم کی مقابلہ مین یا صفت کے
نہ عین ہے نہ غیر مثلاً اسم رحمن نہ عین رحیم ہی نہ غیر رحیم اور کلام نہ عین سمع ہی نہ غیر
سمع اور قرآن نہ عین توریت ہی نہ غیر توریت ایسی ہی انجیل اور سب صحیفے اور لوح مین
جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالے کی صفتین حقیقت مین واحد ہین لیکن تاثیرین اونکی
متعدد اگر کوئی کہے کہ حق تعالے کی قدرت اور حیات دو چیزین یعنی دو عدد ہین کافر
ہو جائے نعوذ بالله منہا علماء اہل سنت وجماعت متفق ہین کہ حق تعالے کی صفات
معدود اور محدود اور متضاد اور متناقضہ نہین ہین اگر کوئی کہے کہ ہین کافر ہوئے
چنانچہ رضا نہ عین سخط ہی نہ غیر سخط اور سخط نہ عین رضا ہی نہ غیر رضا اور لطف نہ ضد قہر
ہی نہ قہر ضد لطف ایسی ہی ذل وعز والنعام وانتقام نہ عین ہی نہ غیر یعنی خدا تعالے
کی نزدیک ایک ہی لیکن آدمی کہ مظہر حق ہے اوس سے قسم قسم کے آثار متضاد
یعنی وہ باتین کہ ایک دوسری کے خلاف ہون ظاہر ہوتے ہین اس کی مثال ایسی ہے
کہ مینہ کا پانی ایک ہے اور پاکی اوس کی کلام الہی سے ثابت ہی کہ وانزلنا من السماء
ماءً طهوراً لیکن زمین پر آکر اوس کی تاثیرین گوناگون ہو جاتی ہین پھول ہین اور

تا پہر بہشتی اور درخت اوسکا پاس ہین اور زہر قاتل اور شکر مین اور پانی ہر درخت مین
پھر ایک سا ہوا ہی۔ آئینہ مین ایک منہ عیان ہی۔ میوہ مین مزہ ہای مختلف کو پانی
پہ ایک ہی ہوی جان مثال ہی حق تعالے کا ارادہ اور صفات حقیقت مین ایک ہے
صنوبا ور معطر اگر ہوا ایمان اور اسلام اور عرفان اور ایقان کی باغ کیطرف سی چلے
تو خوشبو اوس کی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ ہوا کفر اور شرک اور نفاق اور خبث
کی نجاست کی طرف سے آئے اوس ہوا سے بو بد ظاہر ہوتی ہے ایسی
ہی آگ کی صفت گرمی ہے عود و الند سے خوشبو اور نجاست سی بد بو ظاہر ہوتی ہی
معلوم ہوا کہ آگ کی صفت کا بدلنا مظہر سے ظاہر ہوتا ہے پس ہمارے ہی فعلوں کا
نتیجہ ہمارے سامنے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ کا یہ ہی مطلب ہے مثال دوسری پانی مین شیرینی و الند سے شیرینی اور ترش
سے ترشی اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی سیاہی سے سیاہی اور سرخ
سے سرخی اور زردی سے زردی اور سبز سی سبزی موافق رنگ کی ظاہر ہوتی ہے
سو جو کچھ ہم پر ہوتا ہی ہمارے ہی فعلوں کی شامت ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اب جاننا چاہی کہ حق تعالے کی خالقی کی صفت نور ہی
اور محل اوس کا بھی نور ہی اور حکم اوس کا بھی نور ہی جو کوئی حکم اوس کا بجالاتا ہے
نور مطلق نور ہو جاتا ہی اور جو کوئی حکم اوس کا بجا نہ لائی اوسکے واسطی نار ہو جاتا ہی
کہ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اسی کا اشارہ ہی
دیکھو بہشت مین سب خوبیان اور آرائشین ہین مگر اوسمین ایک درخت ہی جسکے واسطی
الله تعالے نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کو فرمایا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اوس درخت کی پاس جانا نار ہوتا ہی اور اوس سے

ایضاً اوس درخت کو نزدیک نجاؤ نہین تو تم بے انصاف ہوگے ۱۲

دور بنیا نور عمل نور ہی ایسی ہی تمام دنیا سر اسر نور ہے اگر منہیات سے دور ہے
نہین تو نار ہی سوال اگر کوئی کہے کہ حق تعالے نیک ہی اور بندون کے ساتہ نیکی
کریگا ہم کیون بد کرتے ہین اور بد کہلاتے ہین جواب حق تعالے نے فرمایا ہے
کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ خور و نوش ہی کہ غذای نفس ہے
اور قوت بدن بندی کو چارہ نہین ہی اگر وجہ حلال سے کہا کے قوت اوس کی طاعت
اور عبادت مین صرف کریگا نور ور نور ہو جائیگا اور اگر وجہ حرام سی کہا کی قوت اوس کی
گناہ اور غفلت مین صرف کریگا نار در نار ہو جائیگا دیکہو انگور اصل مین پاک ہی اگر اوس کا
سرکہ بنا کے نوش فرمائین حلال ہے اور نور اور موجب قرب حضور اور اگر اوس کی
شراب بنا کی کہائین نار در نار ہی اور باعث دوری رب غفار جسطرح اللہ تعالی نے
انگور مین ہدایت اور ضلالت کی صفت رکہی ہی ویسے ہی بندون کی خودی مین ہدایت
اور ضلالت کی صفت رکہی ہے کہ مراد اوس سی قرب و بعد لطف و قہر جمال و جلال ہے
حکم کے بجا لاتے ہین کہ جسکو ایمان کہتی ہین بہشت اور رضا اور لقائے حق تعالے حاصل
ہوتی ہے اور امر حق نہ بجا لاتے ہین جسکو کفر کہتے ہین دوزخ اور غضب الہی مین گرفتار
اور بعید درگاہ ہوتا ہی خاصہ ایمان کا طاعت اور عرفان اور رضائے حق تعالی اور ہدایت
ہی اور خاصہ کفر کا شرک اور ضلالت اور عصیان اور بدعت اور نفاق شکر کو رحمت
کی صفت دی اور زہر کو ہلاکت کی آدمی مین ظلمت اور نور کا مادہ رکہا ہی فرمایا
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ظلمت کی خصلت کفر اور شرک اور نفاق اور بدعت ہے
اور حاصل اوس کا دوری ہی نور کی خصلت اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان اور طاعت
ہی نتیجہ اوس کا قرب حق تعالے معلوم ہوا کہ اثر مین ضد ہی اور خلاف ایمان سی
نور پیدا ہوتا ہی اور کفر سے نار نور یونکا نتیجہ بہشت ہی اور دیدار خدا اور ناریون کا

حقیقت اور حجاب درگاہ کبریا تو ضد ناری ہی اور نار ضد نوری ہے نور نار نہین ہوتا نہ نار نور
ناریون کو نار مین فرحت ہی اور نوریون کو عذاب نوریون کو نور مین رحمت ہی اور ناریون
کو عذاب سو گنہگارون کو عابدون کی عبادت تکلیف دیتی ہے اور وسوسی بن
ڈالتی ہی اور گناہ کرنا اون کے واسطے موجب رحمت اور رغبت خاطر ہوتا ہے ایسی
ہی جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبع نوری ہین لوگون کی
عبادت سے راحت پاتے ہین اور گناہ سے زحمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ مبارک گناہگار کے دیکہنے سے سرخ ہوجاتا تہا جبتک وہ توبہ نہ کرتا تہا آپ
خوش نہین ہوتے تہی اور عابد نیک کار کی دیکہنے سی راحت اور خوشی مزاج اقدس مین
پیدا ہوتی تہی یہ گفتگو شرح وبسط چاہتی ہی ان ہی دو بیتون پر اکتفا کیا قطعہ سانپ
کو ہی زہر مین اپنے حیات ۰ واسطے اورون کی ہوتا ہی ممات ۰ نیکمر دونکو نجاست موت ہے ۰ اور
خوکون کی لئے قند و نبات ۰ ایعزیز ذات وصفات اور اسما اور مظہر کا بیان دراز ہی اور
فہم مین آنا مشکل ہی اسواسطے کہ ہماری سمجہہ جو چیز کہ محسوس ہو اوس مین پہنچسکتی ہے
اور حقیقت ذات وصفات کی محسوسات سے باہر ہے کہ وہ علم روحانی اور رحمانی ہی
ہم ایک مثال قریب الفہم کہتے ہین کہ آدمی مین بہت صفتین ہین اونمین سی سمع وبصر
ہی کہ یہ دونو آپس مین ضد ہین کان سے دیکہنا اور آنکہ سے سننا نہین ہوسکتا ہی
لیکن یہ صفتین نہ عین ہین نہ غیر مثلاً اگر کان کسی جانور کے آواز سنی اور آنکہ سے
نہ دیکہی بلاشک جان لیگا کہ یہ آواز گدہی یا بیل یا طوطی یا بلبل کی ہے اور اگر کان سی
نہ سنیگا آنکہہ سے دیکہیگا تو بہی معلوم کریگا کہ فلانا جانور یا فلانی چیز ہی ایسی ہی حقیقت
اشیا کے سونگہنی اور چکہنی اور چہونے ستی معلوم ہو جاتی ہی وعلے ہذا القیاس اس سے
معلوم ہوا کہ یہ صفات نہ عین آدمی ہی نہ غیر معلوم ہوا کہ روح نہ عین قلب ہی نہ غیر قلب

اور قلب نہ عین نفس ہے نہ غیر نفس اور نفس نہ عین جسم ہی نہ غیر جسم اور انکی صفات
نہ عین ہین نہ غیر اور صفات منبع اور سرچشمہ قلب اور نفس اور جسم اور روح ہی لیکن روح
اصل ہی اور یہ سب فرع پس فرع کو عین اصل کہنا اور اصل کو عین فرع سمجھنا خطا ہے
اصل اور فرع کی حکمت کی جاننے کو کمال کہتے ہین اور ذات وصفات واسما ومظہر کی
حقیقت کا سمجھنا کمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہی اور سوا اسکے اعتقاد کرنا کفر وضلالت
کی راہ ہی مثال آتش سنگ مین پوشیدہ تہی جو چاہا کہ اپنی اسرار وصفات کو ظاہر کرے
لکڑی کے جسم پر اوسنے تجلی کی اور اوسکی اسرار وصفات کہ دہوان اور شعلہ ہی ظاہر
ہوئی دونو جہان اوسکی ذات وصفات کی جلوے سی بہرے ہین اور روشن زیادہ آفتاب سے
بمصداق مَثَلُ نُورِهٖ کَمِشْکٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اہل حال کہ ایسی سچے ہین جانتی ہین کہ یہ
دہوان وشعلہ کہ آتش کے اسرار وصفات سی ہے لکڑی کے جسم سی پیدا ہوتا ہی اگر لکڑی
نہ ہوتی تو یہہ کیسی معلوم ہوتی اور اسی پر نظر کرکے مقام توحید مین انا الحق اور اس معنی
کے اور لفظ بولنی لگتے ہین اور توحید مین ایسی باتین تراشنی لگتے ہین اور اہل
کمال یہ بات سمجھتی ہین کہ یہہ ہیزم جسم ہی اور دہوان وشعلہ آتش کی ذات سی تعلق رکہتا ہی
اسواسطے کہ شعلہ مظہر آتش ہی اور دہوان مظہر شعلہ اور لکڑی مظہر دہوان اس سی معلوم ہوا
کہ آتش اصل ہی اور یہ سب فرع یا یون جاننا چاہئی کہ حق تعالے کی ذات پاک ایک دریائے
بیکران ہی جب اوس دریانے چاہا کہ اپنے طرح طرح کے مزے ظاہر کرے تو سب نباتات
مین محیط ہوکے میوون اور پہولون مین اپنا ظہور کیا سو نباتات پانیکا مظہر ہی اور نباتات
کا مظہر شاخ وبرگ اور شاخ وبرگ کا مظہر پہول اور میوہ پس پانی اصل ہی اور باقی مظہر اور
تمام مظاہر مخلوق اور حادث لیکن کاملین جیسی میوون کی مزون مین اور گلوں کی بوئین تمیز کرتی ہین
ایسی ہی شیرینی اور زہر قائل ہین کہ ایمان وکفر ہے اور گل وخار مین کہ طاعت وعصیان ہی

فرق کر سکتی ہین سوال آدم ہی مظہر خاص کیون ٹہرا اور مخلوق جن وملائکہ کیا مظہر نہین
ہین جواب آدم کی دو صفتین ہین ایک اسفل کیطرف کہ حیوانیت اور شیطانیت ہی
اور ایک اعلےٰ کیطرف کہ ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت ہی اور باقی مخلوق مین ایک ہی
صفت ہی چنانچہ شیطان مین شیطانیت اور حیوانمین حیوانیت اور ملائک مین ملکیت اور
آدمی مین شیطانیت اور حیوانیت اور ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت سب صفتین ہین اس سبب سے
آدم سب مخلوق پر افضل ہی کہ آیہ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا اس سے خبر دیتی
ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ
الْكُرْسِيِّ وَاَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ سو جسنے دنیا کیطرف توجہ کی اور خدا کے حکم سے بے پروائی
اوسمین شیطانیت اور حیوانیت کی صفت غالب ہو گئی رفتہ رفتہ اوس حال پر پہنچیگا کہ صفات
کو بھی نہین جانیگا بلکہ ایمان کو بھی نہین جانیگا اور جسنے عقبیٰ کیطرف رغبت کی اور دنیا سے
بے توجہی اور اللہ تعالےٰ کی احکام اور حدود شرع کے بجالایا اوس مین ملکیت اور روحانیت
کی صفت غالب ہوتی ہی اور شیطانیت اور حیوانیت اوسکی مغلوب ہو جاتی ہی اور تمام صفات
مین اوس کو تمیز حاصل ہوتی ہی مگر صفت رحمانیت مین ابھی تمیز نہین ہوتی انسان کامل
وہ ہی کہ جو دنیا اور عقبیٰ سے منہ پہیر کے صفات مذمومہ شیطانیہ اور حیوانیہ اور صفات
محمودہ ملکیہ سے یعنے صفت ملکیت اور شیطانیت اور حیوانیت سے گذر کر روحانیت مین آ کے
اور جب صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى سے موصوف ہو کر صفت رحمانیت سے مشرف اور مظہر جلال
وجمال ہو ایسے انسان کو اکمل وکامل کہتے ہین اس سبب سے آدمی سب سے افضل اور بہتر ہی سوال
اگر کوئی پوچھے کہ تونے اپنے آپ کو بھی پہچانا سو اسلئے کہ پہلے خود شناسی ہی بعد اوس کے
خدا شناسی کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مشہور ہی جواب خود شناسی
دو وجہ پر ہی پہلے وجہ یہ ہی کہ آدمی یہ سمجھتے ہین کہ مین ایک بندہ ہون خداوند کریم کا بنایا

ہوا وہ میرا مالک ہی اور میں اوسکا مملوک کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اور رنج اور ایذا میں پیدا ہوا کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ اور اللہ تعالیٰ خالق و رازق ہے خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَرَازِقُ کُلِّ حَیٍّ صفت ہی اوس کی اور غالب ہی وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ فرمایا ہے اور مالک ہی کہ مَالِکُ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ ارشاد کیا ہی اور قوی ہے کہ اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی مظہر جلال و جمال ہی اسواسطی کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ النَّقِیِّ التَّقِیِّ اوسکی شان میں ہی یہ بیان شرح و بسط چاہتا ہی اس نظم سی معلوم کیا چاہیے کہ عقل والے کو ایک اشارہ ہی بس ہی خودشناسی کے ایما میں رباعی

اسلام کا چہرہ یہ نہیں میری رنگ دوزخ کو ہی ننگ اہل دوزخ کر ننگ کس منہ سی کہوں کہ میں ہی آدم ہوں	بہتر ہی بہت مجہ سی سگ اہل فرنگ الغیاثا و نیا میں نہیں کوئی ہی مجہہ سا بدتر جس حال میں کہو تو کو شر ہو مجہہ	وہ ہوں میں دوزخی کہ ہو نسبت مری خجلت سی انتہا ہی نہیں سکتا ہوں خداشناسی کی ایما میں نظم
ہیں اوسکی تجہہ میں جلوے سب عیاں جلوہ گر تجہہ میں اوسکا ہی جمال رکہہ قدم اس راہ میں مردانہ وار	دیکہہ اپنے آپ میں تو ہر زمان ہی اوسی کی شان تجہہ میں جلوہ گر ستر حق سب تجہہ پہ ہوگا آشکار	جلوہ گر تجہہ میں اوسیکا ہی جلال دیدۂ دل کہول اور تو غور کر سوال حق تعالیٰ ظاہر بہی ہی اور

باطن ہی پس ظاہر اوسکا باطن کس طرح ہو سکتا ہی جواب شاخ اور پہل پہول میوہ دانہ کی صفتیں ہیں جس وقت دانہ چاہتا ہے کہ نمود ہو تو اپنے ہستی کی زمین میں پوشیدہ ہو کر اپنی صفات کو ظاہر کرتا ہے دیکہو اوسکی ہستی کی زمین اوسکی ذات کی پوشیدہ کرنیوالی ہے اور صفات کی ظاہر کرنیوالی از روی صفات کے ظاہر ہے اور از روئے ذات کے پوشیدہ اس سے معلوم ہوا کہ صفت نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات ایسی ہی حق تعالیٰ واحد ہی اور اوسکی وحدانیت سی کثرت صفات ظاہر ہوئی اور کثرت صفات سی کثرت علم پیدا ہوئی اور کثرت علم سے کثرت جہل ہو پیدا ہوئی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ کَثَّرَہَا الْجَاہِلُوْنَ

اور ہستی خدا کی ایک نقطہ علم ہی کثرت جہالت سی فارغ جہان اسرار الان کما کان
اور رموز نبی کان ماکان وبی یکون مایکون منکشف ہوا اور شمار ماضی ومضارع
اور حال اور مصدر کو دخل نہین رباعی ماضی ومضارع کا جہان کام نہین بلکہ وقت نہین وان
سحر وشام نہین۔ کون عاشق ومعشوق کہان کیسا عشق۔ ان ہستی کی قید وتھا وہان
نام نہین۔ یہ بات اونکو حاصل ہی جو اپنی آپ سی فنا ہوگئے حق تعالے کی صفات مین
آگئے اور اوس کی ذات کیطرف متوجہ ہوئی اور جو شخص اپنی ہستی کی قید مین پہنسا ہی
اوسکی واسطی ایسا حکم ہی کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اس کو ایسا سمجہنا چاہیے
کہ دونو جہان اور جو اوسمین ہے سب علم خدا سی باہر نہین اور علم صفت اوس کی ہی قدیم غیر
مخلوق اور مخلوق کہنا کفر ہے قلم کو حکم ہوا کہ لکہ قلم نے لکہنا شروع کیا دو جہان اور جو اوس
مین ہی خیر وشر حرکات وسکنات سب لکہا یہان سی ثابت ہوا کہ قلم ولوح عرش کرسی
واسمان وزمین وبہشت ودوزخ جہان اور اشیاء دو جہان خیر وشر آدمی کا علم وادراک
وہم وفہم عشق ومعرفت یقین وطاعت کشف وکرامت خرق عادات سب مخلوق ہی غیر مخلوق
کہنا کفر ہے المختصر حق تعالے کا جو لفظ کن قلم کو الہام ہوا وہ تو غیر مخلوق ہے اور لیکن
جو کچہ قلم نے لکہا ہے سب مخلوق ہی اور فرق خالق ومخلوق مین وہ لوگ کر سکتے ہین
جن کو رتبہ عرفان اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین کا حاصل ہی صرف علم الیقین سی
یہ رتبہ حاصل نہین ہو سکتا اسواسطی کہ علم الیقین مین خطرات مختلفہ واقع ہوتے ہین اور
اصل شرع کو کہ جو کمال محمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہی اور جو اہل تصوف کہ وجود
وحدت کے قائل ہین اور مخلوق کو عین خالق جانتی ہین راہ باطل پر ہین اور جن صوفیہ
کے قول مخالف آیۃ اور حدیث اور عقائد شرع کے ہین وہ بہی بے اعتبار اس مقام مین
اکثر لوگ ملحد اور کافر ہوگئے ہین اس طور پر کہ خدا کی صفت کو اپنی صفت اور اپنی صفت کو صفت

خدا کی سمجھی یہہ نہ جانا کہ حق تعالے جل شانہ اپنی صفات پر قادر ہی اور بندی کو ہرگز یہ قدرت
نہین سید الانبیاء محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ حکم ہوا قُل لَّا اَملِکُ لِنَفسِی
نَفعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ پہر دوسرا کون ہی سوال بعض کہتی ہین کہ بموجب ارشاد فَعَّالٌ
لِّمَا یُرِیدُ کے جو حرکات اور سکنات کہ دونو جہان مین ہین فعل حق ہی سے جو نیک و بد
کہ ہوتا ہے عالم مین آشکار کرتا ہے سب وہ آپ حقیقت مین میرے یار جواب یہہ توحید عام
ہی اور عام ہر چند اللہ تعالے فاعل حقیقی ہی لیکن فاعل کیواسطے معقول چاہئی کہ فعل اوسکا
ظاہر ہو پس معقول اور مورد اوس فعل کا روح ہی کہ جس کی شان مین فرمایا حَمَلَهَا الْاِنسَانُ
یہ آیۃ کا ٹکڑا ہے مطلب اس آیۃ کا یہ کہ ہمنی اپنی امانت یعنی احکام بعبارت دیگر یا عشق الہی زمین و آسمان
اور پہاڑون کے سامنی کی سواون سب نے اوسکی اٹہانے سی انکار کیا اور ڈر گئے اور انسان
نے اوس کو اٹہا لیا اور پورا نہ کر سکا سو یہ اپنی نفس پر ظلم کرنیوالا اور نادان تہا کہ اٹہا تو لیا اور پورا نہ کر سکا
انتہی اور خَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اور لباس روح کا نفس ہی اور لباس نفس کا جسم اور جسم کو حکم الہی
بجا لانے کا حکم ہی پس اللہ تعالے نی روح کیواسطی ۳ چیزین پیدا کین ۱ خیر و شر ۲ عقل ۳
اختیار پہر خیر و شر کی چار قسمین ہین عام اور خاص اور خاص الخاص اور اخص الخاص عام وہ
ہی کہ آدمی میزان عقل سی اپنی حیات و ممات اور راحت و محنت کا اسباب پہچانتا ہی اور بدی
سے پرہیز اور نیکی کو اختیار کرتا ہی خاص وہ ہی کہ از روی عقل کے بہشت کی خوبیان اور دوزخ
کی برائیان اور اسباب اوسکی سمجہ کے نیکی کو اختیار اور بدی سے پرہیز کرے خاص الخاص
وہ ہی کہ میزان عقل مین صفائی دل اور کدورت کے اسباب تولکر دل کے صاف کرنیکے اسباب
فراہم کرے اور مکدر کرنیکی چیزون سی دور بہاگے اور اخص الخاص وہ ہی کہ علم کی رو سے
حق تعالے سے قرب و بعد کی اسباب سمجہ کے قرب کے اسباب کیطرف متوجہ ہو اور بعد کے سے
متنفر ہے اب جاننا چاہئی کہ صاحب دانش و شعور خوب جانتی ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی

اور یہ ہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہی اور برعکس اسکے اتحاد اور جس کو عقل نہین ہے وہ حیوان ہی اوسکے واسطے قرب و بعد بہشت و دوزخ کچہ نہین ہی اور نہ ثواب و عذاب بعضے جاہل موفیین کی تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ کفر کا فرونکا اور چوری چورون کی اور زنا زانیون کا یہ سب اوسیکے افعال ہین یہ اشد کفر ہے معنی اس قول کی کہ جو نیک و بد عالم مین ہوتا ہی وہ آپ سب ہی کرتا ہی اور غیر پر بہانہ رکہتا ہی یہ ہین کہ حق تعالے نی آپ اپنے آپ کو چاہا کہ ظاہر کرون پس ظاہر کیا اور جو کچہ چاہتا ہی کرتا ہے فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ کے یہ ہی معنی ہین وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ کا یہ ہی مطلب ہے اس سے دریافت ہوا کہ عالم مین جو نیک و بد ہی اسکا پیدا کیا ہوا ہی اور اوسکی خواہش سے ہی یہ نہین کہ آپ کرتا ہی اور غیر پر بہانہ رکہتا ہی مبتدی اور منتہی کی توحید کا حال جو موافق آیہ اور حدیث اور عقائد سنت کی ہے اس نظم سے منکشف ہوتا ہی نظم

آپ کرتا ہی جو کرتا ہے خدا — غیر کا اسمین بہلا ہی دخل کیا

اور صفت اوسکی ہی ہادی و مضل — عزت و ذلت ہدایت اور ضلال

قطعہ ای خدا تجہسی ہوا سب کچہ عیان — اور تجہ سے زندہ ہی سارا جہان

مطلع ممکن ہو واجب پر کہان — نا سمجہ نے خوب ہی طالب یہ بات

چہرہ دیکہی جو کوئی آئینہ مین — عکس چہرہ ہی نہ ذات اوسمین نہان

ہی چمک اوسکی نہ ذات ای مہربان — یا دہوان جو آگ سے پیدا ہی صاف

موتی دریا ہی سے پیدا ہی ضرور — سو تجکو کہدو کی بحر بیکران

اس سے ہم پاتے ہین قدر انکا نشان — عین قرآن اوسکو کیسے کہہ سکتے ہین

جسکہی کہ مین ہون عین کردگار — اوسپہ سو نفرین کرینگی عارفان

اپنی ہستی سے ہو باہر وہ جوان — جسکو دیکہو جانو ہے حق ہی وہ جز

یہ صفت اوسکی مغر ہی اور نہ دل
سب اوسیکے ہاتہ ہی ای باکمال

ذات تیری دیکہ سکتا کون ہے
اک کہاوت مین کرون تجہسے بیان

یا تری ذرہ یہ نور آفتاب
عین آتش کب ہی بیشک و دہوان

بنتی کاغذ پر سیاہی سے حروف
ڈہونڈ و عالم سے خدا کا نام نشان

جو کوئی چاہی خدا کو پاؤن مین
معرفت حق کی یہی ہی بیگمان

اب واضح ہو کہ خدا ہی تعالے کی تہاری اور مضلی اور منتقمی اور مذلی اور ایسی صفات سے

امگنا چاہیئے اسواسطے کہ نماز اور استغفار کیوقت بندی کی عاجزی اور نیازمندی بہت
ظاہر ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءُ
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَعْلَمُکُمْ وَمُؤْمِنُہُ اللّٰہِ اَخْشٰکُمْ
بِاللّٰہِ وَاِذَا تَجَلَّی اللّٰہُ لِشَیْءٍ خَضَعَ لَہٗ ایضاً مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ خَافَ اللّٰہَ نگاہ عارف
کی اسکے جلال اور جمال کے ادراک مین حیران رہی تو سب طرف سی عاجز ہوکے نیازمندی
کا منہ خدای تعالے کیطرف لائے اسواسطے کہ نیازمندون کی آرزو پوری کرنیوالا
وہی ہی جسکو اللہ الصمد کہتے ہین اور نیاز سی مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے
مقصود سرافگندگی اور عاجزی ہے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سے مراد ہی
بیان کرنا حق تعالے کی بزرگی اور اپنی نیازمندی اور عاجزی کا ؎ عجز و تقصیر
ہم سی ہردم ہی لطف و احسان تجہ سی پیہم ہی لطف ہی چاہتا ہی یہ مسکین بنا مرے
دل کو تجہ سی ہو تسکین عارف صادق سے تا انتہا عذر و نیاز و سرافگندگی ظاہر
ہونا رحمانیت کی راہ ہی اور برخلاف اسکی عجب و غرور کا پیدا ہونا شیطانیت
کا طریق ہی اگرچہ اوسکو توحید و معرفت حاصل ہو شیطان بڑا موحد اور عارف ہی
لیکن حلم اللہ کا نہین رکہتا ہی پوشیدہ نرہی کہ نیازمندی اہل دنیا کی حصول دنیا ہے
اور نیازمندی اہل آخرت کی حصول درجات اعلے اور نیازمندی اہل اللہ کی
حصول لقاء مولے پس مسکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہی یعنی خدا کے
حکم پر گردن رکہ دینا جسکا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہی فرمایا اللہ تعالے نے
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ سو یہ ہی فرمانبرداری ہی اور فرمایا اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ
الْخَالِصُ بعد مقام تسلیم کے مقام تفویض ہی اسطرح پر کہ بندہ اپنی ظاہر و باطن اور
دنیا اور آخرت کے احوال کو سپرد خدا کر دے کہ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ

ان اللہ بصیر بالعباد اور مقام تفویض کے بعد مقام رضا ہی اور رضا اور تسلیم کے بالاتر کوئی مقام نہین ہی کیونکہ مقصود انبیا اور اولیا کا خوشنودی خدا کی ہی جب خوشنودی خدا کی حاصل ہوئی سب کچھ حاصل ہوگیا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے یہی معنی ہین سو جبتک کہ بندہ خدا سے ہر امر مین راضی اور اوسکے کئے پر خوش نہو تب تک رضامندی خدا تعالے کی حاصل نہین ہوتی ٭

دوسرا باب آدمی کے جامعیت کے بیان مین کہ سب چیزون کی صفتین اوس مین الہی ہین فرمایا اللہ تعالے نے ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ اس سبب سے کہ جو کچھ ابو البشر آدم علیہ السلام کو مادہ اور استعداد عطا کی تھی وہی استعداد سب بنی آدم مین بالقوہ ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے المؤمن کنفس واحدۃ جیسے سیاہی ایک ہی اور اوس سے حرف بیشمار ظاہر ہوتے ہین اور سب حرفون مین سیاہی وہی ہی ایسی ہی سب آدمی مثل ذات واحدہ کے ہین از روی مادہ کے اور سب مین استعداد ہدایت اور ضلالت کی موجود ہی جو مظہر ہدایت ہی وہ موجب ضلالت کو سمجھتا ہی اور اوس سے بچتا ہی اور اوس کو کوئی گمراہ نہین کرسکتا ہی ومن یہد اللہ فلا مضل لہ اور جو مظہر ضلالت ہی ضلالت کو ہدایت جانتا ہی افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسنا پھر اوس کو کوئی ہدایت نہین کرسکتا ہی ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد اگر کسی مین دونو جمع ہون موجب خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا کے اور جو ہدایت کو ہدایت جانے اور ضلالت کو ضلالت اخر کو توبہ و سلوک نصیب ہوتی ہے چنانچہ فرمایا عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم پس آدمی اللہ تعالے کی ذات و صفات کا مظہر ہے اور مظہر نہ عین صفات ہی اور نہ غیر

صفات اور صفات نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات آدم مظہر جمال و جلال ہے اور خلیفہ
برحق چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور آدم کو خلیفہ اسواسطے فرمایا
کہ آدمی جامع ہے تمام موجودات اور مکنونات سے اور مجمع ہے غرائب غیب کا اور منبع ہے
عجائب شہادت لاریب کا اور خلاصہ ہے علوم جسمانی اور لطیفہ ہے عالم روحانی اور راز
ربانی کا فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور تمام حقائق علوی یعنی اوپر کی چیزوں اور دقائق
سفلی یعنی نیچے کی چیزوں کا مجمع اور محرم اسرار سبحانی ہے چنانچہ حدیث قدسی اس بات
پر ناطق ہے خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی آدمی کیا ہے برزخ جامع جس
مین اسرار خلق و حق لامع اسمین ہین سب دقائق جبروت۔ اسمین ہین سب حقائق لاہوت۔ العزیز
اللہ تعالیٰ نے اربع عناصر سے کہ آب اور خاک اور باد اور آتش ہے تین چیز کو پیدا
کیا جمادات نباتات حیوانات اور آدمی سب چیزون کا جامع ہے چنانچہ ہڈیان اوسکی
جمادات ہین اور بال نباتات اور حیوان ناطق تو خود ہی ہے اور اوسکی حیوانیت مین
دو صفتین ہین ایک صفت بہیمی اور ایک صفت ملکی اگر صفت بہیمی غالب ہوگئی تو حیوانات
سے بدتر ہوگیا اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اور اگر صفت ملکی غالب ہوگئی تو سب مخلوق
سے بزرگتر اور افضل ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بر سے
و بحر سے مراد دنیا اور آخرت ہے اسواسطے کہ یہہ دونوں اوسکے واسطے پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے
شرف دیدار سے یہ مشرف ہے فرمایا فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
معلوم ہوا کہ آدمی کا دو طرف تعلق ہے ایک اعلی کیطرف کہ ملکیت ہے اور ایک
اسفل کیطرف کہ بشریت ہے اگر اوسنے اعلی کیطرف رجوع کیا تو اوسکی بشریت کی
صفتین کہ اخلاق ذمیمہ ہین مغلوب ہوکر اوصاف حمیدہ اوسکی غالب ہوجاتے ہین پہر
ملکیت سے مقام روحانیت کو اور روحانیت سے مرتبہ رحمانیت کو پہنچتا ہے اور اس

آیت شریف کو کہ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اس اثار کہ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا
اِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ کے مضمون سے متصف ہوتا ہے اور اگر اسفل کی طرف
میل کیا تو اخلاق ذمیمہ غالب ہو جاتے ہین اور اوسکے بہائم کی صفت شیطانیت
سے ملکی دنیا کی محبت اور لذت نفسانی اور کفران نعمت اوسکا پیشہ ہو جاتا ہے
اور یہ آیت کریمہ کہ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ نِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ اور یہ حدیث کہ اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ
اوسکے حق مین صادق آتے ہین سو عاقل کو چاہیے کہ اعلے
کیطرف رجوع کرے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آدمیکو سب چیزون کا جامع
اور تمام مخلوق مین بزرگ اور شریف پیدا کیا ہے اور سوائی اوسکے
مظہر ذات اور صفات اپنا بنایا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِيِّ وَاَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ
مطلب یہ کہ ہر مخلوق کی ایک صفت خاص ہے حیوان مین حیوانیت جن مین جنیت
اور ملک مین ملکیت اور آدمی مین یہ صفتین سب ہین اور صفت شیطانیت اور رحمانیت
زیادہ اور مظہر حق ہونا اس کا حدیث نبوی سے ثابت ہے فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
حَرَمُ اللّٰهِ وَحَرَامٌ اَنْ يَّلِجَ فِيْهِ غَيْرُ اللّٰهِ اور فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ
تعالے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ یعنی اپنا مظہر صفات و آثار بنایا
اسلئے کہ اللہ تعالے صورت سے پاک و منزہ ہے تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُوْنَ

تیسرا باب ایمان کے بیان مین فرمایا اللہ تعالے نے يَاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہ معنی ہین کہ اے ایمان لانے والو دلیل
و برہان کے راہ سے ایمان لاؤ کشف و عیان کے طریق سے یا اے ایمان لائے

والتصدیق کی رو سے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے جناب قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الحق
والدین محمد نقشبند قدس سرہ سے منقول ہی کہ امنوا سے اشارہ ہی کہ ہر لمحہ اپنے مین اپنی
وجود کو نیست اور ذات واجب الوجود کو ہست سمجھو کہ وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب
اسیکی طرف اشارہ ہی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہین کہ مجکو
پچاس برس ہوئے ایمان لائے ہوئے اور ابھی تک ایمان تازہ کرنیکی فکر مین ہون نظم

بی خدا کے سانس لینا ہی گناہ	شغل اپنی ذات کا ہی کفر راہ	ذات الہی تجہ کو سپند اور وغیرہ
قید ہستی مین اپنا کی حق سی دور	نیست ہو کفر خودی کو دور کر	ہی حقیقت مین وہی حق جلوہ گر

ایمان نور ہی مومن کے دل مین کہ اوسکے سبب دیکھا جاتا ہی حق اور باطل اور تابعداری حق کی
اور بچنا باطل سے اور کفر تاریکی ہی کافر اور منافق کے دل مین کہ دیکھا جاتا ہی اوس سی حق باطل
مین اور باطل حق مین اور تابعداری باطل کی اور بھاگنا حق سے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَوْلِیَاؤُهُمُ
الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ
اے عزیز ایمان کے چار رکن ہین دو اللہ تعالے کیطرف سی کہ وہ ہدایت ہی اور
توفیق اور دو بندے کی طرف سے کہ وہ زبان سے اقرار ہی اور دل سے تصدیق
سو ہدایت اور توفیق پہلے اللہ کیطرف سی ہوتی ہی کہ آدمی کے دلمین ایک کشش پیدا
ہوتی ہی جسکو جذبہ کہتی ہین فرمایا یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ پھر اقرار و تصدیق پہلی بندیکی
طرف سی کہ فرمایا فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ پس اللہ تعالے کیطرف سے جو ہی سو قدیم ہی
اور غیر مخلوق اور بندیکی طرف سے جو ہی سو حادث اور مخلوق ای عزیز اقرار اور تصدیق
مانند دانہ تخم کے ہے کہ ایمان کامل با اخلاص کے دل کی زمین مین بوتی ہین اور
دو نوجہان کی خواہشون کی محبت اوس سے دور کرکے کفر و شرک و نفاق و عجب اور حسد

وریا و کینہ و بخل و طمع وغیرہ کی نجاستون سے پاک و صاف کرکے عبادات
وریاضات و اذکار و افکار سے معمور کرتے ہین اور امر کے بجالانے اور نہی سے
دور رہنے کے پانی سے اوس کو پالتے ہین تب بعد ایک مدت کے اوس بیج شوق
و محبت و ذوق و شوق و حالت و یقین و معرفت و کشف و کرامت وغیرہ کی
شاخین اور پتے ظاہر ہوتے ہین پہر جو اوسکے صاف کرنے مین کمی ہوئی تو شاخ
و برگ اوسکے خشک ہو جاتے ہین اور اگر خوب تصفیہ ہوا تو اوسکے شاخ و برگ
مین قوت پیدا ہو کر معرفت و توحید حقیقی کی کلیان نمود ہوتی ہین پہر جب تصفیہ اور زیادہ
ہوا تو اوس مین قرب الہی کا میوہ کہ جسکو ایمان کامل کہتے ہین لگتا ہی چنانچہ
فرمایا اللہ تعالے نے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا
یعنی ابتدا سے انتہا تک سالک کو اوسکی ریاضت اور مجاہدہ اور حوصلہ کے موافق توحید اور معرفت
طرح طرح کی حاصل ہوتی ہی جس قدر اپنی ہستی چہوڑتا جاتا ہی اوسیقدر قرب حق میسر ہوتا ہے
ای عزیز ایمان قرب حق کو کہتے ہین اور کفر بعد حق کو کہتے ہین اور بعضون کی نزدیک ایمان
نفس کشی ہی اور يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ سے یہی اشارہ ہی اور کفر نفس پروری کی حق مین حدیث نبوی
ناطق ہے النَّفْسُ هِيَ الصَّنَمُ الْأَكْبَرُ یعنی آدمی کی آرزوئین کہ نفس سے پیدا ہوتی ہین یہی اوسکا بت ہین
کہ شب و روز اپنی خواہشون کی برائی کی فکر مین مشغول رہتا ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے
أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

مثنوی

نفس کافر کیش پہلی قتل کر
دشمن ایمان ہی یہ کافر نہان
شیر کرتی ہین اسیکو قتل بس
اور سوا اوسکے نہ تو کچہ پیشہ کر

یا تون پہر تو کہہ جانان مین ہم — ہی کئے قتل اوسکی ایمان ہی کہان
پیر می باطن کا یہہ ہی زنار ہی — قتل ہی ظاہر مین باطن جا بجا
ہی شکار اوسکا نہین خرگوش و گسر — تو اوسیکے قتل کا اندیشہ کر

جانا چاہیے کہ جس چیز کو سوا خدا کے تیرا نفس چاہے وہی تیرا معبود ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اَشْغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ مَعْبُوْدُكَ فرمایا اللہ تعالے نے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا ایک ایک قبلہ ہے کہ اوسکی طرف اوس کا دل متوجہ اور قبلہ حقیقی سے پہرا رہتا ہے مگر میدان تجرید کے یکہ تاز اور حریم تفرید کے محرم راز اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کے قبلہ سے مونہ نہین پہیرتے اور بحر شہود مین مستغرق رہتی ہین نظم

قبلۂ شاہان ہے ملک و مال اور تاج و گہر
قبلۂ ارباب دنیا لشکر جمع سیم و زر

آب و گل ہے قبلۂ صورت پرستان شک نہین
جان و دل ہے قبلۂ معنی شناسان الیقین

قبلۂ زاہد وہی ایجان محراب قبول
قبلۂ بد سیرتان شغل بد و کار فضول

قبلۂ تن پروران ہے خواب شیرین خوش طعام
قبلۂ انسان دانشمند ہے دانش مدام

قبلۂ عشاق وجد و ذوق و وصل و لقا
عارفون کا قبلۂ جان ہے جمال ذوالجلال

چوتھا باب

اللہ تعالے کی پہچان کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یہان یعبدون کے معنی یعرفون کے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اے عزیز تمام بندگی اور محنت تقوی اور طہارت اور علم و فضل سے مقصود خدا کی پہچان ہے اور یہ جبتک اپنے آپ کو نہ پہچانیگا تب تک میسر نہوگی اور اپنی شناخت بغیر اسکے کہ خالص عبادت اللہ ہی کی واسطے کیجاوے حاصل نہین ہوتی فرعون تمام شب بندگی اور ریاضت کرتا تہا اور خداشناس نہ ہوا آخر دعوی انانیت کا کیا ایسی ہی جو شخص کیسی ہی عبادت و ریاضت کرے اور اپنے آپ کو نہ پہچانے اور اللہ پر یقین کلی نہ لاوے اور اوسکا یقین حاصل نہ کرے کہ تمام عبادتوں کا

پہل ہی تو اوس کے ریاضت و محنت استدراج اور جنون اور تجلیات شیطانی کیطرف لیجاتی ہی
اور دعوے انانیت کا کرکے کافر ہو جاتا ہی گو اوس سے عجائب و غرائب چیزین ظاہر ہون
جیسے فرعون اور دجال و شیطان سے ہی ظاہر ہوئین فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ تَزَهَّدَ بِلَا عِلْمٍ جُنَّ اٰخِرُ اَمْرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا یعنی جو شخص زہد و علم سے خودشناس نہ ہوا اور
اپنی حقیقت کو نہ پہچانا وہ گویا فرعون وقت اور دجال زمانہ ہے لطف نظم

آپ کو پہچاننا ہی حق شناسی کی بنا	حق شناسی سے بڑا جس وقت حیرت مین گیا
جب بڑا حیرت مین پھر وان آ مین فانی ہوا	پھر فنا ہو کے مقام اظہری اوس کو ملا
پھر مقام اظہری ہی قرب حق کا ہی مقام	قرب حق ہی مظہر حق ہی پھر آگے والسلام

جاننا چاہیے کہ خودشناسی دو طرح پر ہی اول یہ کہ آدمی اپنی خلقت پر نظر کرے اور
جانے کہ مین ایک گندی حقیقت پانی کی بوند سے بنایا گیا ہون کہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ
مَّهِيْنٍ مارمہین سے نطفہ مراد ہی پھر علقہ سے ہڈی اور ہڈی سے گوشت پوست بنا
اور اپنی ضعیفی اور عاجزی کو کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا سے ظاہر ہے بغور دیکھے
اور باطن کے رنج و بیماری کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ جسکے حق مین ناطق ہی
ملاحظہ کرے نقل شیخ بلخی رحمۃ اللہ علیہ راستے مین جاتے تہے کہ ایک شاہزادی سے
ملاقات ہوئی شیخ نے شاہزادی کیطرف مطلق التفات نکیا شاہزادی نے غصے ہوکر
کہا کہ اے شیخ مجکو نہین پہچانا شیخ کو بہی غصہ آیا فرمایا ہان پہچانا کہ پہلے تو اپنی باپ کی
پیٹہہ مین پانی کا ایک قطرہ تہا پھر پیشاب کی راہ سے ماں کے پیٹ مین آیا پھر وہان
خون اور بلغم کہاتا رہا پھر پیشاب ہی کی راہ سے دنیا مین آیا جب عمر آخر ہوگی تیرا گوشت اور
پوست کیڑے کہا لینگے اور ہڈیان سڑ گل جاوینگی مین تجہکو ایسا پہچانتا ہون جب
شاہزادی کو حقیقت اپنی پیدائش کی معلوم ہوئی شیخ کے پانون پر گری اور بہت سے عذر

کر کے چلا گیا دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی یہ بات جانے کہ آسمان اور پہاڑ اللہ تعالی
کی امانت کو کہ اوس کی معرفت ہے اٹھا نہ سکے مین عاجز رہا تو ان کیسی ادا کرو تمہارا یہ بھی کہ
بندگی و عبادت و اذکار و افکار مین بہت کوشش سعی کرہی اور نفس و شیطان کے مکر اور اپنے
ظلم و جہل کو دیکھو فرمایا اللہ تعالے نے إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ
فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ظلوم جہول
کے محققین نے کئی معنے فرمائے ہین اونمین سے ایک معنی یہ کہ آدمی ظالم ہی ان معنون کر کہ
اپنی نفس کو ہویت حق مین فنا کرتا ہی اور اپنا کچھ خیال نہین کرتا اور جاہل ہی اسطرح پر کہ غیر حق کو جاتا
اور پہچانتا نہین اور لا اله الا الله سے نفی ماسوی کے کرتا ہی بزرگون نے فرمایا ہی کہ جتنی
خودی آدمی مین ہی کسی مخلوق مین نہین اسواسطے کہ جتنی صفتین خدای تعالے کی ہین
اون سب صفات کی نقش آدم کی خودی مین سما جاتی مین اور کسی مخلوق کی خودی مین نہین سماتے
اور آدم کی خودی مین سب شی کی خودی سماتی ہی اور کسی شی مین نہین سماتے یہان سی مفہوم ہوا
کہ جس طرح خدا کی خودمین سب چیز کی سمائی ہی ایسی ہی آدم کی خودی مین مطابق مضمون
حدیث قدسی کے لَا يَسَعُنِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلٰكِنْ يَسَعُنِي قَلْبُ الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ
اور حدیث قدسی اسی مضمون کی یا ابن آدم خلقت الاشیاء لک وخلقتک لی
وہ تنہا تنہا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدم ۰ العزیز جیسی خود شناسی
دو طرح پر ہے ایسی ہی خداشناسی ہی دو صورت پر ہی پہلے یہ کہ قادر کو قدرت سی اور صانع
کو صنعت سی معلوم کر سکتی ہین پس اللہ تعالے کی عظمت اور اوس کی صنعتون کی
دید مین آدمی محو ہو جاوی اور خوب ملاحظہ کرے کہ کوئی صنعت عجیب عرش سی زمین کے نیچے تک
آدمی کے وجود سے زیادہ نہین ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
أَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَأَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِيِّ وَأَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللهُ آدمیکو

چاہئی کہ اپنے دریائے وجود مین غوطہ مارے اور جواوس کے دلمین صانع باکمال
اور قادر ذوالجلال نے صفتون اور قدرتون کے جواہرات پوشیدہ رکھے ہین ملاحظہ کرے

قطعہ
وہ ہنسی خوب ہی جو منہ کے ذریعہ سے نہو	خوب وہ دید ہے جسمین نہ ہو کچہ آنکہ سے کام
بیٹہ کر دل مین سفر کر کہ یہ ہی خوب سفر	منت پا نہین اور سیر ہے عالم کے تمام

(دوسری) یہ کہ اپنے دل مین کہ اللہ تعالے کی ذات وصفات کا آئینہ ہی دونو جہان
کو مشاہدہ کرے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مِرْآةُ الرَّبِّ اور دونو جہان
کی اشیا کو اپنا مظہر جانے اور تمام اشیا مین ایک ہی نور مشاہدہ کرے قطعہ

ایک ہی ہے مغز گو ہون پوست ظاہر مین ہزار	عکس ایک ہی رخ کا ہے آئینے ہون گو بیشمار
گو ہزارون ہین مزے میوون مین جو دیکہو بغور	ایک ہی پانی سے سب کی پرورش ہے میرے یار

اور بعضی بزرگون نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالے کی معرفت تین طرح پر ہی عام اور
خاص اور خاص الخاص عام کیو اسطے علم الیقین ہی کہ اوس سے اللہ تعالے کی صفات
کے نور مشاہدہ ہوتے ہین اور یہ امر شریعت سے آتا ہی اور خاص کیو اسطے عین الیقین ہے
کہ اوس سے اسرار الہی اور جلوہ نامتناہی دیکہتے ہین یہ درجہ طریقت سے میسر ہوتا ہے
اور خاص الخاص کیو اسطے حق الیقین ہی اوس سے یہ بات متحقق ہوتی ہی کہ بندہ حق تعالے
جلشانہ کے ذات کی حقیقت کے دریافت کرنیمین نہایت ہی عاجز ہی اور یہہ بہی
مفہوم ہوتا ہی کہ بے مرنیکے یہ حقیقت منکشف نہین ہوتی ہے چنانچہ فرمایا
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ کسی بزرگ کا یہ قول ہی کہ جسوقت مین یہ گمان کرتا ہون
کہ مین نے پایا خدا کو تو اوسوقت مین نہین پاتا ہون اور جب یہ جانتا ہون کہ ابہی نہین پایا
تو اوسوقت اوس کو پاجاتا ہون حضرت ابراہیم ادہم مناجات مین فرمایا کرتے تھے

کہ جس نے تجہ کو پہچانا تو گویا اوس نے تجہ کو نہین پہچانا سو جس نے تجہ کو پہچانا ہی نہین سو اوس
اوسکا کیا حال ہے معلوم ہوا کہ معرفت یا صفات کی ہی یا ذات کی معرفت صفات کی دنیا مین
حاصل ہوتی ہی بقدر پاکی نفس او صفائی دل اور روشنی روح کے یعنی جسقدر دنیا مین نفس کو
پاک اور دلکو صاف اور روح کو روشن کریگا اوسیقدر اوس کو معرفت صفات کی میسر ہوگی
اس واسطے کہ صفات ذات کیطرف کہینچتی ہی اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات معرفت ذات
کے کسی نبی یا ولی کے علم و فہم مین نہین آسکتی اسو اسطے کہ شناخت ذات کی اور دیدار اوسکا
زندگی مین میسر نہین فرمایا صلعم مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
وسلم میری گہر تشریف فرما تہے نصف شب کو مین حضرت کے زانوی مبارک پر سر رکہے خواب
مین تہی اور حضرت بیٹہی تہے کہ دفعتًہ اشک مبارک حضرت کے میرے چہرہ پر گرے
مین جاگی اور پوچہا یا رسول اللہ رونا آپکا کیون ہی اگر دوزخ کے سبب سے ہی تو حضرت
پر حرام ہی اگر بہشت کیواسطے ہے سو وہ جناب کے واسطے حلال ہی فرمایا خدا تعالے کی دیدار کیواسطے ہے اور دیدار
اوسکا بے ممات کے میسر نہین سبحان اللہ کیا شوق تہا کہ آپ کو سب کچہہ حاصل تہا یعنی جو پانی اور دریافت کرنیکی چیزین
تہین سب پائین اور دریافت کین اور جو کچہہ معلوم کرنیکی باتین تہین سب دیکہین اور
جانین لیکن پہر بہی شوق دیدار خدا کا حد سے زیادہ تہا روایت ہی کہ موسی علیہ السلام
نے ابتداے نبوت مین اللہ تعالے کے انوار صفات درخت سی دیکہے تو حق تعالے
نے فرمایا فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اور جب انتہا کو پہونچے فرمایا رَبِّ اَرِنِيْ حکم ہوا لَنْ تَرَانِيْ

رب ارنی کی ندا موسی سے ہر دم ہی یہان ۔ لن ترانی کی صدا آتی ہی وان سی ہر زمان

معلوم ہوا کہ حق تعالے کی ذات کا مشاہدہ دنیا مین بہ نسبت بہشت کے بطور مثال کے
ہوتا ہی جیسی آفتاب کی شعاع آئینہ سے یا پانیکا عکس گہر کی چہت مین نظر آتا ہے

اور بے وسیلے آئینہ اور جہت کے مشاہدہ ہے یعنی الله مرک ملے ہی چنانچہ لکھتے ہین کہ موت ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کے پاس پہونچاتا ہی یاد رکھو کہ علم الیقین تعلق رکہتا ہے انوار صفات حق تعالی سے اور عین الیقین تعلق اسرار سے اور حق الیقین تعلق انوار ذات سے مثلاً ایک شخص نے دہوان آگ کا کہ آگ کی صفات سے ہے دور سے دیکہا بے شک وہ سمجھ گیا کہ آگ وہان ہے کسو اسطے کہ دہوان بے آگ کے نہین ہوتا ہی اسکا نام علم الیقین ہی اور جب آگ کے نزدیک گیا اور شعلے دیکھے اور گرمی کہ اسرار آتش سے ہی پائی سمجھ گیا کہ یہ ہی آگ ہے اسکا نام عین الیقین ہے اور جب اوسکی اندر جا کے ہمرنگ آتش ہو گیا اسکا نام حق الیقین ہے اس مقام مین منی اور تو ئی اوٹھ جاتی ہے *

پانچوان باب ۵ شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقة الحقیقت کی بیانمین

کہ فرائض اور سنن اور نوافل اور دعاؤن کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے الغرض شریعت حدود الله کو کہتے ہین یعنی منہیات سے پرہیز کرنا اور احکام الہی کا بجا لانا اور اس طاعت یعنی احکام کے بجا لانے مین جو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی اوسکا نام طریقت ہے اور حقیقت حکمت الہی کے دریافت کرنیکو کہتی ہین جو امر و نہی مین ہے اور حقیقة الحقیقت حاکم کے دیکھنے کو کہتے ہین جسکا نام مشاہدہ ہی طاعت او احکام کے بجا لانے کی لذت اور کیفیت مین بشر اور ملک شریک ہین یعنی دونو گروہ کو یہ مزہ حاصل ہی اور حکمت اشیا اور علم الہی اور مشاہدہ تجلیات کی کیفیت سے فرشتے الگ ہین معلوم کہ الله تعالے نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً سو خلیفہ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ آدمی تمام مخلوقات سے افضل اور اکرم اور اشرف ہے جب فرشتون نے سنا تو نادانستگی سے کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ

۱م یعنی جب [illegible] خلیفہ

فیسفک فیہا و یسفک الدماء واسطے تعالے نے جہوٹ اونکو علم اسما تہا جب فرشتون
نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا تو رہے اور حالات عالم ناسوت کی اور حرکات اور سکنات
آسمانون اور زمینون کے اور جو ثواب عذاب کے لائق لوگ ہین یہ سب لوح محفوظ
مین ہین اور حکمت اشیاء کی جاننا اور حق تعالے کی تجلیات کا مشاہدہ یہ سب مقام عرش و
کرسی اور لوح و قلم سے بالاتر ہین الغرض حضرت موسی علیہ السلام نے بموجب
حکم حق تعالے کے حضرت خضر علیہ السلام سے علم لدنی حاصل کیا کوئی یہ خیال نکرے
کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسے علیہ السلام سے افضل ہین اگرچہ حضرت
خضر علیہ السلام بہی نبی ہین لیکن علم موسی علیہ السلام کا کہ نبی مرسل اولو العزم ہین حضرت
خضر علیہ السلام سے بہتر ہے اسواسطے کہ علم حضرت خضر علیہ السلام کا لوح محفوظ سے
ہے کہ احوال دونو جہان کی قضا و قدر اور مخلوقات اور خیر و شر کا اوسمین منکشف ہے
اور علم حضرت موسی علیہ السلام کا قادر سے ہی اسواسطے کہ قادر کو قدرت سے
معلوم ہوتا ہی اور وہ مقام علم اور تجلیات اور مشاہدہ کا ہے لوح محفوظ تک کا
علم اور دانش تو شیطان کو ہی بہتر سبب علم الملکوت تہا لیکن علم اللہ تعالے سے اوسکو
حاصل نہ تہا پہر اوس دانش و علم کا کیا اعتبار اسی دلیل سے حضرت موسے علیہ السلام
حضرت خضر علیہ السلام سے بہتر ہین فرمایا ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض
اور تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض کہتے ہین اللہ تعالے کی دو کتابین ہین
ایک علم الکتاب یعنی لوح محفوظ کہ جو کچہ اوسمین لکہا ہے وہ مخلوقات ہے اور دوسری ام الکتاب
اور وہ جو علم خدا مین ہی اور یا اوسکی صفت قدیم ہی او غیر مخلوق ہی مثل قران
اور کتب و صحف منزل کی بیان سے سمجہنا چاہیے کہ علم مخلوق کا بہتر ہے یا غیر مخلوق کا
اگر بادشاہ طبیب کے ہاتہ سے صحت پائی تو طبیب کو کچہ فضیلت نہ ہوجائیگی

ایسی ہی حضرت موسے نے اپنی مرض کا علاج حضرت خضر علیہ السلام سے کیا تہا
اور مرض یہ تہا کہ ایک روز حضرت موسے علیہ السلام خطبے مین پند و وعظ و دقائق
وحقائق معرفت و توحید فرماتے تہے ایک بزرگ نے کہا اے کلیم الصداب دنی
زمین پر آپ سے ہی کوئی دانا تر ہوگا آپ نے فرمایا کہ سیکر و ابستت نہین یعنی نہین ہی
پس موسے علیہ السلام کی بوجہ مین مرض پیدا ہوا خدا کا حکم آیا اے موسے اپنی شفائی
مرض کیواسطے ہمارے خلانے بندہ کے پاس کہ نام اوس کا خضر ہے جا جب لئی
تو بیماری دانش سی شفا پائی آخبار مین ہی کہ حضرت موسے علیہ السلام کے وقت
مین پانچ برس مینہ نہ برسا بنی اسرائیل کے عالمون فاضلون زاہدون کے ساتہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام دعاین کرتے تہے قبول نہ ہوئی حکم ہوا کہ برخ سے استدعا کرو کہ وہ
دعا کرے ہم قبول کرینگے اس مقام مین کوئی یہہ گمان نکرے کہ برخ حضرت موسے
علیہ السلام سی بہتر ہوگا ہرچند اوسکی شان مین یہ پروردگار نے فرمایا کہ برخ مجہ کو
ہنساتا ہی ہر روز تین بار لیکن پادشاہ کے دربار مین کیا لطیفہ گو ظریف نہین ہوتی
ہین پادشاہ کے خوش کرنیکو مگر مقربان درگاہ اور مخصوص بارگاہ کو نہین پہنچتے خلاصہ
کلام کشتی اور قتل غلام اور دیوار کے حکمت کے نہ جاننے سے موسی علیہ السلام کے
دین اور ایمان مین کچہ قصور و فتور نہ تہا اور حضرت خضر علیہ السلام کے جاننے سے
کچہ اون کی دین و ایمان مین زیادتی نہ تھی جاننا نہ جاننا برابر ہے حق تعالے کے
قرب و بعد کے اسبابکا جاننا اور تلاش کرنا انبیا اور اولیا اور مومنین کی بڑی مہم ہی
جس کی دانش اسمین زیادہ تر اوس کو قرب حق بیشتر حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود
اسباب کے کہ تمامی جن و انس اور چوپائی اور پرند اور ہوا اور آگ اونکی مطیع تہی اور
سب کی زبان سمجہتے تہے اور چالیس فرسنگ کا لنبا چوڑا تخت اونکا ہوا پر اوڑتا تہا

لیکن یوسف عالم اسرار سے ہے اور موسی علیہ السلام کو کشف مشاہدہ تجلیات کا تہا اور حضرت
سلیمان علیہ السلام تابع احکام توریت اور شرع موسے علیہ السلام کے تہے اسی طرح
حضرت خضر علیہ السلام تابع حضرت موسیٰ کے تہے اور توریت کے احکام پر چلنے والے
اور ظاہر ہے کہ تابع متبوع سے بہتر نہین ہوتا سے علما کا اتفاق ہے کہ صفات
حمیدہ مین انبیا علیہم السلام سب اولیا سے بہتر ہین اور اولوالعزم سب انبیا سے افضل ہین اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین جمیع انبیا اور اولیا سے اوصاف حمیدہ
مین اخبار مین ہی کہ موسے علیہ السلام کے وقت مین ایک بندہ تہا گستاخ جناب
باری لیکن علم الہی اور حکمت اشیا نہین جانتا تہا حکم ہوا کہ اے موسے فلانے
بیابان مین میرا ایک بندہ ہی میرا سلام اوس کو پہونچا موسے علیہ السلام نے
تحیت اور سلام اللہ تعالے کا اوس کو پہونچایا اوس بندۂ گستاخ نے کہا کہ اے
موسے مین خدا کا سلام نہین چاہتا ہون موسے علیہ السلام متعجب ہوئے سبب پوچہا
کہا میری اور خدا کی لڑائی ہے آپ کو اور بہی زیادہ تر حیرت ہوئی وجہ پوچہی اوسنے
کہا اے موسے تمہین انصاف سے کہو کہ اللہ تعالے اپنی آپ کو رحیم وکریم و
غفور وتواب فرماتا ہے پہر دوزخ وبہشت بنائی اسواسطے کہ بد کو دوزخ مین ڈالے
اور نیک کو بہشت مین یہ رحیمی وکریمی کیسی موسے علیہ السلام نے سکوت فرمایا اور جناب
باری مین مناجات کی وحی آئی کہ ای موسے اگر تو چاہتا ہی کہ ہم اور وہ صلح کرلین
تو کہئے کو ڑے مارکے اوس پر سوار ہو اور اوس کو سواری کیطرح چلا ہم مین اور
اوسمین پس صلح ہو جائیگی اور اسبات کی حکمت تجہپر کہلیگی موسے علیہ السلام نے
ویسا ہی کیا اور اوسپر سوار ہوکے چند قدم چلایا فقیر بولا خدا وندا میری تیری
صلح ہے ایسی ہی ظالم بندون کیواسطے دوزخ کیضرورت ہے وہ بندہ اصلا

مق اور عارف اور موحد تو تہا لیکن علم الہی نہین رکہتا تہا اسواسطے کہ علم الہی خاص
بندون کو کہ جناب انبیاء ہین علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کو ہوتا ہے
جب اوس بندہ گستاخ نے حضرت موسی علیہ السلام کا وہ کام دیکہا تب دوزخ کی
حکمت کا مقر ہوا اولیائے کامل اور ملائک مقرب انبیا علیہم السلام کے مرتبے کو نہین
پہونچتے ہین ہرچند تعلیم اور تربیت انبیا علیہم السلام نے انسے پائی ہو حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے تعلیم پائی مگر کوئی
یہ نہ سمجہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہین اسواسطے
کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم جسمانی و روحانی
کی تعلیم دی ہی تعلیم رحمانی لطف الہام کے جناب باری سے پائی تہی جہان حضرت
جبرئیل علیہ السلام بیگانے تہے لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا
نَبِیٌّ مُرْسَلٌ کے یہی مراد ہے جبکہ وہ خلوتمین ہو وہی تاسلسل پرجلین گرتون
وہان پر جبرئیل ہرچند کوئی شہزادہ دایہ کی گود مین پرورش پائی لیکن جب وہ
شاہزادہ جوان ہوگا اوس کا حوصلہ اور ہوگا اور دایہ کا اور بیضہ شاہباز کا اگر مرغ
پرورش کرے جب پروبال سنبہالیگا سیر وشکار شہباز کا اور ہوگا اور شکار
مرغ کا اور یہی نسبت ہی تمام پیغمبرون کے تعلم مین اور اون کے معلمون مین
معلوم ہوا کہ سید انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کے عرش و کرسی لوح
وقلم خلد اور دوزخ سے بڑہکے ہی جو شخص نعم بہشت اور دانش لوح وقلم کا
مقید ہو محجوب ہوا اگر کوئی لوح محفوظ اور زمین و آسمان کی حالات اور اوسکے سر سے
واقف ہوگیا صرف حکمت اشیا اور مشاہدہ تجلیات حاصل ہوا اور یہ نقصان ہے
کمال کا ملائک کو حکمت اشیاء اور مشاہدہ مین دخل نہین ہی اور بشر کو بہی اس مین

یعنی پیغمبروں اور رسولوں اور صحابہ سے اللہ علیہ وسلم کے ... الا ... وقت ... بغیر ... نبی مرسل کی ... نہ ہو

راہ نہین ہے جبتک اوسکی کیفیت اور ماہیت سے وہ واقف نہووے اور مقام سیر
وحدت سے وہ واقف نہ ٹھیرا ہو کوئی اندر مو لیت نہین و معانی اور اسماء
محفوظ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسیکو مقصود اصلی
نہ جانے اس واسطے کہ ان چیزون کے دریافت کرنے مین تفرقہ پڑا ہے اور جمعیت
سے دور اور یہہ مرتبہ احدیت کا ہے جو عدد یعنی کثرت سے حاصل ہو
اوسکو یون سمجھا چاہئے کہ حق تعالے کا ظاہر ہونا بندہ محشر حسابکے وقت اور یہی
ہی اور بہشت مین دیدار کے وقت اور چیز ہے اور جب یہ ٹھیرا ہے کہ کلام الہی
بے حرف و آواز سننا بغیر شہود الہی کے نہین ہو سکتا ہی تو بینا فقون
اور کافرونکو بے حساب دوزخ مین لیجائینگے فرمایا اللہ تعالے نے فَیَوْمَئِذٍ
لَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖ اِنْسٌ وَلَا جَانٌّ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمَاهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ اور شہود ملائک یہہ ہی کہ بیواسطے حق تعالے
ملائک کو فرمایگا اور وہ معلوم کرلینگے کہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ اگر کسیکو شہود ملائک
حاصل ہوا وہ فقط بسبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہونچا اور شہود خاص سی
کہ مقام رحمانیت اور روحانیت مین ہی ابھی دور ہے اگرچہ عرش و کرسی لوح قلم زمین و
آسمان سے خبر رکھتا ہو حضرت موسےٰ نے جب طور پر حق تعالے سی کلام کیا تب
مقام ملکیت کا حاصل تہا جب اوس مقام سی ترقی کرکے مقام روحانیت اور رحمانیت
کو پہونچے فرمایا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ معلوم ہوا کہ واضح ہو کہ شہود ملائک عدد و وجود ہے
اور شہود رحمانیت اور روحانیت احد و واحد ملائک کا قرب اور ہی اور انسان کا
اور کتب عقائد مین مذکور ہے کہ کوئی فرشتہ دیدار حق تعالے کا نہ دیکھینگے مگر حضرت
جبرئیل علیہ السلام ایکبار بیان سے معلوم ہوا کہ ملائک کا شہود اور چیز ہے

اور الٹا تھا اور چیز ہے یون سمجھا چاہیئے کہ خدائے تعالے کی ذات پاک ایک دریائے
بیکران ہے جس نے فقط اوسکے پانیکا مزہ چکہا اور صرف ایک ہی رنگ دیکہا
وہ ملائک ہین کہ اونکو اتنی ہی کیفیت مزہ اور رنگ کی حاصل ہوئی اتنا ہی اونکا شہود
ہے اور جس نے یہہ جانا کہ یہ پانی محیط ہی تمام نباتات خصوصاً انسان مین کہ
حکم نباتات کا رکہتا ہی اور طرح طرح کی لذتین اور رنگ اور بوکہ میوؤن اور پہولونمین
ہین اوسی پانی کی تاثیر ہے وہ انسان ہی اوسکا مشاہدہ یان تک ہی مقرب ملائک سے
انسانکا مشاہدہ اور ہی کیفیت رکہتا ہی اسواسطے کہ آدمی اللہ تعالے کی ذات و
صفات اور جلال وجمال کا مظہر ہے جس کی صفت مین واقع ہی وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
اور یہ فرمایا کہ اوسکو فرشتون نے اوٹھایا یا جنون اوٹھایا انسانکی شان مین ہی اِنَّهٗ كَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ظالم اس معنے کر کہ اپنے نفس پر غالب آتا ہی اور اپنی ہستی کو فنا
کرکے حق کی ہویت اور بقا پاتا ہے اور جاہل اس روسے ہی کہ سواے حق کے
کسی طرف اوس کی نظر نہین جاتی ہے اور زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم
بہشت و دوزخ کی سیر و کیفیت و دانش کیطرف مطلق توجہ اور التفات نہین کرتا ہی
یہہ عالم صغیر ہی اور عالم کبیر اس مقام سے برتر ہی جب اوسنے طرف سے منہ
پہیرا تو اوسکا نام ہوا انسان یعنے انیس خدا تعالے ہوا اوس کی شان مین ارشاد
ہوا فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا پہر اگر کسی فرشتے کو لوح محفوظ اور افلاک
کی خبر حاصل ہوئی آسمانون کے ملائک نے زمین کے ملائک سے خبر کی اور بات
منتشر ہوئی شیاطین مین اور شیطانون سے جنون اور جادوگرون مین اور اون سے
عوام الناس مین مشہور ہوگئی اب عوام الناس نے جنونکو تو اہل اللہ جانا اور جادوگر و نکو
راست گو اور غیب کا عالم کہ مخصوص ذات باری کیواسطے ہی ان مین یقین کیا پس

کہنے والا اور یقین کرنے والا اور یقین کی رو سے سننے والا کافر ہوا اگر کسی آدمی کو
لوح محفوظ کی خبر حاصل ہوا اور وہ اوسے مرتبہ کو مطلوب سمجھ کر اوسی مقام پر اکتفا
کرے وہ بہی ناقص ہی اور مطلوب سے دور اسواسطے کہ خدا تعالے کا قرب اور ہی چیز ہے
اور اوس کے مطلوب ہونے کا نشان یہہ ہی کہ اس کو جو مقام حاصل ہی اوسکا اپنی مریدون
اور مجلسون سے فخریہ اظہار کرتا ہے اور اوس کی مخلص خاص اپنی شیخ کو اور بزرگون سے
افضل جانکر علم غیب مین اوس کو دخیل جانتی ہین اس اعتقاد سے کافر ہو جاتے ہین
نعوذ باللہ منہا اسواسطے کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہی **سوال** اگر خدا تعالے کسی شخص
کو کسی کام سے خبر دے کہ فلانا کام یون ہوگا اور پہر ویسا نہ ہو پہر یہ خاصہ کیا ہوا
جواب خبر دیوقت خدا کی خواہش ایسی تہی اور دوسری وقت اور ہو گئی کُلَّ یَوْمٍ
هُوَ فِي شَأْنٍ اوسکی صفت ہی نقل ہی کہ ایکمرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب باری کی
طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کل کے روز تمہارا کافر مرجاگا
اور وہ اس روز نہ مرا اسی سبب سے معلوم ہوا کہ علم غیب خاصہ خدا ہی فرمایا اللہ تعالے
نے آنحضرت سے خطاب کرکے قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي

نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
وحی آتی تب تو فرماتے ہی
حکم لاتو ہے بہم المرسلین

علم غیب وان کون جز رب العلی
مجیب دانی یہہ کبہی ہرگز نہی
جو کوئی دعوی کرے ہی یہ خطا
حکم سے اللہ کے جہل ہین

مقربان خدا فقط عالم ناسوت کی علم مین مقید نہین ہوتی ہین

خصوصاً جناب رسالت پناہ اور خلفای راشدین اور صحابہ اور تابعین ہرگز مقید
ہوسکے نہوی بعد ان کے جو لوگ کہ عالم ناسوت کے سیر کے مقید ہوئے اور تابع

انبیا اور خلفای راشدین سے کے نز ہیں وہ صوفیان جاہل اور ناقص الحال کو
افضل از انبیا سے جانتی ہین کافر ہو جاتے ہین مخفی نرہی کہ مرتبہ ولایت ایک ہے
لیکن وجوہ بین فرق ہے انبیا علیہم السلام کو مرتبہ ولایت و نبوت کا دونو حاصل
ہین ولایت اولیا کی نہایت انبیا کی بدایت ہی اور انبیا کی نہایت کی کچھ انتہا نہین
ایسی ہی انبیا سب مقربان خدا ہین لیکن مراتب قرب مین تفاوت ہی فرمایا
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ جانا چاہیے کہ مرتبہ نبوت مین سب نبی برابر
ہین درجات قرب مین فرق ہے سلیمان علیہ السلام پیغمبر مرسل تہے بادشاہی ویسی
کسیکو تہی نہ ہوگی فرمایا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی
پیغمبر مرسل تہے اور اولوالعزم ایک سوئی اون کے حجاب راہ ہوئی اوسکا قصہ یہ ہے
کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے جانے لگے تو فرشتون کو حکم ہوا کہ ان کی
پاس خوب دیکہو دنیا کی کوئی چیز نہ ہو جب آسمان پر پہونچے تو ایک سوئی چہپی ہوئی
نکلی حکم ہوا یہین پر ان کو رکہو اوپر نہ لاؤ جیسے وصل ہین کہ تفرقہ سے جمعیت حاصل
ہے اور یہی او رجسمین جمعیت سے تفرقہ حاصل ہی اور یہ دونو حال صاحب حال کو
معلوم ہین نہ اہل قال کو کسی کو نہ چاہیے کہ انبیا کے حالمین فکر کرے جسطرح خدا
تعالے کی ذات مین فکر کرنا منع ہی اسیطرح انبیا علیہم السلام کے احوال مین خوض
کرنا ممنوع ہے عقل کو ہرگز نہین یہان راہ ہی مطلب اس حال سی آگاہ ہی وعارف
کامل خوب جانتی ہین کہ مقربان درگاہ کا حال سوا مقرب درگاہ کے کوئی نہین
جانتا ہی شہود حق تعالے کا کہ اجمال اسمین تفصیل کی ساتھ ہی اور چیز ہی اور جو
شہود کہ تفصیل سے اجمال کے ساتھ ہی اور ہے ملائکہ کا شہود تفصیل سے
ساتھ اجمال کی اور شہود انکا اجمال سی ساتھ تفصیل کے ہی یہ بیان طویل

جو حضرت نے کتاب مسائل اربعین میں شرح و بسط کی ساتھ لکھا ہے سو جاننا چاہیے
کہ شریعت بمنزلہ تخم کے ہے اور طریقت جیسے ڈالی اور پتا اور حقیقت بجائے پھول کی اور معرفت
بحقیقت جیسے پھل جب تخم نہ ہوگا ڈالی اور پتا اور پھل میوہ کہاں سے ظاہر ہوگا لیکن
شریعت میں جو توحید اور معرفت کہ ضروری ہے اور بغیر اوس کے ایمان نہیں رہتا ہے
وہ اور ہے اور جو توحید کہ طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت میں ہے اور ہے مفصل
یہ مقدمہ باب ایمان میں کہا گیا جاننا چاہیے کہ فرائض کے ادا کرنے سے جو قرب الٰہی حاصل
ہوتا ہے وہ اور ہے اور جو سنتوں کی بجا لانے سے نصیب ہوتا ہے وہ علیحدہ ہے اور نفلوں کا
جدا اور اللہ تعالیٰ کے ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا قرب جدا ہے
سو فرائض کا قرب سنتوں کے قرب سے اور سنتوں کا نفلوں سے اور نفلوں کا اللہ کے
ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے قرب سے بہتر ہے مخفی نہ رہے کہ فرائض اور سنن
اور نوافل کا ادا کرنا جو خدا کے دیدار اور رضامندی کے واسطے ہے دعاؤں اور
خدا کے ناموں سے اونمیں حرج واقع ہوتا ہے اور اگر نفسانیت اوس کے ساتھ
ہے تو زوال ایمان کا اندیشہ ہے گو اسم اعظم کا ورد ہو جب چیزوں میں آدمی تصرف کرے
اور اوس میں حکمت نہ پائی نفس اوسکا شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اسموں اور دعاؤں میں
اثر بہت ہیں بلعم باعور کو علم اسمای الٰہی اور دعاؤں کا ورد بہت تہا اور اسم اعظم
بھی بہت جانتا تہا آخر کو نفس کی شامت اور ہمت کی ذمارت یعنی کوتاہی سے ایمان ہوا
فمثلہ کمثل الکلب اوسیکی شان میں ہے اے عزیز اسما اور ادعیہ کے اداکرنیکو
واسطے ثواب و صلہ اور ظفر چاہیے یہانتک کہ کوئی کام بے اذن خدا تعالیٰ کے نکرے
ورنہ خوف زوال ایمان کا ہے نعوذ باللہ منہا بزرگوں نے کہا ہے کہ شمشیر و قلم
ہے ایک شمشیر ظاہر اگر اوس سے تو کسیکو قتل کریگا تو گناہ کبیرہ ہوگا کفر سے بچیگا

۵ مسئلہ زوال ایمان کا اندیشہ

اور ایک شمشیر باطن ہی اگر وہ تلوار کسی پر بے حکم خدا کے چلائیگا یا کسیلیے واسطے دعا کے
بد کریگا اور وہ ہلاک ہو گیا تو البتہ اندیشہ زوال ایمان کا ہی جیسے بلعم باعور کا حال ہوا مثلاً
کلام مجید ایک شمشیر ہی نیام مین ڈہکی ہوئی کلمات طیبات کے جواہرات اوسمین جڑے
ہوئی جس قدر استعمال کیا جائیگا اون جواہرات سے ایک روشنی پیدا ہوگی اور اسما اور
دعائین شمشیر برہنہ کا حکم رکھتی ہین اگر ایسی شمشیر کسی نابالغ کے ہاتہ مین ہوگی تو وہ
یا اپنے جسم پر ماریگا یا دوسرے کو زخمی یا قتل کریگا پس طالب کو چاہیے کہ جب تک طریقہ
مین کامل نہ ہولے اسما اور دعا پڑہنے مین کوشش نہ کرے تو [illegible] ہے کہ فرائض
اور سنن کا قرب انبیا اور اونکے تابعین خاص کو اور نوافل کا قرب اولیا اور اونکے
پیروان با اخلاص کو اور اسما و ادعیہ و اوراد کا فرشتون مقرب بلکہ بعض عام فرشتون
کو بہی حاصل ہوتا ہی اسواسطے کہ ملائک کو آسمانون پر چڑہنے اور اوترنے اور عالم کی
سیر کرنے کی قوت انہین اسما و ادعیہ کے سبب سے ہی اور اس سیر کا نام سیر عالم
صغیر ہی اور سیر عالم کبیر کی کہ وہ مقام عرش و کرسی سے برتر ہے ان اسما و ادعیہ
سے نہین ہی وہ مقام توحید حقیقی اور علم اللہ اور تجلیات اور مشاہدے سے حاصل
ہوتا ہی سو انبیا علیہم السلام کو یہ سب مقام قرب کے میسر ہین لیکن اونکی حوصلے
نے فقط قرب فرائض و سنن پر قناعت کی حق تعالے نے بہی اونہین کی خواہش
کے موافق کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سب فرضون اور سنتون اور نفلون اور
اسما و دعاؤن اور اوراد کے قرب حاصل تہی لیکن اون سا بادشاہ نہ کوئی ہوا
نہ ہوگا جیسا کہ لَا یَنبَغِی لِاَحَدٍ مِن بَعدِی سے ثابت ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نوافل
اور اسما اور ادعیہ اور اوراد کی قرب کیطرف التفات نکیا فرائض اور سنن کی قرب پر
قانع ہوئے یا [illegible] سوزن اور نکاح اور اینٹ سر کے نیچے رکہنا اونکا حجاب ہوا اور جناب

سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصلہ تمام پیغمبرون سے وسیع تہا سب قرب
اور کمال آپکو حاصل ہوئے اسیواسطے ملک باطن اور ظاہر کے بادشاہ وقت تہے اور مقام
محبوبیت سے درجہ محبوبیت کو کہ محل تجلیات ذات ہے پہونچے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اسیکا بیان ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ
رَمٰی اسی پر ہی اشارہ ہے اور فقیر وقت تہے جیسا فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ اور سب سے بڑہکر تہے
چنانچہ فرمایا اَلْفَقِیْرُ مَنْ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ شیخ سعدی فرماتے ہین ؎
خلاف طریقت بود کاولیاء ۰ تمنا کنند از خدا جز خدا ۱۰ اور فقیر وہی اور لذت
فقر چکہے ہوے تہے کہ اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ هُوَ اللّٰہُ اور مَنْ تَرَکَ مُرَادَ النَّفْسِ فَهُوَ عَبْدُہٗ اونکے
حال کا شاہد ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎ اللہ اللہ گفتہ اللہ میشود ۰ این سخن حق
ہست واللہ میشود ۰ واضح ہو کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حال او علم کو غلبہ
ہے بموجب ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لو کشف امر امتی امام صاحب کا
نفی و اثبات اور فنا و بقا مین قسم قسم کا علم و حال تہا کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت تحقیقیہ
مین اکمل تہے بعد اونکے اور اہل تصوف اور علما کا حال مختلف ہوا کہ اون کے ہر ایک
واحد کو سب طرح کے کمال حاصل نہ تہے اسیطرح کسی صاحب کو نفی مین کمال تہا
اثبات مین نہتہا اور کسی صاحب کو اثبات مین کمال تہا نفی مین نہتہا اور کسی صاحبکو
فنا مین کمال تہا بقا مین نہتہا اور کسی صاحبکو بقا مین کمال تہا فنا مین نہ تہا اور اگر
کسی صاحب کو ان سب مین کمال تہا علم ظاہر مین نہتہا اور اگر کسیکو علم مین کمال تہا
علم ذات و صفات مین او تجلیات و مشاہدات مین نہتہا مگر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کو سب کمال حاصل تہے اسواسطے کہ اونہون نے ذات و صفات و تجلیات اور حق
تعالے کے مشاہدے کا علم ازروے عقائد کے بطرح تحقیق اور بحجت بہ کو پہنچایا

تھا علم ظاہر و باطن کے زور سے کہ دنیا ختم ہوئی۔ کیا اسیواسطے آپ نے فرمایا ہے
کہ میں نے دیکھا پروردگار اپنے کو خواب میں ستر بار

چھٹا باب — اوس شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں

جو نفی و اثبات کی وجہ سے حاصل ہوتی ہی واضح ہو کہ شریعت کے مقام میں ہمہ
از وست جانتا ہی اور مقام طریقت میں ہمہ اوست اور حقیقت میں ہمہ او دیکھتا ہی
اور حقیقۃ الحقیقت میں نہ خود نہ خدا یعنی عین خدا نہ غیر خدا بین بین میں رہتا کہ
یہ مقام حیرت سے شریعت میں ہمہ از وجاننے کی دو صورتیں ہیں ایک ملحدی دوسری
موحدی اگر اس کا عقیدہ عقائد شریعت کے خلاف ہو مثلا یہ سمجھے کہ آدمی کو طلب شوق
الہی چاہیے سب دینوں میں عاشق کو اوسی کے عشق کا شوق ہے اور تمام ملتوں
سے عاشق صادق کا وہی ذوق ہی جس مذہب میں ہو کر کے چاہی اوس کی
جستجو کرے کچھ تخصیص کسی مشرب و ملت کے نہیں نظم گر مخالف و یر دون
کہ ساکن مسجد میں ڈھونڈھتا پھرتا ہوں تجھے خانہ بخانہ مقصود مرا کعبہ و بتخانہ ہی
تو ہی مطلوب ہی تو کعبہ و بتخانہ بہانہ۔ اس تقریر و اعتقاد سے مسجد اور دیر کعبہ اور بتخانہ ایک
ہو گیا سو ایسے اعتقاد سے آدمی ملحد ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہا ایسے کا نام ملحدی ہے اور اگر یہ جانا کہ شریعت میں
اگرچہ ہمہ از وست ہی لیکن گل و خار میں فرق ہی گو ایک ہی شاخ سی ظاہر ہوتی ہیں
اسواسطے کہ خار مضر ہی اور گل نافع مردہ اور زندہ اندھا اور بینا گرمی اور سردی
سیاہی اور روشنائی برابر نہیں فرمایا اللہ تعالے نے وما یستوی الاعمی
والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ۱۱
شرع کی راہ سے قدم باہر نہ رکھے نور ایمان و ظلمت کفر کو پہچانے نور ایمان و عرفان
کے حصول میں کوشش کرے اور بدعت و کفر کی تاریکی سے دور رہے اور یہ بات

سلہ اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا اور نہ اندھیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہیں برابر ہوتے زندے اور مردے ۱۲

عقل سے دریافت کرے کہ اگرچہ تمامی اشیاء کا وجود اوسی سے ہے لیکن پہر اور برے لطیف و کثیف مین بڑا فرق ہی دیکہو پانی سب جگہ برابر برستا ہے پہر زمین اور باغ مین گل و غنچہ و سنبل و ریحان اُگتا ہی اور شور زمین مین خس و خار

ع حق و باطل مین تمیز چاہئی ہین ہی فرق کچہ بارش مین اسلا
کہین مین گل کہین ہی خار پیدا

حق سبحانہ تعالے نے اپنے عارفون اور دوستون اور عاشقون کے دل کی باغ مین قسم قسم کے ایمان اور اسلام کے درخت لگائی اور اون کو طرح طرح کے عرفان کے میوؤن اور رنگ برنگ القاء کے پہولون سے بارور اور آراستہ کیا ہی اور منافقون اور کافرون اور اہل ضلالت و بدعت کے دلکی شور زمین مین شرک و نفاق و کفر و ضلالت کی خس و خاشاک و خار پیدا کئی بہر حال شروع اور نا مشروع مومن و کافر مین فرق چاہئے

ع مومن و کافر مین کر کچہہ تو تمیز
ایک دونو کو ہی کیسی تہے
خار اور گل مت سمجہہ ایک ہی عزیز
دود و آتش اصل سے تو ایک ہی

اس سمجہہ اور بوجہ کا نام موحدی اور ایسی سمجہہ والیکا نام موحد ہے اب طریقت مین کہ ہمہ اوست جاننا ہی بیان ہی دو نو صورتین ملحدی اور موحدی کی موجود ہوتی ہین اگر موافق مسائل اور عقائد شریعت کے نہو وے کفر ہی اگرچہ عجائب اور غرائب ظاہر ہون واضح ہو کہ الحاد کی یہ صورت ہی کہ خیر و شر کفر و ایمان طاعت و عصیان شک و ایقان عرش و کرسی لوح و قلم اسمان و زمین بہشت و دوزخ اور تمامی مخلوقات و موجودات و معلومات کو ہمہ اوست جانے اور معصیت اور طاعتکو ایک سمجہی

ع اگر ہی کفر گر ایمان وہی ہی
تمامی ظاہر و پنہان وہی ہی
اگر طاعت ہی گر عصیان وہی ہی
وہی ہی ذوق اور عرفان وہی ہی

اور اپنی آپ کو اور غیر کو ایک جانے اگر کوئی اوس سے پوچہی کہ کفر و عصیان اور ایمان و اسلام کیا ہی کہے ہمہ اوست کبہی فسق و فجور کا مائل ہوگا ہے زہد و تقوی کیطرف متوجہ مثل برگ کاہ کے ہر طرف ہوا کی جنبش سے اڑتا پہرے

کبہی صادق ہے کبہی کاذب ہے کبہی مبتدی کبہی منتہی و علے ہذا القیاس ؎

مومن کبہی کافر کبہی ناقص کبہی کامل کبہی | منفعل کبہی منعم کبہی عاقل کبہی جاہل کبہی

نبوت وولایت بدعت وضلالت کو ہمہ اوست کہی حق وباطل مین کچہ فرق نکرے

نقل ہی کہ ایک فقیر اس مقام مین پہنچا تہا کہ ایکمرتبہ اوس کو جامہ فاخرہ اور لباس زیبا کے پہننے کی ہوس ہوئی ہے مقدور تہا سوچا کہ آخر ہمہ اوست کے سوا غیر کون ہی کسیکا لباس چراکر پہنا کپڑے کے مالک کو خبر ہوئی کہا ای صاحب یہ تو میرا ہے تو نے کیون پہنا جوابدیا کہ ہم تم کپڑا سب خدا ہی ہین خود خدا نے اپنی آپکو پہنا یہان دوسرا کون ہے کپڑیکا مالک عارف کامل تہا سمجہ گیا کہ یہ شخص اس مقام مین گرفتار ہی ایک چوبدستی سے اوس کو خوب مارنا شروع کیا فقیر نے کہا مجہی کیون مارتا ہے عارف نے فرمایا کہ ہم تم لکڑی سب خدا ہین خدا اپنی آپکو مارتا ہی یہان کوئی دوسرا نہین ہی اس مقام ہین ایسی چیزین خاطر مین پیدا ہوتی ہین کہ شروع اور نامشروع اور نیک وبد مین فرق نہین کرسکتا ہی اور اپنی آپ کو موحد از ہمہ اور بے ہمہ اور با ہمہ جانتا ہی ؎ نہ مسلمان ہون نہ کافر ہون نہ ملحد نہ جہود ٭ نہ تو عارف ہون نہ جاہل ہون نہ عاشق نہ بیہود ٭ کفر وایمان تریاق وزہر مین فرق نہین کرتا ہی اور قدم شرع سے باہر رکہتا ہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرتا ہی اور ہمہ اوست کہتے کہتے رفتہ رفتہ الحاد کو نوبت پہونچتی ہی وہی الحاد اوس کا کفر ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہا ابیات

خاک راہ شرع ہو تو دمبدم
اور سب برا ہون ہی تو اندیشہ کیا

ہو سکی جتنا رکہا ہین قدم
خاک راہ شرع کا سرمہ بنا

خاک راہ شرع ہونا پیشہ کر
تا نظر تجکو نہ آوے اچہا برا

اے عزیز جس عقیدے کا مذکور ہوا وہ موحد کی نہی ملحد ہی کی ہی اب سنو کہ موحد کی

حقیقت مین وہ ہی کہ خود شناس ہوا اور یہ بات خوب سمجھو کہ اگرچہ فے الحقیقت ہمہ
اوست ہی لیکن بشریت تو باقی ہی اور بشر ہرگز خدا نہین ہو سکتا ہی آئینہ مین اگرچہ منظور الٰہی ہو لیکن
موجہ عین آئینہ نہین ہو جاتا ہی ذرہ آفتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہی لیکن ذرہ عین
آفتاب نہین ہوتا ہی پانی سب نباتات اور سبزی مین محیط ہی جسکی صفت مین وَ[1]
جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ واقع ہی اور سب میوون اور گل و ریحان اور خس و
خاشاک مین پانیکا جلوہ ہی شاخ و برگ صورت بہانہ ہی لیکن گہاس اور شکر تریاک
اور زہر ترش و شیرین تلخ اور نمکین مین فرق چاہئے لازم ہی کہ عقل ممیز کی رو سے
موافق اور ناموافق مین شریعت کے امتیاز کری اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے اقوال اور افعال اور احوال کا ہر امر مین متبع رہی اور تریاک مشروع کو
مشتاقون کے درد کی دوا اور عاشقون کے بیماری کی شفا جانے اور زہر قاتل
نامشروع اور نیش مار ضلالت اور گژدم جرار بدعت سی انکار اور پرہیز کری اہل بہشت
اور دوزخ مین فرق سمجھی اور جلوہ آیہ لَا يَسْتَوِي[2] أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ
کا پیش نظر رہی پوشیدہ نرہی کہ مقام حقیقت مین کہ ہمہ اوست کا دیکھنا ہی یہان ہی
موحد ہی اور ملحد ہی ہے اگر عقائد شریعت کے خلاف اسکا عقیدہ ہی یعنی حق تعالی
کی ذات و صفات مین ایسی باتین پیدا کرے کہ شرع اور مجتہدون کے قول کی مخالف
ہو کفر ہے واضح ہو کہ اس مقام مین ملحدی اس طرح پر ہو جاتی ہی کہ طالب نے صفات
حق تعالی کی انوار الٰہی طی نہین کئی اور سب کو ایک دیکھتا ہی قہر کو لطف اور لطف کو قہر
بولانیکو بہالنا اور بہالنی کو بولانا ہدایت کو ضلالت ضلالت کو ہدایت رحمت کو
لعنت لعنت کو رحمت جانتا ہی جیسا شیطان اس مقام مین ملعون ہوا اور اپنی کجی
سمجھ سے یہ سمجھا کہ لعنت تیری ہی اور رحمت تیری بندہ تیرا ہی اور قسمت بہی

[1] اور بنائی ہم نے پانی سے سب چیز زندہ ۱۲
[2] نہین برابر رہنی والے آگ کے اور رہنی والے بہشت کے ۱۲

تیری ملت سے دوزخ تیری ہے اور جنت بھی تیری آدم بھی تیرا ہے اور شیطان بھی تیرا

۵ جو نہ دیکھا خلق کو لعنت طلب تو یہ دونو کو سمجھا از دست اوست	ہین لعنت کو لیا ہو بی ادب دوست کی ہاتون کی پتھر مرغوب ہین	سنگ گوہر کا نہ دشمن ہو نہ دوست غیر کے گوہر ہین مرغوب ہین

شیطان کے سر مین خود بینی کی ہوا بھری تھی گوہر و سنگ مین تمیز نہ کیا یہ نہ سمجھا کہ گوہر افشانی مہربانی کی نشانی ہے اور پتھر مارنا علامت ہی غضب کی دیکھو جب کسیکو محبت سے بلاتے ہین تو اوسپر زر و گوہر نثار کرتے ہین اور غصے ہوتے ہین تو اوسکو پتھر مارتے ہین اور نکالتے ہین **نقل** ہی کہ ایک بزرگ نے کہا گناہ کیا خوب چیز ہے کہ وقت حساب کے بلا واسطہ خدا سے ہم کلامی میسر آتی ہے حضرت شیخ **جنید** رحمۃ اللہ علیہ نے سنا فرمایا گفتگو عتاب کی دوزخ کے عذاب سے بدتر ہے اسواسطے کہ یہ بات کفار کو بھی حاصل ہی اور لطف کی باتین بہتر ہین بہشت سے اس واسطے کہ یہ مرتبہ انبیا اور اولیا کا ہی حدیث مین ہے کہ جب شیطان کے گلے مین طوق لعنت کا پڑا اوس کو خدا کیطرف نسبت کیا اور کہا اے خدا یہ سب تیرا ہی ہی اور سب تو ہی ہے اور اپنے آپ مین اور حکم خدا مین کچھ فرق نہ کیا اور باوجود اس حال کے انانیت کا دعوی کیا أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ حق تعالی نے اوسکے حق مین فرمایا أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ افسوس مالک کا حکم نہ مانا اوسکا یہ نتیجہ پایا جسوقت آدم علیہ السلام سے زلت اور لغزش واقع ہوئی حالانکہ وہ لغزش سہواً تھی نہ قصداً چنانچہ قرآن شریف ناطق ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا باوجودیکہ وہ بھی یہ جانتے تھے کہ یہ سب خدا کیطرف سے ہے لیکن ازروے ادب کے

اوس لغزش کو اپنی طرف نسبت کرکے عرض کیا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ
لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اور اپنے آپ کو فاعل مختار جانکر کمال شرم وحیا سے
کہتے ہیں کہ ایمان ہی پانچ سو برس تک روئے تب توبہ اون کی قبول ہوئی الغرض
اگر کوئی کہے شیطان خدا کا عاشق تھا سوائے معشوق کے دوسرے کو سجدہ کرنا روا نہیں
رکھتا تو اس اعتقاد سے گواہی دینا کہ جس شیطان عشق خدا میں اور حق تعالیٰ کے قول کا کذب لازم آتی کفر ہی فرمایا کہ
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ اور کذب تمام انبیاء کا خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسنے شیطان کی عداوت کیواسطے ارشاد کیا اور اوسکے اتباع
سے منع فرمایا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اگر کوئی کہے کہ شیطان کا سجدہ کرنا آدم علیہ السلام
کو امتحان کیواسطے تھا تو اس عقیدے سے بھی شیطان کے صدق کا اثبات اور رحمان
کے قول کا کذب لازم آتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیا علیہم السلام کو فرمایا کہ ہر کام کے شروع میں شیطان
سے اور اوسکی متابعت اور افعال بد سے خدا سے پناہ مانگو اور خدا کے نام سے
شروع کرو شیطان راندۂ درگاہ اور مردود بارگاہ ہے اگر کوئی کہے کہ جس وقت میں آدم
کے قالب میں روح پھونکی گئی تھی اوسوقت شیطان کو معلوم ہوا کہ ایسا ہوگا تو اس اعتقاد سے
بھی قرآن کا انکار لازم آتا ہے اسواسطے کہ جب قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا اور بھی مومن کے قلب کو خدا کا عرش
کہتے ہیں اور نیز یہ حدیث روح کی صفت میں واقع ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً
وَفِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی
السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ نُوْرٌ وَفِی النُّوْرِ اَنَا تو شیطان کی کیا مجال کہ اسرار روح

معلوم کرے اور غضب اور غصہ کیوقت مین ہویت حق کو پاسکے الغرض روح گنج اسرار خدا ہی اور شریعت مانند قلعۂ زرین کے اور نفس جیسے خزانہ بھرا ہوا درو گوہر ہی اور جسم مانند قلعۂ آہنین کے اگر پاس انفاس کے کنجی سے اس قلعہ کو کہولے تو البتہ گوہر مقصود حاصل ہو بشرطیکہ قلعہ کے اندر اور باہر کے اطراف کو مکر وحیلہ کے جاسوسون سے بچائے رکہے اور خودی کی راہ یہہ ہی کہ حق تعالے کی صفات کے انوار کی مقام طی کرکے حق و باطل مین فرق کرے صفت قہاری سی اور ضلالت اور لعنت سی بہاگے اور صفت لطف وہدایت اور رحمت اور طلب خدا کے اسباب کو ڈہونڈہتا رہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ یعنی مِنْ غَضَبِکَ وَقَهْرِکَ وَسَخَطِکَ وَمِنْ صِفَاتِ مُضِلِّکَ وَمُنْتَقِمِکَ وَمُذِلِّکَ مثلا بادشاہ کہ صفت لطف اور قہر کی رکہتا ہی جو کوئی اوس کی احکام کے موافق کام کرتا ہے اوس پر مہربانی فرماتا ہی اور جو کوئی اوسکے حکم کے خلاف کرتا ہی وہ غضب مین پڑتا ہی ہرچند یہ دونو صفتین ایک ہی ذات شاہی سی متعلق ہین لیکن فرق زمین و آسمانکا ہی اسیطرح جو کوئی قہر کے اسباب جمع کرے کہ اونمین مخالفت اوسکی اور اوسکے رسول کی ہی وہ مغضوب اور مقہور ہوگا اور جو کوئی اوسکے لطف کا سامان جمع کرے کہ اطاعت اوس کی اور اوسکے حبیب کی ہی وہ مرحوم ومغفور ہوگا اب سنو حقیقۃ الحقیقت اوس مقام کو کہتے ہین کہ جہان نہ خودی ہی نہ خدائی نہ عین خدا ہو نہ غیر خدا اسواسطے کہ آدمی مظہر صفات خدا ہی اور مظہر نہ عین صفات ہی نہ غیر صفات اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات اور خدا کی ذات دیکہنا دنیا مین میسر نہین بغیر موت کے اور سالک کو مشاہدہ ذات وصفات تک پہونچنے مین بہت سے اختلافات اور واقعات درپیش آتے ہین ابیات

وہی ہی وہی ہم جہان دیکھتی ہین کبھی خود خودی سی نہان دیکھتی ہین کبھی ہمنین ہمنہان دیکھتی ہین
نہان ہی اوسے کب عیان دیکھتی ہین مثلاً آتش کہ نہ عین زبانہ ہی نہ غیر زبانہ اور زبانہ نہ عین
دود ہی اور نہ غیر دود اور دود نہ عین ہیزم ہی نہ غیر ہیزم اور ہیزم مظہر دود ہی اور زبانہ
مظہر آتش جسطرح ہیزم دود اور زبانے کو اپنی طرف سے جانتی ہے ایسی ہی بعضے عالم ہین بہت
اون مختلف پیدا ہوتے ہین بعضا حال بسبب قربت کا ہوتا ہی اور بعضا بسبب بعد کا
اس کی مثال اس طرح جاننا چاہیئے کہ ذرہ افتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہے
اور اوس کے ظہور کا باعث افتاب کی شعاع ہے لیکن ذرہ کو معلوم نہین کہ یہہ ظہور
اور جنبش میری مجھہ سی ہے یا شعاع افتاب سے سو ذرہ اس مقام مین حیران رہا اور
اختلاف مین پڑ گیا یعنی کسی ذرہ کی سمجھہ مین یہ آیا کہ یہہ چمک اور ظہور میرا میری
طرف سے ہے اور کسیکے دل مین یہ سمایا کہ یہ سب بطفیل آفتاب کے ہی ایسی ہی
آدمی کے عقائد مین یہ اختلاف پڑ گیا اور تہتر مذہب ہو گئے چنانچہ قدریہ
اور جبریہ دو مذہب ہین قدریہ کہتی ہین کہ جو حرکات اور سکنات کہ ہم کرتے ہین
ہمارے ارادے سے ہین ہم آپ فاعل ہین جو چاہتی ہین سو کرتے ہین جبریہ کہتی ہین
کہ ہمکو کچھہ اختیار نہین فاعل حقیقی خدا ہے اگر ہمکو دوزخ مین ڈالے تو ظلم ہے
یہہ دونو مذہب باطل ہین مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ جس قدر آدمی کو اختیار
دیا ہے اوس قدر محتار ہے چنانچہ ایمان کے چار رکن ہین دو خدا تعالے کیطرف
سی ایک ہدایت اور دوسرے توفیق اور دو بندے کیطرف سے ایک اقرار زبانی
اور دوسرے تصدیق قلبی ہے اور جو کچھہ آدمی نیک و بد کرتا ہے ثواب اور عذاب
اوسکا پایگا بخلاف اور مذہب کے اور رزق ہر کسیکا مقدر ہی کوئی رزق دوسرے کا
کہا نہین سکتا ہے اگر کوئی کسی بہوکے کو کہانا کہلائی ثواب اوس کا پایگا اسواسطے

کہ رزق خدا کیطرف سے ہی اور کہلانا بندی کیطرف سے اور بغیر رزق تمام ہوئے
کوئی مرتا نہین ہی اگر کوئی کسیکو قتل کرے بلاشک گناہگار ہوگا اگرچہ رزق اوسکا
حق تعالے کی طرف سی چک گیا تہا اور ہر شخص اپنا رزق مقدر کہاتا ہی اگر اپنی ارادہ
ذاتی سے توجہ طرف حلال کے کی تو حلال میسر آیا اور بد ذاتی سے خواہش حرام کی
جانب کی تو حرام پایا الحاصل اعمال کا نتیجہ پاتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ
شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ سب کے سب بہتر مذہب والون نے
اصل مذہب کو دریافت نہین کیا اور خدا ی تعالے کی ذات وصفات کی حقائق مین
وہ چیزین تراشین کہ مخالف شرع اور قران شریف اور حدیث اور عقل اور نقل اور خبر
اور اجماع امت کے ہین اگر کوئی بد مذہب والون کے عقائد باطل اور راون کی
روش پر چلیگا گمراہ ہو جایگا اور اہل سنت وجماعت اور اون کے طریق سے
دور پڑ جایگا اور قول حکما اور صوفیہ کے اگر اہل سنت کے مجتہدون کی قول کی
موافق ہون تو راست ہین نہین تو باطل اسواسطے کہ مجتہد اہل سنت وجماعت کے
علم ظاہر وباطن مین کمال رکہتے تہے اور شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت
کے حقیقت کو خوب تحقیق اور حق باطل مین تمیز کرکے اصل مذہب کو اختیار کیا ہے
برخلاف اور مذہبون کے علما کے کہ وہ اگر علم ظاہر کے کامل تہی تو باطن کے نہ تہی
اگر وہ باطن کی عالم تہے تو ظاہر کے علم کے کہ قرآن اور حدیث اور فقہ ہی کامل نہ تہے
اس سبب سو بے تمیز ہی اور ٹیڑہی چلے سو کسی بزرگ صاحب سلسلہ کو چاہیئے
کہ اپنی طرف سے کوئی مذہب یا نیا مسئلہ جو چارون مذہب کے خلاف ہو ایجاد کرے
جو شخص کہ علم ظاہر وباطن کا کامل نہ ہو اوس کو چاہیئے کہ چار مذہب مین سی کسی مذہب
کا تابع ہو اور تابع متبوع سے بہتر نہین ہو سکتا ہے

حکایت

ہی کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر و باطن کے کامل تھے لیکن بعض مسئلہ مین اون کا علم اور اجتہاد تصور کرتا تہا اور اوسکے دریافت مین عاجز ہو جاتے تہے اور چند ایتام ے کیطرف سے الہام بہی نہین ہوتا تہا اس سبب سے آپکے خاطر مبارک مین اکثر یہہ خطرہ آتا تہا کہ ہم بہی اپنا ایک نیا مذہب بنا ئین تو بہتر ہے ناگاہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ ایک عجیب باغچہ مین آپ تشریف رکہتے ہین اور امام صاحب سے فرمایا کہ اے محمد غزالی اس باغ مین ایک ایسا حجرہ طیار کرو کہ جس کے پانچ گوشے ہون آپ نے حجرے بنا نیمین سعی کی ہر چند محنت کرتے تہے اور بنیاد پانچ گوشے کے حجرے کے ڈالتے تہے مگر درست نہین آتی تہی جب عاجز ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ چار گوشے درست ہوتے ہین پانچوان نہین بنتا ہے ارشاد ہوا اے غزالی خاطر جمع رکہو یہی چارون مذہب قیامت تک رہینگے اور درست رہینگے پانچوان نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ علم ظاہر و باطن انکو عطا ہوا تہا دوسرے کو نہ ملا کسیکا اجتہاد ان سے زیادہ نہین ہوا اول اون کے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہین پہر شاگرد اون کے حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین غرائب الفوائد اور کشف المحجوب مین مذکور ہی کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت سے پیران طریقت کے اوستاد ہین جیسے حضرت ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور بشر حافی اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ جو ہر طرح کا علم آپ کو حاصل تہا اور نفی اور اثبات اور فنا و بقا اور خدا ے تعالے کی ذات و صفات اور تجلیات اور مشاہدات کا علم کامل رکہتے تہے اسواسطے ایسے اصول و فروع شریعت و طریقت و حقیقت کی

قائم ہو گئے کہ دین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خوب رونق دی اون کی
تعریف کون کر سکتا ہی ریاضت اور مجاہدے اور مشاہدے اون کے بڑی نہایت ہین
اکثر شاگردون کو دیکہا تہا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت رکہتے
تہے ایک مرتبہ روضہ مطہرہ حضرت سرور کائنات پر تشریف لیگئے اور کہا
السلام علیکم یا سید المرسلین روضہ پاک سے جواب آیا وعلیک السلام یا
امام المسلمین اوسکے بعد امام صاحب نے گوشہ نشینی اور صوف پوشی اختیار کی
تہی اور توجہ قبلہ حقیقی کیطرف کر کے خلق سے منہ پہیر لیا تہا ایکمرتبہ خواب مین
دیکہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے استخوان مبارک کو مزار مقدس مین جمع کرتے
ہین اور بعض کو بعض سے اختیار کرتے ہین اس خواب کی ہیبت سے جاگے اور
تعبیر اس کی ابن سیرین کے ایک رفیق سے پوچہی اونہون نے کہا کہ تم پیغمبر علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی علم اور حفظ سنت مین بڑے درجے کو پہونچو گے اور اوس پر
ایسے متصرف اور حاکم ہو گے کہ صحیح کو سقیم سے جدا کرو گے ایکبار رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے ابوحنیفہ تجکو میری
سنت کے اظہار کیواسطے پیدا کیا ہی گوشہ نشینی کا ارادہ نہ کر انس بن مالک
سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین
ایک مرد ہوگا یقال لہ نعمان بن ثابت وکنیتہ ابوحنیفۃ هو سراج امتی ۱۲
اور یہی انس بن مالک سے روایت ہی کہ ابوحنیفہ کو مین نے ایسا دیکہا کہ اگر وہ
دعوے کرتے کہ یہہ ستون زرین ہی تو اوس کو دلیل سے ثابت کر سکتے حضرت
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ تمام عالم کے عالم علم فقہ مین ابوحنیفہ
کے مثل عیال کے ہین ایکروز الیہودی ناقض الحال نے امام صاحب کے منہہ پر

ف یہہ روایت اگرچہ کتب حدیث مین نہین پائی جاتی لیکن فقہی کتابون مین اکثر مذکور ہی ۱۲ ف ۱۲ نام ہوگا اوسکا نعمان بن ثابت اور کنیت اوسکی ابوحنیفہ ہوویگی وہ چراغ میری امت کا ہوگا ۱۲

طلبا نتیجہ مارا امام صاحب نے اوس کی طرف دیکھا کہا کیا دیکھتی ہو کہ فاعل حقیقی خدا ہے
سکو تفرقہ حاصل ہی یا جمعیت فرمایا ہمکو جمعیت تو حاصل ہی لیکن مین یہ دیکھتا ہون
کہ لعنت تجہہ پر کسقدر برستی ہی صوفی نے کہا کیون فرمایا اسواسطی کہ اس باب مین
ارادہ خدا اور رضا تیری اور اسمین تیرا امتحان تہا صوفی نے کہا کہ اس کام مین کیا ارادہ
خدا کا نہ تہا امام صاحب نے فرمایا کہ ارادہ تہا لیکن تیرے دل کی کدورت کی سبب سے
تیری نیت مین بدی پیدا ہوئی اور تیرا ارادہ اوس پر مضبوط اور درست ہوگیا اور
اوس نیت اور عزم پر تو نے کوشش کی اگر ارادہ خدا کا اور نیت آدمی کی موافق
پڑگئی تو وہ کام عمل مین آیا اگر دونو باتین موافق نہ پڑین تو وہ کام ظہور مین نہ آیا
بندہ بسبب ارادے کے ماخوذ ہی اسواسطی کہ پہلے اس کی طرف سے عزم اور کوشش
ہی بلکہ اپنی درستی کار کیواسطی دعا بہی کرتا ہے اخبار مین ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ایک چور پکڑا گیا آپ نے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا چور نے
کہا یا امیر المومنین میری چوری مین خدا کا ارادہ تہا یا نہین فرمایا اس کی زبان بہی کاٹو
کہ الحاد کی باتین کرتا ہے اسکا اصل اس امر کا بیان طویل ہے مفتاح القلوب
مین قضا و قدر کا بیان مفصل مذکور ہے صوفی ناقص الحال
بسبب بی علمی کے اپنی خیال سی چیزین بنا بنا کے مذہب مین خرابی ڈالتی
ہین اور اپنی اور عوام الناس کے دین مین خرابی و حرج کرتے ہین اگرچہ اون
سی عجائب اور غرائب زندگی مین اور بعد موت کے ظہور مین آتے ہون
کچہہ اسکا اعتبار نہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی لَوْ رَاَیْتَ رَجُلًا یَمْشِیْ فِی
الْبَحْرِ وَ یَطِیْرُ فِی الْهَوَاءِ وَ یَتْرُكُ سُنَّةً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَوِ اعْتَقَدَ بِغَیْرِ اعْتِقَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ

تذکرۃ الاولیا مین لعض نقل ہوکہ کافرون کے شہر مین ایک بزرگ بطور
سیر اتفاق پڑا وہان ایک کافر تہا کہ جو شخص اوسکے پاس جاتا اپنی حاجت لیجاتا
اوسکی دعا سے مراد اوسکی برآتی اون بزرگوار کو بہت تعجب معلوم ہوا یہ بزرگ چند
روز وہین رہے اور اوس کافر کا دنیا سے انتقال ہوا اوسکو لوگون نے جلایا اور خاکستر
اوس کی جمع کی جس بیمار کو وہ خاک دیتے تہے وہ شفا پاتا تہا اون بزرگ کو
زیادہ تر تعجب ہوا ناگاہ جناب سرور کائنات کو خواب مین دیکہا اور یہہ حال استفسار
کیا ارشاد ہوا کہ یہ جو تونے دیکہا اوسکے صدق کا سبب تہا کہ اوس شخص
نے تمام عمر مین دروغ نہین کہا سبحان اللہ اگر مومن سے سو حصہ زیادہ اوس سے
عجائبات ظہور مین آئین تو کیا عجب واضح ہو کہ اگر کسی مخالف شرع سے عجائب
غرائب ظاہر ہون زندگیمین یا بعد موت کے اوسکو استدراج کہتے ہین
اور یہ تجلیات شیطانی اور جہنمیت کی علامت ہے جو دنیا مین اوسنے حاصل
کیا ہے بعد مرگ وہی اوسکے ساتہ ہے حدیث مین آیا ہی کما[له]
تعیشون تموتون وکما تموتون تبعثون وکما تبعثون
تحشرون بالیقین جاننا چاہیئے کہ جس شخص سے تجلیات یا استدراج
یا جہنمیت زندگی مین ظاہر ہوتی ہین بعد موت کے بہی اوس
سے عجائب وغرائب ظہور مین آتی ہین اس واسطے کہ حالات شیطانی
اوسکے ساتہ ہین عوام الناس جانتی ہین کہ یہ بڑے دین کے بزرگ ہین
دیکہو منافقون اور کافرون کو جنانہ مین جانیسے مطالب ملتے ہین
اور اون کی ضلالت زیادہ ہوتی ہے نص قطعی اس باب مین ناطق ہے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ✦

له یعنی جیسے جیوگے ویسے ہی مروگے اور جیسے مروگے ویسے ہی قبر سے اٹہوگے اور جیسے قبر سے اٹہوگے اوسیطرح حشر ہوگا ۱۲

له یعنی اونکے دلونمین روگ ہی پس زیادہ کیا اللہ نے اونکو روگ ۱۲

ساتوان باب [illegible] شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے
بیان مین جو متعلق ان سے حاصل ہوتی ہے [illegible] شریعت [illegible]
عالم ناسوت سے اور طریقت عالم ملکوت سے اور حقیقت عالم جبروت سے
اور حقیقۃ الحقیقت عالم لاہوت سے یہہ چارون عالم اصطلاح علمائی ظاہر و
باطن کے ہین جبتک آدمی عالم ناسوت یعنے شریعت مین ہے اسکو
بجا لانا امر الہی کا اور بچنا منہیات سے لازم ہے جو شخص ان دونو مین
قصور کرتا ہے طریقت مین کہ مقام ملکوت ہی اوسکو راہ نہین دیتے ہین
اور طریقت مین کہ مقام ملکوت ہی پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دلکا
اور جلا دینا روح کا لازم ہے جس نے اس مقام مین اگر نفس کو
پاک اور دل کو صاف نہ کیا اور روح کو جلا نہ دے اس کو حقیقت مین
کہ مقام جبروت ہے راہ نہین دیتی ہین اور حقیقت مین کہ وہ مقام
جبروت ہے عشق اور محبت اور یقین اور معرفت اور ذوق حال لازم ہی
جو شخص کہ ان مین ناقص ہے حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت
ہے اوسکو راہ نہین ہے اور حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت ہی علم اللہ
کا اور الہام ربانی اور تجلیات اور جدا جاننا ان کا وسواس اور تجلیات شیطانی
سے لازم ہی جس شخص کیواسطے انہین نقصان ہی اوسکو مقام محمود مین راہ نہین
دیتی ہین اور نقصان لاہوت کا یہ ہی کہ الہام اور وسواس اور تجلیات شیطانی
اور رحمانی مین تمیز نہ رکہتا ہو چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے خواب مین دیکہا کہ اپنے فرزند کو قربانی کرو آپ نے اوس روز توقف فرمایا
کہ مبادا وسواس شیطانی ہو اوس روز کا نام ترویہ ہی دوسرے روز بہی ویسا ہی دیکہا

اوس دن کا نام عرفہ ہے یعنے معلوم ہوا کہ الہام ربانی ہی غور کیا مقام ہی
کہ حبیب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کہ پیغمبر تھے الہام اور وسوسی مین فکر فرمائی
تو اور لوگون کو کہ خوشہ چین خرمن عرفان کے ہین اس امر مین خوض کرنا فرض
مین ہے اور نقصان حقیقت کا کہ وہ مقام جبروت ہی یہ ہی کہ طالب عشق شیطانی
اور رحمانی مین فرق نہ جانتا ہو اور یقین اور معرفت مین وہم اور خیال باطل
اور ذات باریتعالے مین عقائد فاسدہ اور نیتین اور ارادے کہ مخالف
شرع کے ہون پیدا ہون چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین نقل ہی کہ حضرت ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ سی لوگون نے کہا کہ ایک جوان تمام رات بیقرار و آرام
گریہ اور زاری سے کام رکھتا ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہمکو وہان لے
چلو لوگ لیگئی اوس سے زیادہ دیکھا جیسا سنا تھا تین ۳ روز وہان رہے
سوائے پانی کے وہان کچھ غذا نہ کھائی آخر کو معلوم ہوا کہ یہ شخص شبہ کا
کھانا کھاتا ہے اسواسطے عشق شیطانی رکھتا ہی اوس جوان کو اپنے ساتھ
لی گئے اپنی مزدوری مین سے جو کھانا آپ کھاتے تھے اوس جوان کو بھی
کھلاتے چالیس روز مین جوان کی وہ جوشش عشق اور بیقراری گریہ و
زاری سب زائل ہوئی حضرت ابراہیم سے جوان نے کہا کہ آپ نے میرے
ساتھ کیا کیا کہ میرا حال بہلا نرہا آپ نے فرمایا کہ وہ حالت شیطانی
تھی اسواسطے کہ شیطانی شبہ کی لقمے کہلا کر کے راہ سے تیرے
باطن مین دخل تھا اور اوہام باطل اور عقائد فاسدہ ذات باری مین پیدا ہوتے
تھے اب جو لقمہ حلال تو نے کھایا وہ راہ شیطان کی دخل ہونیکی بند ہو گئی اور اوس
قید افکار و اوہام سی تو نے نجات پائی اور جو بات اصل تھی وہ باقی رہے

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَا تَاکُلُوا مِنْ اَخْبَارِ الْمُلُوکِ فَاِنَّہٗ
یَقْتَضِیْ مِنْ دَمِ مِسْکِیْنٍ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے اور عشق وحالت شیطانی
پیدا ہوتی ہے واضح ہو کہ یہان پر حالت عشق شیطانی کا ذکر ہوا یہ حالت
ایک قسم کی ہی عشق شیطانی مین طرح طرح کے احوال پیدا ہوتے ہین ہوشیار کو
آشنا بس ہی اور التقدیر مین کہ وہ مقام ملکوت ہی یہ نقصان واقع ہوتا ہی کہ یہان
استدراج اور کرامت مین فرق کرنا نہایت ہی مشکل اور دشوار ہی لیکن عنایت
الٰہی اور مرشد کامل کی تعلیم سے فرق کرسکتا ہی یعنے اگر قول اور فعل اور
حال اور عقیدے موافق شرع کے ہون تو کرامت ہی ورنہ استدراج اور
شریعت مین کہ وہ مقام ناسوت ہی یہ نقصان پڑتا ہے کہ حکم الٰہی کے بجالانے
مین کاہل ہو بدعتین اختیار کرے یہان تک کہ موحد ملحد ہو جاتی
ہے اور جنونیت پیدا ہوتی ہے اور جن وشیاطین ایسی چیزون سے خبر
دیتے ہین کہ مثل کرامت کے معلوم ہوتے ہین بسبب اتحاد کے نار کو نور
جانتا ہی اسواسطے کہ نور اور نار کا رنگ ایک سا ہی اور رنگ ان کے بہت
ہین شیطان کی آواز سنکے جانتا ہے کہ الہام ہی یہ سب حالات انہی شیخ سی
کہ خود گمکردہ راہ اور مریدون کو گمراہ کرنے والا ہے بیان کرتا ہی شیخ فرماتا
ہی کہ تمہنے راہ پائی اور جو کہ شیطان اوسکی سینے مین موکل ہوتا ہی اس سبب
سی اوس کے دلمین ایک شورش پیدا ہوتی ہی روتا ہی اور چلاتا ہی اور رقص
کرتا ہے اور جانتا ہی کہ یہ سب حالت رحمانی ہی اور حقیقت مین وہ حالت شیطانی
ہوتی ہی جو شخص اہل سنت وجماعت کی مجتہدون کی فرمانے سی انحراف کری
گمراہ ہی اور شیطان ہرگز کسی بزرگ اور کامل کو لائق نہین ہی کہ کوئی مسئلہ زمین

لہ یعنے پادشاہون اور امیرون کی روٹیان [illegible] مسکینون کا [illegible] ۱۲

مین ایجاد کرے اور کون سا بزرگ ہی کہ ان چار مذہبون سی کسیکا تابع
نہین قیاس کرنا چاہئی کہ تابع متبوع سے بہتر نہین ہوتا ہی ایک مثال
گوش جان سے سننے کے قابل ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت مانند ایک
بحر عمیق بیکران کے ہی عبور اوس سی ازبس دشوار خداوند کریم نے ازراہ
لطف وکرم کے اوس دریا پر ایک پل بنا دیا کہ خلق اوس پل پر ہو کے
باسانی تمام گذر کے ہمارے پاس پہنچین اور ہمارے دیدار اور بہشت سے
مشرف ہون وہ پل کیا ہے قرآن مجید ہی اور بہت راہین پیچ در پیچ لگین تہین
کہ آدمی بہک کے راہ بہت گم کرتا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوس راہ کو سیدہا اور صاف اور خلفائی راشدین نے مستحکم اور مضبوط
اور مجتہدین نے اوسکو زیب وزینت بخشکر خوب آرائش دی پہر جو شخص
خدا ورسول اور خلفائی راشدین اور مجتہدین کے فرمانے سی کہ صراط مستقیم
ہی اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
سی یہ ہی مراد ہے انحراف کریگا بلاشک وہ قعر دریا مین کہ مراد دوزخ
سی ہے گر کے ڈوبیگا (دوسری) مثال حق تعالے کی معرفت مانند
ایک درخت عظیم الشان کے ہی اوسکی دو شاخین ہین ایک ہدایت اور
ایک ضلالت شاخ ہدایت کی نہایت بہشت ہی واسطے اصحاب یمین کی اور میوہ
اوسکا دیدار حق اور مظہر دیدار حق کی جمیع انبیا ہین علیہم السلام اور خلفائی راشدین
اور تابعین ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہایت شاخ ضلالت کی دوزخ
ہی واسطے اصحاب شمال کے اور میوہ اوسکا فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِنْ
يَحْمُومٍ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ اور مظہر ضلالت شیطان ہین اور کافر

اور منافق اور تابع اون کے بموجب لَاَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ہیہ بعضے شاخین چہوٹی چہوٹی شاخ ہدایت کی شاخ
ضلالت پر اور شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑین اور ایسی آپسمین
مل گئین کہ تمیز کرنا نہایت مشکل ہوگیا اس غلطی کو کوئی دریافت نہین
کر سکتا مگر جسکو اللہ تعالے چاہی وہی دریافت کر سکتا ہے ارباب
یقین پر یہہ بات ظاہر ہے کہ اپنے گناہ پر معترف ہونا بہتر ہی عبادت پر
غرور کرنے سے اسواسطے کہ عبادت کا غرور گناہ سے بدتر ہے پہلے گناہ
شاخ ضلالت کی چہوٹی شاخ تہی جب اوس مین ندامت وعذر پیدا ہوا وہ
شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑی ایسی ہی طاعت ہدایت کی شاخون
مین سے ہی جب اسمین عجب وغرور پیدا ہوا وہ شاخ شاخ ضلالت پر جہکی
اسیطرح اسلام شاخ ہدایت ہی جب اسلام مین حلال کو حرام جانا اور حرام کو
حلال اور بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت اعتقاد کیا وہ شاخ ہدایت
شاخ ضلالت سے الجہی العزیز اس بیان کی شاخین بیشمار ہین کہان
تک شرح کی جائے سمجہنے کیواسطے اسقدر بس ہی اور اون شاخون کا فرق
حق تعالے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور
علمائے مجتہدین نے بخوبی بیان کیا ہے جو اون کی متابعت از قول
سے انحراف کرے وہ گمراہ ہے اور دوزخی مثال اس آیۃ شریف کی
شرح ہے کہ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ
بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

تیونکہ سالک کو اوس کی ہمت اور حوصلہ کے موافق ابتدا سے انتہا تک ہر وقت مین مزہ کلمۂ پاک توحید کا ملتا رہتا ہی یعنی جس قدر طالب ما سوای حق تعالی کی ہستی کو ترک کرتا ہے اوسیقدر شرب حق اور طرح طرح کی معرفت اوسکو حاصل ہوتی ہے ق وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ یعنی سخن ناپاک کی مثال کہ کلمۂ کفر ہے مانند درخت ناپاک کے ہی کہ ہلایا گیا اور پراگندہ ہوا زمین پر سے اوسکو ثبات اور استحکام نہین ہی ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والون کو دنیا اور آخرت مین سیدھی اور مضبوط بات کی طرف کہ وہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہے اور چھوڑ دیتا ہے حق تعالے ظالمون کو کہ وہ کلمۂ توحید کی طرف راہ نہین پاتے نہ دنیا مین نہ نزع کیوقت نہ منکر نکیر کے سوال کیوقت

۵ ہمکو تو چاہی کہ اوسکو چاہی دیکھا	حکم تیرا ہے یہان چارہ بجز تسلیم کیا

چھپا نہ رہے کہ آیات و احادیث متشابہات کے شان نزول اور محل مجتہدون نے دریافت کئے ہین خصوصاً حضرت امام اعظم اور اون کی شاگردون نے بعضی آیت اور حدیث کو الہام ربانی اور عنایت سبحانی سے اور بعض کو اجتہاد سے اب ہمکو کیا رتبہ ہی کہ آیت اور احادیث متشابہات مین تاویل کرین اسواسطے کہ ہمکو دنیا ظاہر و باطن کے علم کا کمال کہان اور دل مین ہزارون وسواس اور خرابیان اگر ہم کچھ تاویل کرین تو گمراہ ہو جاوین فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ

فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب
یعنی جن کے دل کج ہین اور تباہ وہ پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ آیات
متشابہات مین ہے یعنی جس کے معنے مشکل ہین اور مشکل اپنے
واسطے طلب کرتے ہین کہ جس مین اندیشہ اوفنا و زوال ایمان اور الحاد
اور بدعت اور ارادہ اون بالسلہ اور اوہام کاسدہ کا ہو کہ وہ وہم واقع
ہون تجلیات اور مشاہدات حق تعالے مین اور یا اندیشہ اتحاد کا بالسلہ
کا ہو کہ ذات حق تعالے مین پڑے اور تاویل اون آیات متشابہات
کے سوا اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے
ہین جو اللہ تعالے کے علم مین ثابت قدم اور مضبوط ہین یعنے علم اللہ
کا اور حقیقت اشیا کی جانتے ہین اور کہتے ہین ایمان لائے ہم
متشابہات پر سب آیات متشابہات اللہ ہی کی طرف سے ہین
اور صفت جمال و جلال کی اوسی کے واسطے ہے جس کو چاہا مظہر
جلال کیا اور جسکو چاہا مظہر جمال اور جن کو خداوند تعالے نے
عقل صاف اور کمال عطا کیا ہے وہ نصیحت مانتے ہین چنانچہ
آیات متشابہات مین ایک جگہ فرمایا انک لا تہدی من احببت و
لکن اللہ یہدی من یشاء اور کہین فرمایا وانک لتہدی الی صراط
مستقیم اور کسی جگہ ارشاد کیا لیس علیک ہدیہم ولکن
اللہ یہدی من یشاء ہدایت مخصوص خدا ہی کے واسطے ہے سوا اسکے
کوئی نہین جانتا ہے ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم
بالمہتدین الحاصل جس نے اوس ہدایت کو پایا اوسکا دل صاف کہنا ہی

کہ تونے آیت پائی اب تیری نصیحت مثل شمشیر بران کے ہی کہ غلفات کفر و شرک اور غفلت اور عصیان کے کاٹتے ہے اور اِنَّكَ لَا تُهْدِي سی مطلب یہ ہی کہ تیری گفتار کی شمشیر کافرون کی سخت دل مین کہ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ہے اثر نہین کرے گی اور فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى سے یہ ہی غرض ہے کہ تیری باتون کی تلوار نرم دلون مین تاثیر کرے گی ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ان سب آیتون کے معنے آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ اور وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ سے روشن ہین اور ان دو آیتون سے بھی کہ وَمَا اَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اور اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کا مطلب مذکور ہے مضمون آیت قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ کے یعنے کارمیت عبارت ہی مقام محمود سے اور دلیل اوسکی يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہی جو جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول خدا کے ہین اسواسطے خطاب آیا کہ قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ تو کوئی گمان نہ لیجاے کہ عین خدا ہین اور آیت اِسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مومنون کی شان مین ہے اور آیت اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ منافقون کے بیان مین ہی اور کافرون کے مقدمہ مین یہ آیت ہے وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۢ بِنَمِيْمٍ اس طرح کی آیتین متفرق قرآن شریف مین بہت ہین چنانچہ فرمایا اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے سے اور واسطے ایمان والون کے اور ایمان

کتابًا متشابهًا مثانی جن لوگون کو اللہ تعالے نے قرآن کے
مضامین متشابہ دسمر از روے الہام کے آگاہ کیا ہی اون کی یہہ صفت
ہے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ
جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ پس جن کو اللہ تعالے کی
طرف سے الہام ہوا اوس کو تاویل کرنا معنے آیات متشابہات
مین کفر ہے اسیطرح تاویلین کر کرکے بہتر مذہب خود بخود گمراہ ہوگئے
سوال کیسے معلوم ہوا کہ یہہ گمراہ ہین جواب اس لئے کہ جس کا دل
نور ایمان سے منور نہین ہوتا وہ قرآن کی آواز سے مزہ نہین پاتا اور رادی
کی نصیحت کسی پر اثر نہین کرتی اگر ان کے دل نور ایمان سے منور ہوتی
تو اوس نور سے حق کو معلوم کرتے باطل کو اختیار نکرتے اور جنکی
صفت تَقْشَعِرُّ مِنْهُ ہے او مٔمنین سے ہوتے علماء سنت وجماعت
نے نور ایمان سے حق کو باطل سے علیحدہ کیا اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ
آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ
النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ مخفی نرہے کہ اللہ تعالے نے اپنے مقربان درگاہ کو
آیات واحادیث متشابہات سے آگاہ کیا ہے اور اوس کی تاویل
سے خبر دی خصوصًا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور مجتہدون اہل
سنت وجماعت کو اونہون نے جو لائق اظہار اور قال کے تھا بیان کیا
اور جو قابل اخفا اور حال کے تھا مخفی رکھا اور اعلان نہ کیا بموجب

كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُولِهِمْ چنانچہ تصوف مین حضرت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حالات و واقعات بہت رکہتے تہے خصوصا نفی و اثبات اور فنا و بقا اور الہام اور وسوسے اور تجلیات اثر شاہدی مین کہ سالک مجذوب کو سیر اور طیر اوس کا ہوتا ہے ابتدا ئی طیر و سیر سے انتہا تک مجتہدون سنے حال اوسکا جواب اوسکا نہ لکہا غرض جس نے نفی و کمال پایا اثبات مین نہ پایا چنانچہ جب حضرت بایزید اس مقام مین تہے کسی نے پوچہا کہ آپ کا سن و سال کیا ہی فرمایا خدا سے دو سال کم یعنے جو صفات کہ خدا تعالے کے واسطے ہین مجہہ مین بہی ہین سوائے دو صفت کی ایک صفت قدیمی کی اور دوسری صفت خالقی کی اور یہ کلام اونکا از روی خامی کے تہا چنانچہ صفت سمیع اور بصیر کے بندے مین حادث اور مخلوق ہی اسواسطے کہ جبتک کوئی چیز وقوع مین نہین آئیگی بندہ نہ سنیگا نہ دیکہیگا خواہ وہ چیز ظاہری ہو یا باطنی اور اللہ تعالے اوسکے وقوع سے پہلے جانتا ہی اور سنتا ہے اسواسطے کہ صفت اوسکی قدیم ہے بلا تشبیہ جیسے کہ منشی عبارت کے لکہنے سے پہلے اوسکے مضمون و معنے کو جانتا ہی اور اگر کسی نے اثبات مین کمال پایا فنا مین نہ پایا چنانچہ جب حضرت بایزید بسطامی اس مقام مین تہے فرمایا کہ میرا بہت برسون یہ حال رہا کہ میری رضا خدا ے تعالے کی رضا کے موافق رہی یعنے جو کچہہ خدا ے تعالے چاہتا تہا مین بہی وہی چاہتا تہا بعد چندے یہ حال برعکس ہو گیا یعنی خدا ے تعالے کی رضا میری رضا کے موافق ہو گئی یہ فرمانا اون کا اس سبب سے تہا کہ فنا مین محو کلی ہو گئے تہے اور خبر بقا کی نہین رکہتے تہے

چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم آیا قُل لَّا اَملِکُ
لِنَفسِی نَفعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللہُ ایسی بہت آیتین اور حدیثین
مقام بقا مین آئی ہین چنانچہ کہ سرحلقہ اولیا حضرت علی مرتضے رضی
اللہ عنہ فرماتے ہین عَرَفتُ رَبِّی بِفَسخِ العَزَائِمِ پس حضرت بایزید قدس
سرہ ایسے محو ہوگئے کہ اپنے آپ کو نہ دیکھا جو کچھ دیکھا خدا کو دیکھا اسواسطے
کہ عالم بقا مین نہین آئے تھے اوس کو یون سمجھا چاہیے کہ آدمی کے
وجود کی گھاس جب تمام علائق دنیوی اور اخروی کے زمین سے قطع
ہو اور آفتاب جلوۂ حقیقی اوس پر چمکے اور وہ گھاس اپنی ہستی کی تری
خشک ہو اور سب تعلقات اور قیودات سے الگ ہوکر موت ارادے
حاصل کرے اور اپنے آپ سے بالکل بیخبر ہو جائے تب آفتاب حقیقی اپنے
ارادے سے جدہر چلے وہ گھانس بھی بے اختیار اوسی کے ارادے
سے اوسی کے ساتھ چلے اور یہ بھی جانے کہ میرا ارادہ اوسکا ارادہ ہے
اور اوسکا ارادہ میرا ارادہ ہے یہ بیان مقام فنا کا ہے سو جس نے فنا مین کمال
پایا بقا مین نہین پایا اوسکا نقصان بقا مین یہ ہے جو تذکرۃ الاولیاء
مین مذکور ہے کہ حضرت بایزید فرماتے ہین کہ قیامت کو تمام خلق
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان کے نیچے ہونگے
اور میرے نشان کے نیچے جب اپنی خودی کو خدا مین گم کیا اور سب
شئے کو خدا مین دیکھا اور خدا کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین دیکھا
تب یہ فرمایا جب اوسط مقام بقا مین پہونچے سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی
فرمایا جب انتہائی مقام بقا مین پہونچے فرمایا کہ جبتک میدان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا سطے نہ کریگا وادی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو ہرگز نہ پہونچیگا
اور عظمت اور جلال شرع محمدی کا دیکہا اور تحقیق کیا فرمایا اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْاَشْیَاءَ کَمَا
ھِیَ وَاَرِنَا حَقِیْقَۃَ الشَّرْعِ کَمَا ھِیَ چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین منقول ہی کہ شیخ بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا تیس ہزار سال تمام ربوبیت مین اور تیس ہزار سال
میدان وحدانیت مین اور تیس ہزار سال مکان فردانیت مین اوڑتا رہا بعد نوے
ہزار برس کی جو دیکہا تو بایزید کو دیکہا اور جس طرف نظر کی مین تہا اور خدا ہی تعالے
اور اوسکی ذات اور کچہہ نہتہا پہر چار ہزار میدان طی کرکے ایسی برتر مقام پر پہنچا کہ مین
نی اپنی دل مین کہا کہ کوئی اس مقام کے اوپر نہ گیا ہوگا اور اوس سی بلند زیادہ کوئی مقام
ممکن نہین پہر جب نگاہ کی دیکہا کہ مرتبہ مین میرا سر ایک نبی کی کفش پا کی برابر ہی اوس
جگہ معلوم ہوا کہ نہایت احوال اولیا کی ہدایت ہی انبیا کی اور نہایت انبیا کی غایت
نہین پہر روح میری تمام مقام ملکوت مین پہری بہشت اور دوزخ اوس کو دکہلایا کسی
کی طرف التفات نکیا جس پیغمبر کے ساتہ پہنچا سلام کیا جو مقام محمد مصطفی صلے
اللہ علیہ وسلم مین گذر ہوا لاکہون دریا ہی آتشین ناپیدا کنار اور ہزارون حجاب نور کی دیکہی
اگر پہلے دریا مین قدم رکہتا جل جاتا ناچار ہیبت اور دہشت اور وحشت سی
ایسا بیہوش ہوگیا کہ کچہہ نرہا ہر چند مین نے چاہا کہ خیمہ جناب مصطفوی صلے اللہ
علیہ وسلم کے طناب میخ تک پہونچون نہ پہنچ سکا اپنے حال کے موافق حضرت حق
تک پہنچنے کا زہرہ تو رکہتا تہا لیکن حضرت محمد ہی علیہ الصلوۃ والسلام تک پہونچنے کی
مجال نتہی یعنی ہر شخص اپنی استعداد اور مرتبہ اور قرب کے لائق حق تک پہونچ
سکتا ہی اسواسطے کہ حق سب کے ساتہ ہی لیکن جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم حرم خاص
مین ہین اسواسطے اوس جناب تک پہونچنا مشکل ہی مگر جسکو خدا چاہی اسبواسطے

۴۰ یعنی الٰہی دکہا مجہکو سب چیزین جیسی واقع اور نفس الامر مین ہین اور دکہا مجہہ کو شرع کی حقیقت جیسی وہ ہے ۱۲

جبتک میدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک نہ پہنچیگا حضرت بایزید نے عرض کیا الہی مین نے جو کچھ دیکھا مین تہا اور جبتک مین ہون اپنی خودی سے مجھہ کو تجھہ تک پہنچنے کی راہ نہین ہی کیا کرون حکم ہوا کہ رہائی اور نجات تیری اسی مین ہی کہ میری دوست محمد عربی کی متابعت کر اور اون کی قدم مبارک کی خاک کا اپنی انکہہ مین سرمہ لگا

مثنوی

ہو سکی جبتک تو جھومنین لگا

خاک پائی مصطفی کا تو تیا	بس وہ نہین کی راکا تو خاک ہو	خاک اوس درگاہ کا ہو پاک ہو
بندہ حکم رسول اللہ ہو	دین کی یہہ راہ ہی آگاہ ہو	جو کوئی بندہ ہی اوس درگاہ
ہی وہی مقبول درگاہ خدا	دو جہان کو چہوڑ مل وس سی لگا	ہی اسیکا نام وصل کبریا
تابع شرع محمد ہو سدا	اور شارع کی اطاعت مانگا	پوشیدہ نرہی کہ حضرت

بایزید کہ سلطان العارفین اور ممدوح مشایخ کاملین سے تہے جنکی شان مین حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بایزید ہم مین ایسی ہین جیسی ملائکہ مین حضرت جبریل سو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدا ہی حال سی جبتک نہائی کمال کو نہین پہنچی جو حالات اور واقعات کہ استغراق مین مخالف شرع ظہور مین آئی اوس کا اعتبار نہین ہی اسبات مین سب علمائی ظاہر و باطن متفق ہین ایسی ہی اگلی بزرگون سے جو باتین ظاہر ہوئین اور جو کچھہ فرمایا اور لکہا اگر موافق آیت و حدیث اور قول خلفائی راشدین اور مجتہدین اہل سنت و جماعت کی ہو قابل اعتبار ہے ورنہ باور نہ کیا جائی کہ اونہون سے کمال پایا کیونکہ اگر کمال پاتی تو ضرور متابعت ظاہری اور باطنی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائی راشدین کی کرتے خبر مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پای مبارک کو ہر انگشت پر نماز پڑہتی تہو حضرت بایزید نے چاہا کہ مین ہی اسیطرح نماز پڑہون نہو سکی ایک رات آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے بایزید یہہ نماز خاصہ میرا ہی
تو پڑہ نہ سکیگا کہ نہایت ہی اوسط کا معلق نماز پڑہنا اور ایک پانون پر کہڑے
ہوکے پڑہنا آسان ہے اور خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا اشارہ ہی اسی کہ دنیا
کو ترک کرکے خدا کی یاد کرنا سہل ہی لیکن دنیا مین ہوکر خدا کی ذکر مین رہنا
مشکل ہی یعنے تعلقات دنیا کے بہی خکر کرنا اور حقیقتا سلے کی یاد سے بہی
غافل ہونا بہت امر دشوار ہی خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا سے یہی مراد ہی ۵

غرق بحر دنیا سے یہ کہتا ۔۔۔ سرِ مو تر نہ ہو ہوشیار رہتا

نقل ہی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دین کے جمع کئی
تو کعبہ میں جاکے ۲ رکعت نماز پڑہے ایک رکعت میں نصف قران پڑھا
ایک پانون کے سر انگشت پر کہڑے ہوکے اور آدہا قران دوسری رکعت میں
پڑہا دوسرے پانون کے سر انگشت پر کہڑے ہوکر بعد نماز کے دعا کی خداوندا
اگر بیان مسائل مین کچہہ کمی او بیشی ہوگئی ہو اوس کو معاف کرنا ارشاد ہوا
اے امام المسلمین اوپر نگاہ کر جو اوپر دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ لوح محفوظ مین اسی
طرح سب مسائل جمع ہین کچہہ فرق نہین پہر جناب باری کا حکم ہوا کہ تجہکو
اور تیرے تابعداروں کو جو قیامت تک ہونگی بخشا مین نے قیاس
کرنا چاہیے کہ امام صاحب نے متابعت ظاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی کہ نماز پانون کے سر انگشت پر پڑہی اور حضرت بایزید پڑہ نہ سکے اور
متابعت ظاہر کے کہ بار عیال اور طلب کسب حلال ہی اون سے نہ ہو سکی
نقل ہی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ العزیز نے چاہا کہ خود ا
مین اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرین جو کی روٹی خورش اختیار

فرمائی موافق مزاج کے نہ ائی اسی حال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکھا کہ آگے آگے آپ تشریف لئے جاتے ہین اور نقش پائے مبارک
پیچھے سے ظاہر ہوتے جاتے ہین خواجہ نے چاہا کہ اپنا قدم نقش قدم مبارک
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھین اسواسطے کہ برکت نقش پائے
مبارک کے مجھکو حاصل ہووے جو ہین قدم رکھا نقش قدم مبارک تبدیل ہوگیا حضرت
نے پس پشت سے ملاحظہ کیا فرمایا اے بہاؤ الدین ہماری قدم کے نقش پر
قدم نہ رکھ سکوگے ہمنے تمکو معاف کیا تم سے ہماری متابعت خوراک مین بھی
نہ ہوسکے گی جو چاہو سو کھاؤ جو کی روٹی تمکو فائدہ نہ کریگی **نقل** ہے کہ امام
اعظم صاحب آتش مثل پانی کے رقیق پکا کے کہاتے تھے تا کہ جلد حلق سے
اوتر جائے چبانے مین وقت ضائع ہوتا ہے حضرت داؤد طائی سے کہ شاگرد
امام صاحب کے ہین روایت ہے کہ تینتیس سال حضرت امام صاحب رضی اللہ
عنہ کی خدمت مین رہا مین نے نہین دیکھا کہ کبھی آپ نے پاؤن پھیلائے
ہون یا چار زانو بیٹھے ہون اور تیس برس صبح کی نماز عشا کے وضو سے
پڑھی سبحان اللہ مین بیچارہ اون کی کیا تعریف کرون جن کی توصیف مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائین کہ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِی پس یہی ہوسکتا ہے کہ ظاہر و باطن
مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح کرے کہ جسطرح خود ارشاد فرماتے ہین کہ آدم اور جمیع پیغمبر مجھسے فخر کرتے ہین
اور مین فخر اوس شخص سے کرتا ہون کہ جسکا نام نعمان ہے اور کنیت اوس کی ابو حنیفہ میری
سنتونکو زندہ کریگا اور وہ میری امت کا چراغ ہے اور اوسکے نور سے میری شریعت روشن اور ظلمت
اور ضلالت دور ہوگی ظاہر و باطن مین میری متابعت کریگا اور کسی سے میرا اتباع نہ ہوسکیگا
جیسے ابو حنیفہ میرے علم ظاہر و باطن کو رواج دیگا **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کو

تحقیق نہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خربزہ کس طرح کہایا
بعضون نے کہا پوست سمیت اور بعضون نے بیان کیا کہ بے پوست تناول
فرمایا آخر کو اس بزرگ نے خربزہ کہانا چہوڑ دیا کہ متابعت حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے مانند نہین لگتی ہے **حکایت** ایک بزرگ کو خربزہ کہانیین مشکل پڑی
یہ کہ معلوم نہین کہ حضرت نے خربزہ دو پہانک کرکے کہایا یا چار پہانک کرکے
یا بہت پہانکین کرکے کہایا یکایک غیب سے آواز آئی کہ خربزہ کی نقش کے
موافق پہانکین کرکے کہاؤ تو اتباع حضرت رسالت پناہ کی حاصل ہو حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ ظاہر اور باطن مین تابع حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور علم باطن مین کامل تہے اور بعضی بزرگ اگر علم باطن کے کامل تہے ظاہر کے نہی
اور اگر علم ظاہر کے کامل تہے تو باطن کے نہ تہے مثال اوسکی یون سمجھنا چاہیے
کہ اکثر ایسی میوے ہین کہ ظاہر اونکا خراب اور باطن اونکا بہتر جیسے بادام اور پستہ
وغیرہ اور بعضی میوے ایسے ہین کہ ظاہر اونکا بہتر اور باطن برا جیسے زرد آلو اور شفتالو
وغیرہ اور بہت میوے ایسے ہین کہ ظاہر بہی خوب اور باطن بہی اچہا مانند کشمش اور سیب
اور امرود کے پس کسیکو زیبا نہین کہ مجتہدون کی بیہمہ رکاوے سے مسئلہ مین کہے
اسواسطے کہ مجتہد متبوع ہین اور سب بزرگ تابع اگر اپنے مجتہد کے مخالف ہونگے تو مذہب سے باہر
ہوجاینگے اسواسطے کہ مجتہدون نے شریعت اور طریقت اور حقیقت کے اصول کو خوب تحقیق کیا ہے
اور راہون کی تحقیقات اصل ہی ہے اسواسطے کہ اونہون نے اپنے علم ظاہر و باطن کو موافق آیت اور
حدیث کے پایا اور اوسکا نام عقیدہ رکہا اور جو کچہ اون کے عقیدے کے خلاف ہے
الحاد اور زندقہ ہے اب جاننا چاہیے کہ نفی و اثبات فنا اور بقا اور وصالات اور وجہات
اور مشاہدات اور تجلیات کو اہل سنت و جماعت کی مجتہدون نے سمجہی جو اصل مین ہے تحقیق

کیا ہی اور صوفیہ اور حکما مین اختلاف ہی واضح ہو کہ نفی اور اثبات اور فنا
اور بقا کے حصول کی دو صورتین ہین ایک از روے حالات اور وقعات کی اور ایک
بوجہ عشق اور محبت کی اگرچہ یہ بیان طویل ہی لیکن تہوڑا سا بطور نمونہ کی بیان کرتا
ہون شیخ صنعا کا نفی و اثبات بوجہ حالات اور وقعات کی تہا اور اوسمین کامل
تہے اور عشق و محبت سی بیخبر جب تہوڑی بو عشق کی اون کے دماغ مین پہونچی
پس اپنے آپ سے گذر گئی زنار باندہا اور خوک بانی اختیار کی سب کو سمجہ
گیا اسکا بیان منطق الطیر مین مشرح ہی شیخ منصور کو فنا اور بقا کا مرتبہ از راہ
حالات اور وقعات کی تہا عشق و محبت سی ذرہ اونکو حاصل نہ تہا جب شمۂ عشق و محبت سی اونکو پہونچا بیخود ہو گئی
نعرہ انا الحق کا مارا حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسرار الاولیا
مین فرماتے ہین کہ شیخ منصور کی ہمشیرہ رات کو صحرائے بغداد مین جایا کرتے
تہین اور طلب مولے مین مشغول رہتی تہین پہر سے وقت راہ مین ایک فرشتہ
عشق اور محبت کے اسرار کی شراب کا ایک قدح اونکو دیا کرتا تہا اوسکو
نوش فرماتی تہین اور بیخود نہین ہوتی تہین بلکہ ہل من مزید کی فریاد کرتی تہین ایک
رات شیخ منصور بہی اون کے پیچہے چلے گئی پہر سے وقت حسب معمول اونکو پیالہ
ملا اور وہ نوش فرمانے لگین منصور چلائی اے ہمشیرہ میرا حصہ چہوڑ دو بہن نے
فرمایا اے منصور اس شراب سی تو پی تو لیگا مگر تاب نہ لاسکیگا آخر کو شیخ منصور
نے بی اختیاری کی اور ایک قطرہ اوسمین سی پی لیا پہر جو حال اونکا ہوا سو مشہور
ہی کہ کیا بے اختیاریان کین جب اون کا یہ حال ہوا تو اون کے ہمشیر نے فرمایا
اے نامرد تنگ حوصلہ مین تو ہر صبح کو ایک قدح اسرار الہی کا پیتی ہون اور بیخود نہین
ہوتی ہون بلکہ زیادہ کی خواہش رکہتی ہون اور تو ایک قطرہ مین بیخود ہو گیا اور انا الحق

کی فریاد کرنے لگا اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اگر زمان ماضی مین کسی بزرگ سے
حالات و واقعات کے سبب سے یا عشق و محبت کی وجہ سے کوئی چیز ظاہر ہوئی یا اب
کسی سے سرزد ہو کبھی اوسکا اعتبار نہین ہو واسطے کہ کعبۂ تحقیق تک پہنچنے کی راہ مین بہت
معاملے پیش آتی ہین صاحب حوصلہ اوس کو پنہان کرتے ہین اور ڈھنڈورا
نہین کرتے ہین اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی صفت سے موصوف ہوتے ہین
اور تنگ حوصلہ اوس کو ظاہر کرکے خلق کی گمراہی کے باعث ہوتے ہین یعنے
عوام الناس اون کی تقلید کرتے ہین یہ گناہ اون کی گردن پر ہوتا ہی اور حال
یہہ ہے کہ اسرار الٰہی کا اظہار کفر ہے حدیث مین آیا ہی اِفْشَاءُ الرُّبُوْبِیَّةِ
کُفْرٌ اور کعبۂ حقیقی کو پہونچنے کا احوال آیت اور حدیث اور خلفاء راشدین اور علمای
مجتہدین کے قول سے ثابت اور متحقق ہی از روئے عقائد شریعت کے اور
ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ
سے یہی اشارہ ہی اور سوا اسکے گمراہی اور زندقہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کُلُّ حَقِیْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِیْعَةُ فَهُوَ زَنْدَقَةٌ یعنی راہ حق کے سالک ہم
لوگ اون حالات کے جو راہ طریقت مین گذرتے ہین منکر نہین مگر اتنا کہتے ہین
کہ یہ احوال کاملون کا نہین ہی ناقصون کا ہی ایسا حال اور یہ واقعات اور اسی طرح
کا عشق و محبت تو لڑکون کو بھی حاصل ہوتا ہی اور شیطانی اور رحمانی بھی حالات
ہوتے ہین ہمکو ایک عمر مین تجربہ ہوا ہی اور آخر کو پشیمانی حاصل ہوئی اکثر بہ
جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم خدا کی کونسی راہ ہی ارشاد ہوا فقر اختیار کرو اور موافق شرع کے چل بس خدا کی یہی راہ ہے
اور اسی مین قرب میسر ہی مثال اوسکی یون سمجھنا چاہئے کہ طفل شیرخوار بول

و براز جہان چاہتا ہے کرتا ہی اور جو چیز پاتا ہی مونہ مین ڈال لیتا ہی اور اوسکی
مان اوسکو پاک صاف کرتی رہتی ہی پہر جب کچہہ بڑا ہوتا ہی اور
ہوش آتا ہی تو ایسی باتون سے پشیمان ہوتا ہی کمتر گالیان بکتا ہے
برا بہلا زبان سے نکالتا ہے پہر جوانی مین بہی بعضی ناپسندیدہ کام جوانی
کی مستی مین کرتا ہے ان سب کا اعتبار نہین اسیطرح سالک مبتدی مثل
ایسی طفل کے ہے کہ ابتدا مین سوا ذکر مونہ سے کچہہ نہین جانتا اور جو
چاہتا ہی کہاتا پیتا ہے اور برائی بہلائی مین فرق نہین کرتا ہے اور فاعل
حقیقی خدا کو جانتا ہے اور فاعل مختار بندہ کو نہین جانتا ہی اور سب کو
اپنی مان باپ گمان کرتا ہے ہمہ اوست تصور کرتا ہے اور ایک وجود خیال
کرتا ہے اور آشنا اور بیگانہ اور کفر و اسلام کو بسبب بیتمیزی کے ایک معلوم
کرتا ہی پہر جب بالغ ہوتا ہی یعنے آگے کو مراتب طے کرتا ہی تو رفتہ رفتہ
اوسکو عقل و تمیز آتی ہے اور اپنی خودی اور فاعل مختار ہونا اپنا
جانتا ہی پس جسطرح طفل شیرخوار کو بالغ ہونا بول اور غایط اور کلمات ناشنودنی
سے پاک کرتا ہے ایسی ہی اتباع حکم شریعت کا کہ حکم ماں کا رکہتا
ہے شرک خفی و جلی کے بول و غائط اور آلودگی صوری و معنوی اور غفلت
اور عصیان کی نجاست سے پاک کرتا ہے اور سب مضرات اور مہلکات
سے بچاتا ہے اور قران و حدیث کا شیر پلاتا ہی اور مسائل و عقائد
کے کپڑے پہناتا ہی عقائد شریعت کے یہ مسائل تھے جو مذکور ہوئے
وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ طالب کو چاہیئے
کہ طلب مولے مین مستقیم رہی اور ایک لحظہ اوسکی یاد سے غافل

اور محنت سے آزردہ نہ ہو بلکہ اپنا پیشہ کرے نقل ہی کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے چالیس برس تک عبادت و ریاضت کی کچھ فیض اور برکت ظاہر نہ ہوئی متفکر ہو کے پیر سے عرض حال کیا کہ مین اپنے ریاضت پر مخنت نہین کرتا ہون لیکن بے دولتی اپنی بیان کرتا ہون شیخ نے فرمایا آج کہانا پیٹ بہر کے کہا اور بعد نماز عشا کے سورہ دوست اگر صلح کے واسطے نہ آئے گا بارے عتاب کے راہ سے تو آئے گا مرید نے ویسا ہی کیا کہ پیٹ بہر کے کہایا اور سو رہا ناگاہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین کہ دوست بعد سلام کے کہتا ہے کہ وہ شخص بڑا مخنث اور نامرد ہی کہ ہمارے درگاہ مین اگر جلدی سیر ہو جائے اور ٹہر نہ سکے اور صبر نہ کرے اسواسطے کہ استقامت اصل کام کی ہے اگر بندگی تیری ہماری درگاہ مین قبول نہ ہوتی تو تجھکو ہم توفیق طاعت کے نہ دیتے بندگی مین مضبوط رہنا کشف وکرامت سے بہتر ہے اور سلام ہمارا ذوالنون مصری سے کہ جس نے کہا کہ دوست صلح کی راہ سے نہین آتا ہے تو عتاب کی راہ سے آئے گا نقل ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے ایک عابد کو دیکہا کہ عبادت نہایت عاجزی سے کرتا ہے فرمایا دعا مانگ جناب باری مین قبول ہوگی کہا شرم آتی ہے کہ خدائے تعالے نے مجھے دولت ایمان کی اور توفیق طاعت کی اور اوس پر استقامت کیا کم دی ہی کہ اوس سے اور مانگون ؛

اٹھوان باب ۸ نبوت اور ولایت اور اوسکے احوال کے بیان مین

التعزیر حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف

ہین سب انبیا نو مرسل اور اولوالعزم صلوات اللہ علیہم اجمعین سو اور
اولوالعزم بہتر ہین مرسلین سے اور مرسلین بہتر ہین انبیا سے نبی وہ
ہین کہ اپنی امت کی ہدایت کیواسطے غیب سی آواز سنتے ہین یا اون کو
الہام ہو یا خواب دیکہین اور کسی مرسل صاحب کتاب کی شریعت کے
تابع ہون جیسے حضرت یوشع علیہ السلام تابع تہی حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت کے اور حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام کی
شریعت کا اور مرسل وہ ہین جن پر وحی آئی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام
یا کسی اور فرشتہ کے اور اون کو الہام بہی ہوتا ہوا اور خواب بہی دیکہتی
ہون اور اولوالعزم وہ جن کو یہ سب صفات حاصل ہون اور ساتہ اوسکے
حکم قتال اور جہاد کا بہی ہو کوئی ولی کامل اور صدیق واصل نبی کی مرتبہ
کو نہین پہنچتا ہی اسواسطے کہ کسی نبی نے نبوت چالیس برس کی عمر سے
پہلے نہ پائی سوا حضرت عیسی علیہ السلام کے کہ وہ مادرزاد وقت
یافتہ تھے اور اس سبب سی چالیس برس کی نبوت ہوتی تہی کہ اس
چالیس برس مین حقیقت خیر وشر کی معلوم ہو جائی اور اطوار قلب کے اور احوال
روح اور تزکیہ نفس کا اور تصفیہ دلکا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہونچ جائین اور ستر
ہزار حجاب جو بندی اور خدا تعالے مین واقع ہین طی ہو جائین بموجب حدیث
شریف کے اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ وَظُلْمَۃٍ
اور انبیا کو خوف خاتمہ کا نہتا اور گناہون سی معصوم تہی اگر کوئی بات سہو سی ظاہر ہوئی
اوسکو زلت یعنی لغزش کہتی ہین گناہ نہین کہتی ہین اور ولی کیواسطے عصمت گناہ
سی شرط نہین ہی اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہی اور ولی جبتک ابتلاء ظاہری اور

باطنی نبی کی نہین کریگا منتہی نہ ہوگا پس تابع متبوع کو نہین پہنچتا ہے
گو اوس سے عجائب غرائب کشف و کرامت خوارق عادات ظاہر ہون اور
حقیقت مین یہ بہی معجزہ نبی کا ہی اسواسطی کہ یہ ولی نبی کی ظاہر و باطن مین متابعت
کرتا ہی اور اگر نبی کی متابعت نہین کرتا ہی اور اوس سے کچہہ باتین عجیب صادر ہون
اوسکو استدراج کہتی ہین جس طرح فرعون تہا انبیاسے چالیس برس
تک تجربہ خیر و شر ظاہر و باطن کا کہ مراد شریعت اور طریقت اور حقیقت سے
ہی اسواسطی کیاکہ وہ اور اونکی پیرو غلطی مین نہ پڑین اگر ولی کوئی کام اپنی عقل
سے کرے کہ نبی سے مخالف ہووے اوسکو وسوسہ کہتی ہین الہام نہین
کہتی ہین اور جو الہام اور وسوسہ قریب ہین اسواسطی ولی غلطی مین پڑجاتا
ہی نبی کا خواب اور الہام بلا شک خدا یتعالے کا الہام ہی اور نبی جو کام
کرتے ہین وہ درست اور راست ہوتا ہی اور اون سکے تابعین یعنی
امت کیواسطی سنت ہوجاتی ہی جو تابع نبی کی سنت سے انکار کرے
گمراہ ہوتا ہی اسواسطی کہ نبی علیہم السلام تجربہ کار ہین اور ولی تابع
ولی کسی صحابہ کبار کے مرتبہ کو نہین پہنچتا ہی انبیا کے مرتبہ کو کیونکر پہونچے
اسواسطی کہ اولیا سے بسبب تصرفات ظاہری اور باطنی کے ایسی چیزین ظہور
مین آتی ہین کہ وہ حالتین مبتدی اور متوسط کے ہوتے ہین چنانچہ ابتدا
مین حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا جو کوئی نام مبارک لیتا تہا اوسکا
سر فوراً گر جاتا تہا اور بزرگون کا ذکر کیا گردن کہ اوس حال کی لکہنے سے
سخن دراز ہوتا ہی جب منتہی ہوئی تو غنا نہ کعبہ کے طواف مین منہ خاک
پر ملتے تہے اور فرماتے تہے الہی عبدالقادر عاصی کو بخش سچ ہے ع

مقربین کو ہوتی بہت ہے حیرانی	کہ جانتے ہین وہی خوف و ہیبت سلطانی

انبیا اور صحابہ سے کوئی حرکت کتاب اللہ اور حکم باری کے خلاف نہین ہوتی تھی اسواسطے کہ انکا حوصلہ مانند دریا کی تھا اور بہت کی اولیا چھوٹی نہر کیطرح ہین جسوقت نہر مین کچھہ بھی پانی زیادہ ہوکنارہ سے باہر ہو جاتی ہے ۵ کسیتک لے

دل شور و نالی مین رہیگا مثل جو	رہ خمش مانند دریا کر اسی ہین جستجو

یعنی سبحان لوکہ اولیا کا نہایت کا مرتبہ انبیا کا سرا ہی محبت اور معرفت اور توحید اور یقین کرنے اور قرب الٰہی اور مشاہدہ اور تجلیات الٰہی اور علم اور حلم اور عقل اور شجاعت اور سخاوت اور سب صفتون مین ارباب قلوب کے نزدیک یہ ٹھہری ہوئی ہی کہ متبوع مثل بادشاہ کے ہین اور تابع مانند امرا اور وزرا اور لشکر کے بھلا یہ لوگ بادشاہ کی رتبہ کو کب پہنچتے ہین گو مال و دولت وجاہ و حشم بہت رکھتے ہون کہ یہ سب رتبہ بدولت بادشاہ کے ہی ایسی ہی حالات اور وقعات ولی کے بطفیل معجزے نبی کے ہین اور یہہ جو فرمایا ہے اِنَّ بِدَایَةَ الْاَوْلِیَاءِ نِهَایَةُ الْاَنْبِیَاءِ یعنی فی حُکْمِ الشَّرْعِ لَا فِی الْقُرْبِ وَالْمُشَاهَدَةِ اسواسطے کہ نبی اپنی نبوت بین جن جن باتون پر مامور ہوئے ہین وہ ولی کو بجا عملمین لانا چاہئی تب ولایت حاصل ہوتی ہی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حق مین فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اس سے ثابت ہوا کہ جبتک ولی سب احکام قران اور شریعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کریگا ولایت اوس کو حاصل نہ ہوگی پس یہی معنی ہین بِدَایَةُ الْاَوْلِیَاءِ نِهَایَةُ الْاَنْبِیَاءِ کی پس نبی ولی سے بزرگ و افضل ہوئے ہر امر مین اگر ولی کی حوصلہ اور کمال مین نقصان نہ ہوتا تو تابع نبی

کا ہونا اور متبوع تابع سے ہر بات مین بہتر ہوتا ہی اسواسطے کہ انبیا سے معجزے خدا تعالی
کے ارادے سے بے خواہش نبی کے ظاہر ہوتی تھے تا کہ وہ معجزے انبیاء
کی نبوت کی دلیل ہون اور خلق ہدایت پائے اور کرامت جو ہی سو ولی کی خواہش یا
اوسکی ریاضت کی نتیجے سے ظاہر ہوتے ہین اگر ولی نے اپنی کرامت پر فخر کیا تو
وہ استدراج ہو جاتا ہی اور اگر فخر نہ کیا تو منفعت ایمان سے یقین حاصل ہوتا ہے
اور حق تعالے کے قرب کی راہ بتاتا ہی پس معجزہ نبی کا امت کی ہدایت کیواسطے ہی اور کرامت
ولی کی خود اس کی ہدایت کیواسطے ہی پس نبی نافع اوروں کے ہین اور ولی نافع اپنا
ہی اور وہ جو کہا ہے اَلْوِلَایَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ یعنی وِلَایَةُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ
نُبُوَّةِ النَّبِیِّ لَا وِلَایَةُ الْوَلِیِّ سو اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہی نبوت سے نبی کی
نہ یہ کہ ولایت ولی کی افضل ہی اسواسطے کہ ولی اپنی ہدایت کا آپ محتاج ہی اور خوف
خاتمہ کا رکھتا ہی اور ولایت نبی کی خود ہدایت یافتہ اور خوف خاتمہ سے بے خوف
ہی ولایت نبی کی کمال کو پہونچی ہوئی اور نبوت یافتہ ہی اور ولایت ولی کی غیر کامل
اور نبوت نہ پائی ہوئی ہی اسیواسطے وہ تابع نبی کا رہتا ہی اس باعث سے اولیا صحابہ
کے مرتبے کو اور صحابہ نبی کے رتبہ کو اور نبی پیغمبر مرسل کے مراتب کو اور مرسل
اولوالعزم کے درجون کو اور اولوالعزم جناب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے مقام کو نہین پہونچتے ہین اس وجہ سے کہ حضرت خاتم النبیین ہین اور زبان خلق کی آنحضرت
کی تعریف اور توصیف مین گنگ ہی اور آپ کو فضیلت اور کمال سب انبیا پر حاصل ہی
اور خدا تعالے نے آپ کی تعریف فرمائی کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ آپکی شان مین نازل ہی کوئی نبی جن وانس کیواسطے مبعوث
نہ ہوا اور مرتبہ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو نہ پہونچا اور کوئی امت

[illegible]

[illegible]

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اور یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کے شرف سے مشرف نہ ہوئے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سے یہہ ہی اشارہ ہے حق تعالے نے سورۂ والعصر مین آپ کی زمانہ کی قسم کہائی اور دوسری جگہہ فرمایا لَعَمْرُکَ یعنی اے محمد تیری زندگانی کی قسم ہی حدیث مین آیا ہے کہ کوہ طور پر حق تعالے نے حضرت موسٰی علی نبینا وعلیہ السلام سے وصف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا موسٰی علیہ السلام نے عرض کیا بارخدایا دوسری کی بات قرب کے وقت مین کیسی روا ہے آواز آئی ای موسٰی اگر تجہکو مین نے اپنا کلیم نہ کہا ہوتا تو تیرا نام پیغمبرون کے گروہ سے باہر کردیتا بہت بڑی گستاخی تونے کی اے موسٰی تو میرا حبیب ہی اور وہ میرا محبوب حبیب اور محبوب مین بڑا فرق ہی اس سے ثابت ہوا کہ مرتبہ محبوبیت کا سب مرتبون سے بلندتر ہی خصوصًا مرتبہ خلت اور کلیمی سے موسٰی علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم ہوا فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یعنے جوتہ اوتارکے یہان آؤ اور حضرت کو شب معراج مین ارشاد ہوا کہ نعلین سمیت آؤ کہ تمہارے ہی نعلین کی گرد سے ہمارے عرش کو تسکین ہو سبحان اللہ کیا مرتبہ جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ کا تہا فرید الدین عطار اپنی کتاب مین بیان فرماتی ہین

مثنوی

جب کیا نعلین کو پاؤن سے دور
کب مع نعلین پاتی راہ ہو
اونکی رتبہ کی نہین ہی انتہا
وہی مع نعلین اپنی پاس راہ
کی جناب حق تعالی مین دعا
طور پر موسٰی نے جب بہرہ پایا
پاؤن سے سر تک ہوی تب غرق نور
در شب معراج شمس والجلال
جا کر درگاہ پر یہ لطف تہا
حضرت موسٰی نے جب دیکہا جلال
امت اون کی کر ہوی ای کبریا
فاخلع نعلیک اونکو وان آیا خطاب
موسی عمران اگرچہ شاہ تھی
سنتی تہی آواز نعلین بلال
اونکی جا کر کی تو دیکہو عز و جاہ
رکہتی ہین یہ قرب حق حضرت بلال
ایسی ہی بارہ پیمبر مرسلین

رکھتی ہی خواہش کہ رب العالمین	امت احمد مین ہم ہوئین شمار	ہمکو حاصل ہو یہ عز و افتخار
گرچہ تہا یہ ان سبہوں کا مدعا	لیک عیسیٰ کو ملا یہ مرتبہ	فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے لَقَدْ خَلَقَ اِثْنَا عَشَرَ نَبِیًّا اَنْ یَکُوْنُوْا اُمَّتِیْ جانا چاہئی کہ حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سی بہتر اور افضل اور سبکی اصل ہین اس وجہ سے
کہ تمام مخلوق آپ کی نور سے پیدا ہوئی **سوال** اگر کوئی کہی کہ حضرت کا نور اول تہا
آخر مین ظہور کیون ہوا جواب جب کوئی بادشاہ کہین کی جانیکا قصد کرتا ہی تو پہلے
مکانون کی طیاری اور آرائش ہوتی ہی پہر امرا و وزرا جاتے ہین پہر بادشاہ
رونق بخش ہوتا ہی ایسی ہی حق تعالے نے زمین بنا کے فرشتون کو پیدا کیا
کہ ان سے سب بندوبست اور زینت آسمانون کی ہوئی پہر جن پیدا کئے
کہ یہ زمین کو درست کرین پہر حضرت آدم اور اور پیغمبرون کو علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ
والسلام بہیجا بعد سب کے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب انبیا کے
بادشاہ ہین رونق بخش ہوئی حضرت شیخ نجم الدین رازی مرصاد العباد
مین فرماتے ہین کہ معرفت حق تعالے کی حضرت آدم علیہ السلام مین مانند
دانہ گندم کی تہی اور پیغمبرون کے زمانہ مین مثل آٹی کے ہوئی اور ہماری
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین جیسی روٹی طیار کہ اس سے زیادہ اور مرتبہ
ہو نہین سکتا ہے قیامت تک یا جیسی پہول کا درخت کہ اول سبزہ
اوگا پہر شاخ و برگ طیار ہوئے پہر پہول لگا پہر آخر سب سے
میوہ لگا ایسا ہی معرفت اور انبیا علیہم السلام کی وقت مین اوگی اور پہولی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین
اسکا میوہ لگا پوشیدہ نہی کہ بعد انبیا کی افضل و اشرف حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
الصدیقین ہین اور بعد اون کی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سید العادلین ہین

۱۳ یعنی حضرت آدم سے عیسیٰ تک بارہ پیغمبر ہیں ان کا سا امت احمد ہوں ۱۲

بعد اون کے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سید العارفین ہین
اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سید المجاہدین ہین
اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین تمام اولیا امت اور صدیقون اور شہیدون
اور علماسی بہتر ہین گو اون سے کشف وکرامت اور خرق عادت اور عجائب
اور غرائب ظاہر نہ ہوئی ہون نقل ہی حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سی کشف وکرامت ظاہر نہ
ہوا اور اولیا امت اور علماسی ظاہر ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی فرمایا صحابہ
کا ایمان کامل تہا کشف وکرامت کی کچہہ حاجت اون کو نہ تہی اور اورونکا ایمان ضعیف
تہا اور کشف وکرامت سے اون کو قوت ہوتی تہی اسواسطے وہ اسکی محتاج تھے
ورنہ اون کے ایمان مین خلل آجاتا اور صحابہ کے وقت مین وحی اترتی
تہی اور روات پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشوا
کی موجود تھے بزرگون نے فرمایا ہے کہ عالم دو ہین ایک عالم
کبرے اور ایک عالم صغرے عالم کبرے سوا ہے عرش وکرسی
لوح وقلم آسمانون اور زمینون کے اور وہ عالم مقام ہی علم
اللہ اور توحید حقیقی اور تجلیات اور مشاہدات الہی اور قرب
اور رضا حق تعالے کا اور عالم صغری عرش سے تحت الثرے
تک ہے سمجھہ اور سیر صحابہ کے عالم کبرے مین تھے نہ عالم
صغرے مین اسواسطے کہ صرف عالم صغرے کی سیر سے اون
کو کچہہ فائدہ نہ تہا جس شخص کو آسمانون زمین کی سیر وگشت
کی رغبت ہو اوس نے اپنی عمر ضائع کی اسوجہہ سے کہ حضرت

اسرافیل علیہ السلام صور منہ مین لئے منتظر حکم کے ہین کہ جب حکم ہو کہ مین سب کو درہم وبرہم کر دون پس فانی کی تسبیح اور سیر بیہودہ ہے خواہ اپنی خواہش سے ہو خواہ بے خواہش حاصل ہو سفر یا اللہ تعالے نے اَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ یعنی باوجود اس عظمت اور بزرگی او عجائب اور غرائب کے منتبہ ہو جائین گے پس مقصود حق تعالے کی رضا ہے ف

دولت سے اس ہرا کی تیری ثنا بہت ہے
اور اوس جہان کی نعمت تیری لقا بہت ہے

اس سبب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب جمیع اولیا سے بہتر ہین جمہور علما اس بات پر متفق ہین کہ حضرت امام اعظم اور اویس قرنی رحمہما اللہ تعالے خیر التابعین ہین پس جس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایکبار دیکھا اور اون کے فرمانے پر عمل کیا وہ امام اعظم اور اویس قرنی سے بہتر ہین اور اوس مین ایک نکتہ ہی کہ جو کوئی حضرت رسالت پناہ کی وقت مین نافرمانی کرتا تھا کافر ہوتا تھا اور اگر ظاہر مین فرمان بردار اور باطن مین کراہت رکھتا تھا تو وہ منافق ہوتا تھا اور بعد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف بہت کام کئی جاتے ہین اور کفر نہین ہوتا سنت کے انکار مین البتہ کفر ہوتا ہے اس سبب سی اصحاب سب اولیا امت سی بہتر ہین کہ انکا مقصد ظاہر و باطن مین طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رضا انکی تھی اور نفسانیت کو اوسمین دخل نتھا اور اس زمانہ مین ہر امر مین شراکت نفس کی ہوا کی

ف یعنی کیا نہین دیکھتے سلطنت مین آسمانون اور زمین کے اور جو اللہ نے بنائی کوئی چیز اور یہ کہ شاید نزدیک پہنچا ہو وعدہ اون کا ۱۲

ہو یا بمعنی یہ بات بلا شک خلاف رسول علیہ السلام کے ہی جس طرح جہاد کیو اسطے مردانگی لازم ہو اور باہر جبا دسی دعوی کرنیین مردانگی او رنامردی برابر ہے یہی نسبت ہی اصحاب کبار اور ادن سے تھے عزیز مین اصحاب رضی اللہ عنہم ایسے دلاور تھی کہ خدا و رسول کی بہی اطاعت کرتے تھی اور بال عیال اور طلب رزق حلال بہی رکھتے تہی اور غزا ظاہر کی کافرون سے اور باطن کی نفس و شیطان سی کرتے تہی اور فقر و فاقہ اور رات کو تنہائی کی عبادت پسند تہی اور اولیائی امت کو یہ سب باتین میسر نہین رسول مقبول علیہ السلام کی متابعت ظاہری و باطنی مین عاجز تہی جہاپنر ہے کہ جو شخص اسو اسطی بندگی کرے کہ مجکو کشف و کرامت اور خرق عادت اور سیر آسمان و زمین کی حاصل ہو تو وہ شخص عابد ان تینن چیزون کا ہی عابد حق کا نہین ہی اپنی عمر مفت مین ضائع کی اس واسطے کہ یہ سب باتین نفس کی خواہش سی ہین حق تعالے کی رضامندی کیو اسطے نہین اور اللہ تعالے سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور طلب حق اور غرض او سپر روشن ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِغَیْرِہٖ فَہُوَ شِرْکٌ فِی الْبَارِیْ طاعت بامید جزا کے شرک خفی ہی اور طاعت واسطی غیر خدا کے تمام نفی ہے بندگی کی مزدوری لینا مزدورونکا کام ہی خاصونکا عبادت سی مقصود حق تعالے ہی طالب کو چاہئے کہ خدا تعالی کی رضا اور لقا کا طالب ہو اور یہ دونو باتین عبادت مین مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہین فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ سے یہی مطلب ہی فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے

الاستقامة افضل من حصول الكرامة اور محققین نے یہی فرمایا ہی
استقامت کو طلب کرو اور کرامت طلب مت کرو اس واسطے کہ حق
تعالیٰ تم سے استقامت چاہتا ہی اور نفس کرامت کا خواہان ہی الله تعالیٰ چاہتا ہی کہ بندہ میرا قرب حاصل کرے
والله یدعوا الی دار السلام اور خواہش نفس کی بعید حق تعالے سے ہے کہ
ان النفس لامارة بالسوء الله تعالے کا جو انبیا اور اولیا پر انعام ہی
سو استقامت ہی اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم
سو یہ ہی مراد ہو العبیر نیز عبادت اور خدا کی طلب کے دو معنی ہین ایک
یہ کہ خدا کو اپنے واسطے طلب کرے اسکو سلوک کہتے ہین فاذکرونی اذکرکم
ایسی ہی عبارت ہی دوسرے خدا کو خدا کے واسطے طلب کرے اوسکو جذبہ کہتے ہین
یحبهم و یحبونه سے یہ ہی اشارت ہی جو شخص خدا کو اپنے واسطے طلب کرتا ہی
اوسکا نشان یہ ہی کہ رنج و بلا مین اوسکو ایک مزہ اور کیفیت حاصل ہوتی ہی
بموجب ضرب الحبیب لذیذ نقل ہی حضرت بایزید رحمۃ الله علیہ رنج و بلا
مین دعا کرتے تھے کہ الہی تو نے روٹی دی سالن بھی عنایت کر یعنی بلا پر اور بلا
چاہتے تھے اسواسطے کہ بلا مین ایسا مزہ ہی پوشیدہ کہ بغیر چکھے معلوم نہین
ہوتا ہی ع جو کوئی لذت بلا سمجھے درد کو بہتر از دوا سمجھے فرمایا پیغمبر خدا
صلے الله علیہ وسلم نے البلاء بالولاء اور فرمایا اشد البلاء علی الانبیاء
ثم الاولیاء ثم المومنین اور یہ فرمایا کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
مراد باطنی ایذا ہے اس واسطے کہ جیسی حضرت سب نبیون پر بڑے تھے
اون کی ایذا بھی محبت الہی مین سب سے بڑے تھے اور فرمایا الله تعالے نے
وکاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر فما وهنوا لما اصابهم

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ

نوان باب ۹ کرامت اور کیفیات وجد و سماع اور جذبیت کی بیان مین

الغیبہ پر اللہ تعالے نے ہر شخص کے دلمین دو چیزین رکھین ہین ایک روح ایک نفس موکل روح کا ایک فرشتہ ہے اوسکو لمہ ملکی کہتے ہین وہ ازراہ الہام کے طاعت اور ریاضت عبادت اور حسنات کیطرف رجوع کرتا ہے اور موکل نفس کا شیطان ہے اوسکو لمہ شیطانی کہتے ہین وہ رغبت دلاتا ہے غفلت اور عصیان اور بدعت اور ضلالت کیطرف فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ قَرِیْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنَہٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ پس اگر شیطان اسلام نہین لاتا ہی کافر رہتا ہی نفس بھی ویسا ہی رہتا ہی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّفْسُ ھُوَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ رباعی

اے دل تو کبھی مطیع فرمان نہوا	اور اپنے گناہ سے پشیمان نہوا
قاضی و فقیہ و مفتی و دانشمند	سب کچھ تو ہوا مگر مسلمان نہوا

ایضًا اَلْھَوَاءُ اَبْغَضُ اِلٰہٍ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰلِھَۃِ فرمایا اللہ تعالے نے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ او بیچارہ غفلت سی جانتا ہی کہ مین بندہ خدا کا ہون سو خاطر مین تری رہتی ہے جو چیز کہ موجود دارین مین وہ شی ہی تری مونس و معبود فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا شَغَلَکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ الغرض جب سالک وادی طریقت مین آتا ہی تین میدان اوسکو آگے آتے ہین ایک فنا فی النفس دوسری فنا فی الروح

تیسرے ہو فنا فی اللہ پہر فنا فی النفس مین دو چیزین پیش آتے ہین ایک اعلے
دوسرے اسفل اگر اعلے کی طرف کہ جسکو عروج کہتے ہین میل کیا
تو تین حال پیش آتے ہین ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت اگر اسفل
کی طرف کہ دنیا اور راحت نفس سے میل کیا وہان بہی تین حال موجود
ہوتے ہین استدراج اور حیوانیت اور کہانت استدراج اوس کو
کہتے ہین کہ لمہ شیطانی اوس کے دل مین وسواس ڈالے کہ شریعت
کو مسئلہ کے موافق رہنا دنیا دارون کا کام ہے اور خدا کا کام تو اور ہے
چیز ہی پس یہ سمجھ کر حدود شرع سے تجاوز کرکے ریاضت اور محنت
شاقہ اپنے اوپر لازم کرلے اور وہ انجام کو پہنچ جای بموجب قولہ تعالی من کان یرید
حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الآخرة من نصیب
کی اور چیزین عجائب وغرائب اوسکو حاصل ہوتی ہین اور استجابۃ الدعوات
ہوجاتا ہی جیسے فرعون کو یہ باتین میسر تہین مگر از روے غضب کے تہین نہ
از راہ لطف تمام شب محنت اور ریاضت کرتا تھا اور بسبب استدراج
کے کوئی چیز مرغوب اوس کو حاصل ہو جاتی تہی اوسی
سبب سے انا ربکم الاعلی کہا اور مردود درگاہ ہوا رفتہ رفتہ
فاخذه الله نكال الآخرة والاولى کی نوبت پہونچی چنانچہ فرمایا اللہ
تعالے نے سنستدرجهم من حیث لا یعلمون اور
جتنا وہ گناہ زیادہ کرتے ہین ہم اون کو نعمت زیادہ دیتے ہین
یہانتک کہ اونکو توبہ فراموش ہو جاتی ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اذا رأیت ان الله ینعم علی عبده وهو مقیم علی معصیته فاعلم انه مستدرج

یعنی اللہ تعالے نے اوس کو ڈھیل دی ہے کہ اور وہ گناہ میں ڈوبے
تو اور زیادہ عذاب کا مستحق ہو اور اگر اوسکو بسبب گناہ کو جلد تنبیہ کرے
اور پکڑے اسواسطے کہ وہ بندہ توبہ کرے تو جانو کہ یہ عنایت ایزدی ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ فَلَا جَزَاهُ فِي الْآخِرَةِ
وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ خَيْرٍ فَجَزَاهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ الْبَلَاءُ وَيُوَسِّعَ
عَلَيْهِ فِي الرِّزْقِ وَمَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَرٍّ جَزَاهُ فِي الدُّنْيَا الْأَمْرَاضُ وَالضِّيقُ
فِي الْمَعِيشَةِ وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ شَرٍّ فَجَزَاهُ فِي الْآخِرَةِ تو جاننا چاہیے کہ جو
شخص ریاضت اور محنت واسطے خواہش نفس اور دنیا کے راحت کی کرتا ہے
اور اوس سے عجائب اور غرائب چیزیں ظاہر ہوں بوجہ خرق عادت کے
وہ استدراج ہے اور پہچان استدراج کی یہ ہے کہ اوسکی آنکھ اپنی نفس
کے عیب کے دیکھنے سے اندھی ہوتے ہیں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا أَعْمَاهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ
بِعَبْدٍ خَيْرًا الْبَصَرَهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ معلوم ہوا کہ اپنی عیبوں
کو نہ دیکھنا خدا کی درگاہ سے مردود ہونے کی نشانی ہے
جیسا فرعون کہ باوجودیکہ اوس کو برص کی بیماری تھی اور
نامرد تھا اور سر پر سینگ رکھتا تھا اور اپنے عیب بموجب
بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ کے جانتا تھا لیکن
بسبب انانیت کے عیوب نفس سے اوس کی آنکھیں کور تھیں
معلوم ہوا کہ جسکو دعوے انانیت کا ہوتا ہے اوس کے آنکھیں نفس کے
عیوب دیکھنے سے اندھی ہوتی ہیں ایسی ہی عبادت و ریاضت

کرتا ہو لیکن خود شناس نہین ہویگا اور علم اللہ کا کہ جس کو خود شناسی
اور خدا شناسی کہتے ہین حاصل نہو گا اور یہ پندار و غرور اسکا زیادہ ہوگا
اور خدا کا دشمن ہوگا مصداق آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا
اور اس پندار و غرور مین اندیشہ زوال ایمان یا محبوبیت کا ہوتا ہی موافق حدیث
مَنْ تَعَبَّدَ بِلَا عِلْمٍ خَبَطَ اَوْ مَاتَ کَافِرًا ایمان علم سے مراد علم اللہ کا ہی جس کو خود شناسی
اور خدا شناسی کہتے ہین اور یہ ہی نتیجہ عبادت کا ہی از روی متابعت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے قول او فعل اور اعتقاد مین اور جو شخص حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو کر عبادت کرتا ہی عجیب و غریب چیزین اوس سے
بوجہ استدراج کے ظاہر ہوا کرتی ہین اور مستجاب الدعوات بھی مثل فرعون کی
ہوجاتا ہی اور جو کچھ خدا سے چاہتا ہی حاصل ہوتا ہی یہ سب خدا ہی
پاک کا قہر و غضب ہی اسکو رحمت نہ سمجھے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا اَبْعَثَ اِلَیْہِ مَلَکًا فَقَالَ اَظْہِرْ
عَلَیْہِ نِعْمَتِیْ فَاِنِّیْ اُبْغِضُہٗ وَاُبْغِضُ صَوْتَہٗ وَاُبْغِضُ اَنْ یَّسْئَلَنِیْ وَ
یَدْعُوَنِیْ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَبْعَثَ اِلَیْہِ مَلَکًا فَقَالَ سَلِّطْ عَلَیْہِ
الْمُصِیْبَاتِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ وَاُحِبُّ صَوْتَہٗ وَاُحِبُّ اَنْ یَّسْئَلَنِیْ وَیَدْعُوَنِیْ
الحاصل جو چیز کہ استدراج کے رو سے حاصل ہوتی ہے
اوس سے ایک بڑا غرور پیدا ہوتا ہے سوال عبادت
شاقہ سے ضعیف بدن ہوتا ہے جواب یہہ بات سنت
و شرع کے خلاف ہی اسواسطے کہ حفاظت جسم کی اور صحیح سالم
رہنا فرض او دین مین بہتر ہے فرمایا رسول علیہ السلام نے

العلوم علمان علم الابدان وعلم الادیان وعلم الابدان
مقدم من علم الادیان اسواسطے علم بدن کو بہتر کہا کہ صحت بدن سے ہی
دین حاصل ہوگا اور جب بدن ضعیف ہوا دین اور عبادت ناتوان سے گیا
بندگی کیسی ہو سکے گی حدیث میں ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں
اور گوشت اور شیرینی وغیرہ کھانا میں نے سب ترک کیا حضرت نے
فرمایا کہ میں تو کبھی کھاتا ہوں اور کبھی روزہ رکھتا ہوں اور گوشت
اور شیرینی بھی کھاتا ہوں جو شخص میری متابعت نہ کرے وہ مجھ سے نہیں
اسواسطے کہ گوشت اور شیرینی طبیعت کی حفاظت کیواسطے ہے نہ واسطے
حظ النفس کے اس سے ذکاء طبیعت اور ذہن کی اور قوت دل کی ہے
چنانچہ شہد کو آدمی کی شفا حق تعالے نے فرمایا ہے اور گوشت کا بھی
یہہ ہی حکم ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے عَلَيْكُمْ بِاللَّحْمِ فَاِنَّهُ يُحَسِّنُ الْخُلُقَ
وَالْخَلْقَ وَيَزِيدُ قُوَّةَ اَرْبَعِينَ رَجُلًا اور فرمایا اَكْلُ الْعَسَلِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ
دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ اور فرمایا اَكْلُ الْبَيْضِ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَزِيدُ قُوَّةً وَيَذْهَبُ
ضُعْفَهُ وَاَعْطَى اللّٰهُ لَهُ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً وَلَوْ كَانَتْ زَوْجَتُهُ عَقِيمَةً
شمائل النبی کی شرح میں مرقوم ہے کہ گوشت سے نفرت نکرے
مگر بیمار اور گوشت اہل جنت کیواسطے سید الطعام ہوگا جنت
میں علاوہ ابن ماجہ وغیرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اَللَّحْمُ هُوَ سَيِّدُ الطَّعَامِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
عَنْ سَلْمَانَ سَمِعْتُ حَمَلَةَ تَنَا يَقُولُونَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم اللحم وهو يزيد في السمع و
هو سيد الطعام في الدنيا والآخرة حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ اللحم يصفي اللون ويحسن الخلق ومن تركه اربعين
يوما ساء خلقه حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ گوشت
کے کہانے سے عقل زیادہ ہوتی ہے اور نہ کہانے سے بدخلقی
بڑہتی ہی حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کچہہ ہول قیامت کا احوال بیان فرماتے تہی حضرت صدیق او
علی مرتضی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم سے
حضرت عثمان بن مظعون کے گہر مین جمع ہو کے اس بات پر اتفاق
کیا اور قسم کہائی کہ باقی عمر دن کو روزہ رکہین اور تمام شب بندگی کرین
اور فرش پر سونا اور گوشت اور شیرینی اور روغن کہانا اور عورتون کی
پاس جانا اور سب دنیا کی کل لذتین ترک کر کے کملی اوڑہ کے جہان کی سیاحی
کرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر پہونچی فرمایا کہ جو کچہہ تم نے فکر
کی ہی ہم اس بات پر مامور نہین ہین نفس کا تم پر حق ہی روزہ بہی رکہو
اور افطار بہی کرو اور رات کو جاگو اور سوؤ بہی شیرینی اور روغن کہاؤ
بہی البتہ نفس کی خوشی سے دور رہو اور عورتون کو حلال جانو فمن رغب
عن سنتي فليس مني اور یہہ آیت نازل ہوئی يا ايها الذين
امنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعتدوا ان
الله لا يحب المعتدين وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا واتقوا الله
الذي انتم به مؤمنون تہ اپنا مختار اگر جانے ہے میان

کرو مین نہین ہے ۵۴ یعنی اے ایمان والو حرام نہ کرو پاکیزہ چیزون کو جو تمہارے واسطے خدا نے حلال کی ہین

امرِ حق کو بجا لا ہر زمان + الغرض جو آدمی ریاضت مجاہدہ ہی اور کاوش اور ترک اخلاق ذمیمہ سے صفت ملکیت حاصل کر سکتا ہی اور جن کو یہ صفت حاصل ہوتی ہے انکو رجال الغیب کہتے ہین اور اون کے مرتبے علیحدہ علیحدہ ہین جیسے ابطال اور ابدال اور اوتاد اور سیاح اور غوث اور قطب اور قطب الاقطاب بعضے بزرگ فرماتے ہین کہ ہر شہر مین ایک قطب ہوتا ہی اور قطب الاقطاب سب کا قطب یہہ سب دنیا کے نگہبان ہین مگر نبوت کے مرتبے کو نہین پہونچ سکتے ہین اسواسطے کہ سب پیغمبرون کے زمانہ مین ہوتے چلے آئے ہین چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین حضرت خواجہ اویس قرنی قطب تھے اور یہ اوسنے مرتبہ نبوت کا ہی جس طرح ملائکہ مقربین کو خدمتین جناب باری سے سپرد ہین چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام کو خدمت وحی کی اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو پانی برسانے کی اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کو خدمت قبض ارواح کی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو خدمت صور کی ایسے ہی رجال الغیب بھی انتظام عالم کیواسطے مامور ہین کوئی بادشاہ اور نائب کی طرح کوئی مثل شحنہ و کوتوال کے کوئی مانند معتمدان اور مصاحبان شہر کے جو کوئی مرتبہ ملکیت سے بڑھتا ہی تو وہ مقام روحانیت کو پہونچتا ہی اور روحانیت سے مقام رحمانیت مین پہنچ کر خلیفہ حق ہوتا ہی اور نیک و بد عالم کا خدا کے حکم سے رجال الغیب سے پوچھا جاتا ہے شرح ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے باب پنجشم مین گذری وہان دیکھنا چاہئے نقل ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ خواجہ علاؤالدین عطار سے ایک روز فرمایا کہ مجھکو اللہ

تعالے نے مرتبہ قطبیت مین مخیر کیا تو چاہون تو اختیار کر دن ہنو ختیار نکیا اگر تمکو بھی اس امر مین اختیار دین تو بہتر یہ ہی کہ اختیار نہ کریو اگر درس جبرئیل و صفوت آدم او رخلت ابراہیم اور شوق موسے اور طہارت عیسی اور محبت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین تمکو دین ہرگز راضی ہنو جیو اور ہمت کو بلند رکھیو جس چیز کیطرف سر جھکاؤ گے ستر شدہ ہوگے اسواسطے کہ مقام مطلوب کو حاصل ہونیکو وسیلے ہین عین مطلوب نہین ہین مطلوب کی وسیلے کو عین مطلوب جاننا باعث حجاب کا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِغَیْرِہٖ فَهُوَ شِرْكٌ بِالْبَارِیْ مطلب یہہ کہ اللہ سی محبت کرتے اللہ ہی کے واسطے ایسی ہی فرمایا اللہ تعالے نے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ حضرت امام ہشم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے قطب انکے مذہب کے تابع تھے اور اون کی اجتہاد پر عمل کرتے تھے تابع متبوع سے بہتر نہین ہو سکتا مثل حضرت امام اعظم اور حضرت خواجہ اویس قرنی خیر التابعین ہین جسنے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اکبار دیکھا اور آپ کی فرمانے پر عمل کیا وہ شخص ان دونو صاحب سے بہتر ہے اور اولیائی امت اور قطب وغیرہ سی اصحاب بہتر ہین اور صحابہ سی انبیا اور انبیا سے مرسل اور مرسل سے اولو العزم اور اولو العزم سی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ کسی فرشتہ کو حق تعالے نے وہ دستدست دی ہی کہ بشر کو نہین دی ہے چنانچہ حضرت جبریل کی آواز سے حضرت شعیب علیہ السلام کی امت خراب ہوئی اور زمین حضرت لوط علیہ السلام کی امت کے زیر و زبر ہوئی لیکن وہ پیغمبرون سے

افضل نہین اگرچہ حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام اس امر مین عاجز تھی
ایسی ہی اگر حق تعالے آدمیون مین سے کسی آدمی کو کہ قطب ہو کسی
قسم کی قوت اور قدرت دی وہ اصحاب اور تابعین اور دوازدہ امام اور مجتہدون
سے بہتر نہ ہوگا منکر نکیر کہ دنیا کے نئے مردون کی خبر رکھتے ہین اور شیطان
کہ احوال عالم سے اوسکو خبر رہتی ہی اسکا کیا اعتبار اور قطبون کو بسبب حصول
حالت رحمانی کے احوال عالم کی خبر رہتی ہی اور حکم الہی سے تمام جہان کے
کامونکا انتظام اور بند وبست کرتے ہین یہ کوئی تعجب کی بات نہین اس
واسطے کہ یہ مقام نہایت مقام ملکیت کا ہی اور تفرقہ نورانیت اور اوسکی
نور در نور کا ہی اور اوسکا نور خدا کے نور کا حجاب ہوتا ہی اور روحانیت
اور رحمانیت کہ جس مین اللہ کا علم اور مشاہدہ اور تجلیات جمع و جمیع ہی
اور نور اللہ کا بیچ نور اللہ کے ہے مثال اسکی جیسے بہشت مین حور اور قصور
اور انہار اور اشجار وغیرہ کہ سب نور ہین پس وہ نور اللہ کے نور کا حجاب
ہوتا ہی چنانچہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسی موقع مین اَلدُّنْیَا حَرَامٌ
عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰہِ
ایضًا حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سوال ملکیت کہ خود نور ہے
خدا کے نور کا کیسے حجاب ہوسکتا ہی جواب کسی فرشتہ علوی یا سفلی
کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوا مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
ایک بار سو قیاس کرنا چاہیئے کہ روحانیت اور رحمانیت سے ملکیت بہتر
نہین ہے اگر بہتر ہوتی تو حضرت خواجہ خضر اور حضرت الیاس
علیہما السلام کہ وقت کے پیغمبر تھے قطب ہوتے قیامت کے دن تک

جیسی مرتبہ نبوت کا ایک ہی لیکن مراتب مین فرق ہی بموجب آیہ شریف تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ ایسی ہی ولایت ایک ہی اور درجی اوسکے متفاوت ہیں مرتبہ قطبیت کا اوسط مرتبہ ولایت کا ہی اور انتہا ولایت کی منتہی جانتے ہین اس کی شرح طویل ہی سمجہنے کے واسطے اسقدر کافی ہی الحاصل عالم ناسوت کی سیر اور اوسکی حقیقت کا دریافت کرنا اور اوسمین متصرف ہونا چہوٹی بات ہی بلکہ علم اور سیر زمین وزمان ہور لوح محفوظ کی کہ عالم صغیر کے اور علم مخلوق سے ہے خالق کے علم سے دور ہی یعنی طالب کا متوجہ ہونا طرف دریافت کرنے حالات اور وقعات آسمانون کی اور لوح محفوظ وغیرہ کے کہ یہ سب فنا پذیر ہین بیفائدہ اور بیہودہ ہی سیر عالم کبیر کی ہی کہ مراد علم اللہ اور توحید اور مشاہدہ اللہ تجلیات اور سیر الی اللہ اور مع اللہ اور فی اللہ اور للہ اور باللہ سی ہے بیان اوسکا دراز ہے منازل السائرین مین ہم نے لکہا ہی یہان اسیقدر پر اکتفا ہی عالم ناسوت کی سیر اور تصرف اس عالم پر کہ قطب کیواسطے حاصل ہوتی ہی سیر عالم ملکوت وجبروت ولاہوت سی نیچے کا درجہ ہی مقربان عنداللہ اسطرف متوجہ نہین ہوتے ہیں اسطرح کہ شیطان کو بہی یہ علم اور اس عالم کی سیر اور اوس مین تصرف حاصل ہی بلکہ جن وانسان کے دلون کی خبر رکہتا ہے اور آدمیون کے جسم کے اندر دوڑتا پہرتا ہی چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ تو اس صورت مین عالم

[illegible]

ناسوت کے علم اور سیر اور تصرف کا کیا اعتبار چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین منافق بہت لعنۃ اللہ علیہم ایسی ہو گئے تھے کہ تمام شہر
سے تھے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم دل
جمعی ادا رکھتے تھے اون کی طرف متوجہ نہین ہوتے تھے اگر ہوتے تو خدا
سے اگلی رہتی نماز مین نقصان ہوتا اسواسطے کہ الصلوۃ معراج المؤمنین اور معراج مین
غیر کے خبر رکھنا حرام ہی اور آدمیون کے دل کی خبر رکھنا خدا تعالے سے کیطرف
سے مونہ پھیرنا ہی اور عالم کثیف کا نقصان کرنا ہی جس طرح ظاہر کا منہ کعبہ کو
پھیرنا نماز کو فاسد کرتا ہے ایسے ہی باطن کا مونہ پھیرنا خدا تعالے کی
طرف سے مقربان درگاہ کی نماز فاسد کرتا ہی حدیث مین ہی کہ ایک روز
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اونٹ خاص لشکر مین سے
گم گیا ہر چند ڈھونڈھا نہ پایا اور وہ لشکر کے پاس ایک ببول کے درخت
کے نیچے بیٹھا تھا جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اوسکی
خبر دی تب معلوم ہوا قیاس کیا چاہی کہ اگر سیر عالم ناسوت کی بہتر ہوتی
تو حضرت اور اصحاب کرام اختیار کرتے سیر عالم ناسوت دل کو خراب اور تفرقہ
پیدا کرتی ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے لشکر مین ایک اونٹ مست ہو گیا تھا حضرت تجدید وضو
کے واسطے نکلے تھے کہ وہ اونٹ حضرت کا دفعتاً چھوٹ گیا اور ایک
شور لشکر مین پڑا اونٹ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
چلا جتنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے کنارہ فرماتے تھے
وہ جناب پاک ہی کی طرف چلا آتا تھا زیادہ شور اور خوف اصحاب مین پڑا

له نماز معراج مومن کی ہے ۱۱

پھر اسوقت وہ اونٹ نزدیک پہونچا حضرت کے سامنے سر جھکا کے دو زانو بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہین کہ مین کیون سست ہوتا ہون فرمایا بیان کر اوسنے کہا کہ حضرت مجھ پر سوار نہین ہوتے ہین اس وجہ سے مین سست ہو جاتا ہون اگر آپ ایکبار بھی مجھ پر سوار ہون تو مین وعدہ کرتا ہون کہ ہرگز سست نہون اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا پر تہمت لگائی تھی کہ لائق بیان کے نہین ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اون باتون سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کشیدہ ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوس سے منزہ اور مبرا تھین جب اٹھارہ آیتین اونکی پاکی اور اظہار عفت مین حق تعالے نے بھیجین تب خاطر مبارک رسالت پناہ کی جمع ہوئی کہ جھوٹ تھا تو معلوم ہوا کہ عالم ناسوت کی غیب والی حضور قلب کی مجبوری ہے حق پاک کا مشاہدہ اوس سے حاصل نہین ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہدو اون لوگون سے کہ مین نہین کہتا ہون کہ میرے پاس خزانہ ہے اللہ تعالے کا جو روے زمین پر ہے کہ تم جو چاہو سو مین لادون اور مین غیب کی بات جو تمہارے یا غیر کے دلمین ہے نہین جانتا ہون اور نہین کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون کہ قوت ملکی سے جو چاہون سو کرون مین تو تمہاری طرح ایک آدمی ہون لیکن اتنا ہے کہ جو خدا کا حکم میری

طرف ہوتا ہی اوسکی متابعت کرتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام سی کافرون نے کہا کہ جو لوگ تمپر ایمان لائی ہین ظاہر مین
لائے ہین دل سے نہین لائے ہین آپ نے فرمایا ہمارا
عمل ظاہر پر ہے باطن کا علم اللہ کو ہے فرمایا اللہ تعالے نی
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ اَنْفُسِهِمْ اِنِّیْ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنی حضرت نوح
علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے ان کے دلون کے صدق و اخلاص
کا حال خوب جانتا ہی اگر مین کچھہ حکم کرون کہ ان کے باطن کا یہ حال ہی
تو اوس وقت مین ظالم ہون اسواسطی کہ انبیا کو حکم ظاہر کا ہے
کچھہ باطن کے معلوم کرنیکا حکم نہین ہی اگر غیب دانی بہتر ہوتی
تو انبیا کو ہوتی مخفی نرہے کہ اگر کسیکو مقام علم ناسوت کا
حاصل ہو اوس کو چاہئی کہ شیطانیت اور رحمانیت کا
فرق جانے اور دونوں مین تمیز رکھی صورت مین دونو حال
مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن ایک حال مقبول ہی اور ایک
مذموم جیسی قناعت اور بخل کا ایک رنگ ہی قناعت مقبول
ہی بخل مذموم سخاوت اور اسراف کی ایک صورت ہی سخاوت
مقبول ہے اسراف مذموم تواضع اور چاپلوسی کی ایک شکل ہی تواضع
مقبول ہے اور چاپلوسی مذموم رشک اور حسد کی ایک وضع ہی
رشک مقبول حسد مذموم وقار اور تمکین و تکبر ایک ہی وقار و
تمکین مقبول ہے اور تکبر مذموم آپ انصاف کرو اور گوش جان
سی سنو کہ عالم ناسوت کی سیر کی مقید و پابند ہونے مین عالم

ملکوت اور جبروت اور لاہوت کا نقصان ہی اگر بہتر ہوتا تو حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم
اجمعین کو حق تعالے حکم فرماتا اس کام کیواسطے عالم ناسوت کی مثال
یون سمجھنا چاہئے کہ ایک مکان کے چار درجے ہون درجہ اول مقام ہو
جن وانسان اور فرشتے اور جنگلی جانور اور سیڑیون کا اور جانورون
کی پہنال اور دانہ طیور اور حرص اور ہوا اور کبر وریا اور حسد اور بخل
سی معمور ہو اور جو لوگ کہ صفت اُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ
سے موصوف ہین اوس مین رہتے ہون اون کے دلون مین جو بغض
وحسد وہوا وحرص اور دنیا کی محبت کی نجاست اور اخلاق ذمیمہ اور کبر
وحیلہ بھرا ہے اوسکی خبر لینا دل کو مکدر اور میلا اور تفرقہ
پیدا کرتا ہے کسی پیغمبر کے واسطے ایسی حکم نہ تہے کہ ہمیشہ کشف
قلوب اون کو ہو یا ہمیشہ ہوا پر اوڑین یا پانی پر چلتے ہون اس
واسطے کہ یہہ معاملہ عالم ناسوت کا ہی اور معاملہ عالم ناسوت کا اون کی
نگاہ مین بعید اور ہیچ تہا اور مثال ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے
بیان مین یہہ ہی کہ ذات حق تعالی جلشانہ کی مانند دریای بیکران کے ہے
اور فرشتے اوس دریا کی پانیسی سوالذات قدوسیت کی کہ اوسکی صفت ہی اور کسی
شکل کی بو اور میوی کے مزہ سے کہ اوسکو پہنچتی ہین خبر نہین حالانکہ وہ پانی سبمین
محیط ہی جسوقت اوس دریا نے چاہا کہ طرح طرح کا رنگ اپنا کہ اشارہ
صِبْغَةَ اللهِ سے ہی اندر قسم قسم کی لغتین عیان کرے اٹھارہ ہزار عالم
عالم ظہور مین لایا اور آدمیکو اسواسطے کہ مرتبے اوسکے بہت ہین بنایا

سلہ یہ لوگ مانند چارپاؤن کے ہین بلکہ وہ زیادہ گمراہ ہین ۱۲ صبغۃ رنگ دیا ہمکو اللہ نے ۱۲

نباتات اور اشجار کے پیدا کیا ہے بجائے خس و خاشاک کرا و ربعضے بجائے درخت
بے پہل کے جو جلانے کے لائق ہے اور بعضے بجائے پہولون کے کہ صفت ملکیت ہے
اور بعضے کو بجائے میوؤن اور رنگت کے کہ روحانیت اور رحمانیت ہے اور بعضے
کو بجائے لذت اور میوون کے بعد اوسکے اوس دریا کا پانی نباتات مین سمایا ہوا
اگرچہ تمام خس و خار گل و ریحان زہر قاتل اور نیشکر مین اوسی ہی پانی کا ظہور ہے
اور شاخ و برگ بہانہ لیکن شیرین اور ترش و تلخ میوہ مین کہ اعلے اور اوسط
اور ادنے مشرم کا ہے اور رنگارنگ پہولون اور میوؤن کے مزے اور بو
مین امتیاز چاہئے اور کفر و شرک و بدعت و ضلالت کے زہر قاتل مین اور
اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان کے نیشکر مین فرق ضرور ہے جیسا
اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ[ا] اور جو کوئی اللہ
کا قرب سوائے شریعت کے راہ کی چلنے وہ کافر ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ پانی
کا دیکہنا چکہنا ملکیت ہے اور میوون کا مزہ اور پہولون کا رنگ و بو جاننا روحانیت
ہے اور لذت میوہ کی چکہنا اور عین میوہ ہو جانا رحمانیت ہے الحاصل
اگر کسیکو رتبہ ملکیت کا حاصل ہو اور اوسکو احوال عالم ناسوت بلکہ آسمان
و زمین کا معلوم اور منکشف ہوا کیا فائدہ روحانیت اور رحمانیت کا مرتبہ
تو اوسنے حاصل نہین کیا اور اس حدیث کے مضمون سے کہ لِی مَعَ[۲]
اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
ہے موصوف نہین ہوا الشیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ فرماتے ہین اگر کوئی عبادت و ریاضت اور مشاہدے
اور اذکار او رافکار اور دعاؤن سے زمین و آسمان کی سیر حاصل

[ا] یعنی نہین برابر ہے بہلائی اور برائی ۱۲ [۲] یعنے میرا اللہ تعالے کے ساتھ ایک وقت ہے کہ اوسمین نہ فرشتہ مقرب کی گنجائش ہے نہ نبی مرسل کی ۱۲

کرے بے فائدہ اور تضیع اوقات ہی اسواسطی کہ یہ سب فنا پذیر ہے اور
فانی چیز کی سیر بیہودہ ہے اصل اصول اور خلاصہ مقصود تو رضای حق تعالی ہے شعر

معرفت تیری ہی ہمکو ہو اس جہان مین کافی	اور اوس جہان مین جلوہ دیدار کا ہی وافی

واضح ہو کہ دل قابو مین رکہنا اور اوسکا خوب تصفیہ کرکے حق تعالے
کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا کمال ہے شعر صاف کرکے دل کو آئینہ بنا

تا نظر تجھکو پڑے اچہا برا	تیرا دل ہی مظہر ذات و صفات	مظہر حق بہی یہی ہی ای فنا
تا ہمین کو اپنی دیکھے صاف کر	ذات حق ہو تب وہان جلوہ نما	التعریف رجال الغیب کی

مراتب علیحدہ علیحدہ ہین اور ہمیشہ شمار مین تین سو چھپن ۳۵۶ سی کم نہین ہوتے
ہین اول مرتبہ مین تین سو تین ہین جنہون نے ہوا وہوس کے طریق کو
باطل کیا ہے اور ارباب سلوک کی اصطلاح مین اون کو ابطال کہتے ہین
دوسرے مرتبی مین چالیس تن ہین انہونے اپنے اخلاق ذمیمہ کو حمیدہ سے
بدل ڈالا اس وجہ سے اون کو ابدال کہتے ہین تیسرے مرتبی مین سات ہین جنکو
سیاح کہتے ہین کہ حق تعالے کے ارادہ اور حکم سے خلق کے انتظام اور
بندوبست کیواسطی سیر وسیاحت مین مشغول رہتے ہین ان تین سو سینتالیس
تن مین سے کسی کو ارشاد کا رتبہ نہین کہ کسی طالب کو کچھہ فائدہ باطن کا
پہونچا دین باقی نو تن اہل ارشاد ہین ناقصون کی تکمیل کیواسطی انکے
درجے بہی متفاوت ہین اول پانچ تن اون کو اوتاد کہتے ہین اور تین تن
اور ہین ایک غوث ایک قطب الاوتاد ایک قطب الاقطاب کہ وہ نائب
ہین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیواسطہ حضرت حق کے
مستفیض ہین اور تمام عالم کی مخلوق انہین قطب الاقطاب کے واسطی

سے قیض یاب ہی حدیث مین آیا ہی کہ یہ اقطاب قیامت تک ظاہر ہوتی
رہینگی نائب ہین امیرالمومنین حضرت صدیق اکبر کے اور وہ نائب ہین حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ نائب ہین حضرت حق سبحانہ
تعالے جل وجلالہ کے چہپا نرہی کہ مرتبہ ولایت کے چہار ہین صغرے وسطی
کبرے عظمی اور اون کے ہر رتبہ مین تین مقام ہین بدایت وسط نہایت
پس ولایت کے بارہ مقام ہوئی بدایت ولایت صغرے مین سب
مومن داخل ہین اور ابطال صاحب نہایت مرتبہ ولایت صغرے کے
ہین اور ابدال صاحب مقام بدایت وسطی کے ہین اور سیاح وسط وسطے
مین مقام رکہتی ہین اور اوتاد نہایت وسطی مین اور غوث اور اقطاب
کا مقام بدایت کبرے ہے اور قطب الاقطاب صاحب وسط اور نہایت
کبرے کے ہین اور بدایت عظمی مقام حضرت چار یار کا ہی اور وسط اور
نہایت اوس کا نصیب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی
اسی موقع مین یہ حدیث ارشاد ہوئی اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ
سَقْفُهَا وَعُمَرُ جِدَارُهَا وَعُثْمَانُ اَرْضُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا صحابہ
کرام صاحب ولایت تہی اور ہر ایک صفت خاص مین کمال رکہتے تہے وَ
لِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ

یہ ہی شرح ولایت کی جو مذکور ہوئی سو اس گنبذ گردان مین اہو
نقر کے مثل ہین یہ ہی مرتبہ ہر ایک کا مقدار کے لائق قطعہ خلق و عالم

ہین گرفتار خوشی ہین یہ ہی لوگ اہل تحقیق اہی اخی فانی از خود اور ہین
باقی بدوست طرفہ یہ ہی نسبت ہین اور سیست بہی ۱۰ اسے عزیز

اور وہ ابکر کی درجہ مین الہی پرچہ مولوی ایک ایوب اور کہ اور عمر اور ان کی ہی ہوائے از خدا اور اس کے بات ہین

رجال الغیب کا مذکور ہوا اور رجال اللہ وہ ہین کہ جن کی کچہ تعداد نہین اور
اون کی فضیلت مین کلام مجید ناطق ہی رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ اور ایسے ہی قطب حق اور ہم
اور قطب عالم اور قطب حق کی سیر عالم کبری مین ہی عرش وکرسی لوح وقلم زمین و
آسمان سی بڑہ کر اور اس حدیث کی صفت سی موصوف لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا
يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اور اس آیت کے شرف مشاہدہ
سے مشرف رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور اس آیت کے خطاب سے مخاطب وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور قطب عالم کی سیر عالم صغری مین ہی عرش سی تحت الثری تک اور عالم ناسوت
کے حرکات وسکنات سی خبردار رہتا ہی اور اس آیت کی صفت سی موصوف وَ
فِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ اور اس آیت کے
شرف مشاہدہ سے مشرف فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اس آیت کے
خطاب سے مخاطب إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ پس قطب حق کے برابر
قطب عالم نہین ہوسکتا ہی اسواسطی کہ قطب حق مقام انسانیت اور روحانیت
اور رحمانیت کو طی کر جاتا ہی اور قطب عالم فقط انسانیت اور ملکیت کو طی کرتا ہے
اگرچہ ملکیت کی خاص مرتبہ کو پہونچا لیکن بشریت کی خاص مرتبہ کو نہین پہونچا
اسواسطی کہ خواص بشر کے خواص ملک سی افضل ہین اسوجہ سے کہ حالات
ملکیت کی اور ہین اور روحانیت اور رحمانیت کے حالات اور

فصل

ہی حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین شکر ہی خداکا
کہ مجھکو فرشتہ نہ پیدا کیا پوچھا کیون فرمایا دو سبب سی ایک یہ کہ اون کو

ترقی حال نہین جیسی پیدا ہوی ویسی ہی ہین دوسری یہ کہ اون کو حق تعالی
کا دیدار نصیب نہین مگر حضرت جبریل علیہ السلام کو ایکبار پس قطب حق مرتبہ
انسانیت اور ملکیت اور مقام روحانیت اور رحمانیت کا طی کرکے مرتبہ جمع
در جمیع مین آکر دونو کا اجمال اور تفصیل حاصل کرکے قطب حق ہوتا ہی اور قطب
عالم کو صرف ملکیت حاصل ہوتی ہی اور تفرقہ نورانی اور تفصیل بے نہایت مین
آتا ہی اور قطب حق کو قطب عالم ہونا کہ رتبہ ملکیت ہی حجاب ہی حسنات الابرار
سیئات المقربین تذکرۃ الاولیاء مین مذکور ہی کہ حضرت عبداللہ تستری
رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت اور مقام عالی اور خرق عادات اور حالات
کے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اون کے حق مین فرماتے
تھے کہ عبداللہ تستری دل نہین رکھتا ہی قیاس کرنا چاہی کہ ملکیت اور چیز ہے
اور روحانیت اور چیز اور جسمانیت اور چیز اگر روحانیت حاصل ہوئی
اور رحمانیت نہ ہوئی وہ بھی متوسط ہی نہ منتہی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ رسالہ خواجہاین فرماتے ہین کہ بہت سالک کشف وکرامت مین
اور بہت سی عشق ومحبت مین رہ گئی ہین خصوصا حضرت شمس تبریز اور ملائی روم
اور شیخ عطار اور ایسی ہی اور کہ کوچہ وحدت ہی مین رہ گئی ہین اور وصل محمدی
نہین پائے اگر کوئی کہی کہ مرتبہ قطبیت کا نبوت سی بالاتر ہی کافر ہوجائے اسواسطے کہ اگر مرتبہ قطبیت کا نبوت سے بہتر ہوتا تو سب انبیا
قطب عالم ہوتے اور قطب حق بہتر ہین قطب عالم سے کہ قطب حق پیغمبر ہوتی ہین
اور اون کے خاص تابعین مخفی نرہے کہ بشریت انسانیت کا حجاب ہی
اور انسانیت ملکیت کا حجاب ہی اور ملکیت روحانیت کا حجاب ہے
اور روحانیت رحمانیت کا حجاب ہی اور رحمانیت کے بعد مقام مغفور

مقصود یہ ہی کہ تعریف اوس کی باب ہفتم مین مذکور ہوی اگر کسیکو ملکیت حاصل ہی اور روحانیت حاصل نہین ہوی ہی وہ شخص متوسط ہے منتہی نہین ہے ایک عزیز فرماتے ہین کہ مین نے شیخ نورالدین کشمیری کو خواب مین دیکھا مین نے کہا کہ اے شیخ خدا کی راہ کس طرح ہے فرمایا محنت شاقہ یعنی عبادت جسمانی مین نے کہا کہ یہ تو نقصان کی بات ہی اس واسطے کہ جسم مانند قفس کے ہی اور قفس کو ایسا سبند کیا کہ اوس مین طائر راہ نہ پائے اوس مین شاہ باز روح کہ خلیفۂ خدا ہی کس طرح ہاتھ آئیگا شیخ نے جواب دیا ہمین کہا فرد دل ہی رہ تو آشنا با ہر سی رہ بیگانہ وار ۰ اس طرح زیبا روش ہوتے ہین کم لوگ اے نگار ظاہر سالک کا شرع سے آراستہ چاہئی اور باطن خدا سے وابستہ شیخ نے فرمایا یہ مردونکا کام ہی کہ بار عیال سے شکر طلب حلال در حدود اللہ نگاہ رکھتے ہین ابیات

روح اک شہباز ہی با عز و شان
لامکان پر تو اوڑا اوس باز کو
ہر کسی کی سیر گہ ناسوت ہے
دانش ناسوت ہی دوان ہمتی
سیر کیا ہی عالم ناسوت کی
جوگیون مستانسیون کی سیرگاہ
تنگ عاشق دانش ناسوتیان

ہی قفس یہہ آدمی کا جسم جان
ہاتھ سی مت چھوڑ اس انداز کو
عارفون کی سیر گہ لاہوت ہے
دانش لاہوت عالی فطرتے
ہے توجہ اس طرف کی الٰہی
عالم ناسوت سے اے دین پناہ
عاشقون کی سیر گہ ہی لامکان

نقل ہے کہ حضرت شیخ نورالدین کی حضرت سید ہمدانی

قدس سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تم اسقدر ضعیف کیون ہو گئے ہو
شیخ نے کہا اسے امیر اس اندیشہ سے کہ نفس مجھکو ہلاک نہ کرے
مین کم سوار ہون مجھہ سے نفس کا سرکش گھوڑا تھم نہین سکتا ہی اور
شہسوارون کے اختیار مین ہوتا ہی جس طرف چاہتے ہین باگ پھیر دیتے
ہین اور روک لیتے ہین حضرت نے فرمایا سچ ہے مردونکا کام پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ظاہری و باطنی ہی لیکن نفس کو تکلیف
دینا گناہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا
اور فرمایا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اور فرمایا
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ یعنے
نہ بہت کھاؤ نہ تھوڑا درمیان اختیار کرو نہ اتنا کھاؤ کہ باہر منہ
سے آوے نہ اتنا ضعف ہو یہ جان جاوے حدیث ہی کہ نَفْسُکَ
مَطِیَّتُکَ فَارْفِقْ بِہَا علمای شریعت وطریقت نے ارشاد
کیا ہی نہین جائز ہے ریاضت کرنا کھانا اپنا کم کرکے اس درجہ کہ بدن
ضعیف ہو جاوے پھر عبادت کیونکر ہو گی اور شوق وذوق کیسے رہیگا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ جاننا چاہیے
کہ بعضون کا ظاہر قواعد شرع سے آباد اور باطن بسبب اخلاق ذمیمہ
نفسانیہ کے ویران اور بعضونکا باطن آباد اور ظاہر عدم متابعت
شرع سے خراب یہ بھی نقصان ہی کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور
مجاہدے دشوار سے گمراہی مین پڑگئے اور اون کے عقیدے خلاف
حکم خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگئے ہین اور بعض محسوسات

کی طرف متوجہ ہوئی عالم ناسوت کی سیر بقدر حوصلہ اور علم حکمت اور جفر اور طب اور نجوم اور رمل اور شعبدہ اور استدراج اور کہانت اور ریاضات سے اور چیزین حاصل کرکے راہ شریعت سی اعراض و انکار کرکے کام سی جاتے تھے ہین یہ طور اکثر جوگیون اور سنیاسیون مین شائع اور جاری تھی ایک روز اس فقیر کے گھر علماء ظاہر اور اہل حال جمع تھے ایک شخص کی زبان سی نکلا کہ حکما کیا خوب نہی کہ باہم مراقبہ مین ملاقات اور دلون مین سوال و جواب کرتے تھی مین سے ایک نے آواز ماری کہ یہ مردانگی نہین تھی خلاف سنت ہی اور خلاف سنت مین بڑا حرج ہی اونہون نے کہا کہ اسمین کیا حرج ہی مین نے کہا کہ روح عالم صوری و معنوی کے بادشاہ ہی اوس نے عالم صورت کے انتظام کیواسطی عقل کو اپنا وزیر کیا اوس وزیر نے کان کو شنوائی اور زبان کو گویائی اور ہر عضو کو ایک ایک کام کیواسطی بنا کی اپنی اپنے کام مین لگا دیا کہ وہ اوس کام مین مشغول ہین اور پادشاہ یعنی روح مشغول بحق ہے اب انصاف کرنا چاہئی کہ اگر بادشاہ اپنے نوکر کا یا خادم کا کام کرنے لگے تو وہ موجب ننگ اور خلاف آداب بادشاہی ہوگا یا نہ ہوگا مردان خدا کے ہاتھ اور زبان اور آنکھ اور کان اور تمام اعضا اپنی اپنے کام مین مصروف اور دل وابستہ بخدا ہوتا ہی

دل سے رہ تو آشنا باہر سے ہو بیگانہ وار	اس طرح زیبا روش ہوتی ہین کم لوگ اوس

جیسی ایک شخص کی سر پر کوزہ پانی کا بھرا ہوا ہی اور وہ راہ مین چلا جاتا ہے ہاتھ سی کام کرتا ہی زبان سی بات کہتا ہی کان سی سنتا ہی آنکھ سے دیکھتا ہے

اور دل کو تزکی کی طرف مشغول اور متوجہ ہے کہ گزشتہ بڑے بزرگون نے
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزین خلاف شرع ظاہر ہون اوسکو
استدراج کہتے ہین اور پہچان اوسکی یہہ ہی کہ انانیت زیادہ ہوجاتی
ہے جیسی فرعون کو تھی اور غیب کی بات شیاطین اور دیوؤن کی معرفت
سے جانی اوس کو کہانت کہتے ہین کہنے والا اور سننے اعتبار کرنے والا
دونو کافر ہوتے ہین اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہو کر رسم و عادت یونان
کے اختیار کر کے مصدر عجائب غرائب اور معدن عجب غرور شیطان اور
استدراج فرعون اور کہانت دجال ہوتے ہین اے عزیز عبادت
و ریاضت ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کا جوہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی
بد جوہر ہے تو اوس کی بدی زیادہ ہوتی ہے بموجب فِی قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے اور اگر کسیکا جوہر نیک ہے تو اوس کی نیکی
زیادہ اور جوہر اوس کا روشن ہوتا ہے بموجب ارشاد لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا
مَّعَ اِيْمَانِهِمْ اگر کوئی حصول دنیا کیواسطے ریاضت اور محنت کرتا ہے تو دنیا
اور اوس کا مزہ کہ تجلیات شیطانی اور جنونیت اور استدراج ہے اوسکو
ملتے فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
اور اگر کوئی آخرت کیواسطے کرتا ہی تو آخرت اور اوسکا ذوق کہ کشف و کرامت
اور خرق عادت ہی حاصل ہوتا ہی موافق وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا
کی اور جو شخص اللہ تعالی کیواسطے کرتا ہی تو لقاء اللہ تعالے اور ذوق اوسکا کہ علم اور توحید حقیقی
اور مشاہدہ و تجلیات ہی اوسکو حاصل ہوتا ہی فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
سے یہی مراد ہے واضح ہو کہ عبادتکا طریق ایک ہی لیکن بموجب نیت اور عزم کے اوسکو ذوق اور ثواب ملتا ہی

مثلاً بوسہ دینا قرآن مجید کا تعظیم کی روسے ہی تو اوس قدر مزہ تعظیم کا
ملتا ہی اور سر فرزند کے سر پہ بوسہ دینا از روی مہربانی کی ہے تو لذت
مہربانی کی اوس کو ملتی ہے اور بوسہ اپنی عورت کا از روی شہوت کے
ہی تو اوس کو اوس کی لذت حاصل ہوتی ہے ایسی ہی عبادتون مین نیت
کے موافق لذتین بہت ہین جو سعی ریاضت کریگا وہ اوسکو ملیگا محققون کا ل
نے فرمایا ہی استدراج کی سات قسمین ہین تمام خلق کا استدراج عمل خیر سے
طلب دنیا ہی اور خدا کے ذکر سے غفلت اور اوس پہ فخر کرتے ہین اور شیطان
کے فریب مین آتے ہین اور امرا کا استدراج عمل خیر سے طلب عز و جاہ
اور زینت دنیا ہے اور اوسپر فخر کرتے ہین اور غرور مین پڑتے ہین اور علما کا
استدراج عمل خیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تعریف خلق کی اور بحث
اور مناظرہ ہے اور اوس پر فخر کرتے ہین اور اپنی آپ کو بڑا جانتے ہین زاہدونکا
استدراج عمل خیر سے حصول کشف و کرامت اور خرق عادات اور عبادات
ہی نہ طلب معبود اور اوسپر فخر کرتے ہین اور دہوکا کہاتے ہین عاشقونکا استدراج
عمل خیر سے حصول عشق اور اطوار قلوب اور احوال روح ہی نہ طلب معشوق اور اوسپر
فخر کرتے ہین اور دہوکا کہاتے ہین اور عارفونکا استدراج عمل خیر سے حصول
معرفت اور مقامات ہے نہ طلب معرفت اور اوسپر فخر کرتی ہین اور [illegible] مین پڑتے ہین محبین
کا استدراج عمل خیر سے حصول سیر طیر ہی یعنے اونچے مقامات پر اوڑنا نہ طلب محبوب
اور اوسپر فخر کرتے ہین اور غرور مین پڑتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے سنستدرجہم
من حیث لا یعلمون و املی لہم ان کیدی متین اور فرمایا افمن زین لہ سوء
عملہ فراٰہ حسنا فان اللہ یضل من یشاء و یہدی من یشاء فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

[illegible]

وسلم نے هي اعمال حسبوها حسنات فوجدوها في كفة السيئات
اور فرمایا كم من صائم يكون صومه وبالا عليه يوم القيمة وكم من غاز
يكون غزوته سلاسل يوم القيمة وكم من متصدق يكون صدقته و
زكوته ذو الاغلال يوم القيمة قيل يا رسول الله ما افسد اعمالهم
قال اكل الحرام ورؤية المخلوقين سوائے بہائی طالب ہوجا تو تابع پیغمبر خدا
کا اور اپنے باطن کے احوال مین ما زاغ البصر وما طغى کی صفت سے متصف ہو اور
احوال ظاہر مین ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء
الذين لا يعلمون کا وصف اختیار کر عارفون اور اہی لوگون نے فرمایا کہ دیکھنا
خدا کو قرب کا مقام قرب مین بہت بڑی دوری ہے اور دیکھنا دل لگنے کا مقام مین دل
لگنے کے بہت بڑی گھبراہٹ ہے اور دیکھنا یاد الہی کا خدا کی یاد کے وقت سخت
بہولنا ہے اور دیکھنا خدا کی پہچان کا معرفت کے مرتبہ مین بڑی جدائی ہے اور دیکھنا
عشق کا مقام عشق مین بہت بڑا غرور ہے اور دیکھنا دنیا کی بے رغبتی کا مقام
زہد مین بہت بڑا گناہ ہے اور دیکھنا علم کا درجہ علم مین بہت بڑی نادانی
ہے یعنے اون مقامون مین پہنچکر ان چیزون کی طرف بہی متوجہ ہونا اور ان کو
یاد رکہنا اور خیال مین لانا سخت مضر ہے چنانچہ فرمایا ہے جب تونے جانا کہ مینے پالیا تو اوسوقت بیشک تونے
کہو دیا اور جب تونے جانا کہ مینے نپایا تو اوسوقت مقرر تونے پایا حضرت ابراہیم ادہم نے
مناجات مین کہا ای اللہ جس نے تجہ کو پہچانا سو اوس نے نہین پہچانا
پہر کیا حال ہے اوسکا جس نے تجہکو نہ پہچانا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے فرمایا العجز عن درك الادراك ادراك اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا التفكر في ذاته اشراك حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اشیاءً سئل عن التوحید فھو منافق و من اجاب فھو کافر جیسا فرمایا
اللہ تعالے نے لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ۱۲

دسوان باب ۱۰ علم ظاہری اور باطنی مین فرمایا اللہ تعالے نے

والذین اوتوا العلم درجات واضح ہو کہ دنیا مین بہتر چیز علم ہے اسواسطے
کہ عالم انبیاء کے وارث ہوتے ہین حضرت نے فرمایا علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل یعنی عالم میری امت کے جیسے نبی بنی اسرائیل کے یعنی جیسے
بنی اسرائیل مین پیغمبر ہر قریہ اور ہر قوم مین ہوتے تھے ویسے ہی میری
امت کے عالم ہر شہر و قوم مین ہونگے اور لوگون کو ہدایت کرینگے قطعہ

علم سے ہی رفعت و شان نے آدم دلا	علم ہی سے آدمی سب خلق پر افضل ہوا
عقل سے ہوتی ہی قیمت آدمی کی اور شرف	تو بڑھا قیمت کو اپنے علم سے ای مقتدر

اے عزیز جب تو نے علم کی فضیلت معلوم کی اور وسیلے کے موافق علم حاصل
کیا تو چاہیے کہ عمل مین بھی کوشش کر اسواسطے کہ علم بے عمل مانند شمع بے نور کے
ہے العالم بلا عمل کالقندیل بلا سراج اللہ تعالے نے فرمایا یا
ایها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان
تقولوا ما لا تفعلون ۵ کیون نہین کرتا ہی جو تیرا ہی قال تا نہ ہووے
گفتگو تیری وبال ۱۲ اے عزیز جو شخص کہتے کچھہ ہین اور کرتے کچھہ ہین اون
کے حق مین یہ آیت شریف نازل ہی اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج مین دیکھا کہ ایسے لوگون کے لب آگ کے مقراضون سے
کاٹتے ہین آیۃ ہٰذا تو مخف افی اجا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ قیامت

کو دس گروہ ہونگے ان مین سے ایک گروہ بے عمل عالمونکا ہوگا کہ اونکو
آگ کی سولیون پر چڑہاینگے اور لباس آتشین پہناینگے اور وہ اپنی ہونٹہ
چباتے ہونگے جو شخص جان کے گناہ کریگا اوس کو ستر بار دوزخ
مین ڈالینگے اور ناوانستہ کو ایکبار چنانچہ حدیث مین ہے ویل للعالم
سبعین مرۃ وللجاھل مرۃ اور نعوذ باللہ من علم لا ینفع اور فرمایا
العلم بلا عمل وبال والعمل بلا علم ضلال سے بے عمل عالم سے
یہ کہنا مناسب ہے کہ تو کرتا ہے تفسیر قران پڑہے نادان سے بے خبر پہل درخت
علم کا ہرگز نہین ہے جز عمل تو عمل کرتا نہین تو ہے درخت بے ثمر
اے عزیز یہ تو اون کا ذکر ہے جو خدا کے واسطے علم پڑہتے ہین
اور جو شخص دنیا کے واسطے پڑہتے ہین اون کا کیا حال ہے فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من طلب العلم للدنیا فھو کافر
ومن طلب العلم للبحث فھو منافق ومن طلب العلم للمولی فھو مومن
حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص کسی کے الزام دینے کے واسطے سوال کرے
اور وہ آپ جانتا ہے اوس پر لعنت برستی ہے اور فرمایا من ازداد
علما ولم یزدد ورعا فلم یزدد من اللہ تعالی الا بعدا و مقتا
اور فرمایا من لم یعمل بعلمہ فھو مسخرۃ الشیطان مفتاح النجاۃ مین مذکور ہے
کہ اکثر عالمون اور زاہدون سے پوچہینگے کہ تم نے علم کس واسطے
پڑھا اور زہد کس واسطے کیا علم اور زہد تو ہماری درگاہ
کا وسیلہ تہا تم نے اوس کو دنیا کا وسیلہ کیون کیا اگر دنیا
کی خواہش تہی تو اور طرح سے اوس کو حاصل کیا ہوتا علم

کو کیون واسطے ڈالا اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمَ الدِّیْنِ وَاَرَادَ بِهِ الدُّنْیَا یُخْرَجُ مِنْ قَبْرِهِ بِصُوْرَةِ الْخِنْزِیْرِ جیسا سوال کیا لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون برا آدمی ہے فرمایا عالم جب بگڑ جاوے اس واسطے کہ بگڑ جائیگا اوس کے بگڑنے سے ایک عالم یعنی اوس کی خرابی سے تمام عالم خراب ہوجاتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنی آپ علم پر عمل نہین کرتے اور لوگون سے علم کے وسیلے سے یا جھوٹے مسئلے اون کی مرضی کے موافق بتلا کر او مشائخ جھوٹے حال لاکر اور فریب کے گنڈے تعوید بناکر مال لیتے ہین اور مخلوق اون کی پیروی کرکے گمراہ ہوتے ہین فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا تَاْکُلُوْا مِنْ اَخْبَازِ الْمُلُوْكِ فَاِنَّهُ عَجِیْنٌ مِنْ دَمِ الْمَسَاکِیْنِ علماے شریعت فرماتے ہین کہ اگر عالم لوگ مال حلال جمع کرین تو عام خلق مال شبہہ کا کہانے لگین اور اگر علما مال شبہہ کا کہانے مین مشغول ہون تو عام خلق حرام کہانے مین پڑجاوین اور اگر علما حرام کہاوین تو تمام خلق کافر ہوجاوین اسواسطے کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانین اور یہ سب عالمونکی گردن پر رہا ہے

اے دل تو کبہی مطیع فرمان نہوا	اور اپنے گناہ سے پشیمان نہوا
عامی و فقیہ و مفتی و دانشمند	یہ سب تو ہوا مگر مسلمان نہوا

الغرض نفس کشی کا نام اسلام ہے اَلنَّفْسُ هِیَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ اور فرمایا لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْعَالِمَ السَّمِیْنَ یعنی عالم جو پڑھ کے علم کو تن پروری کی

وہ آپ کرسے کسی کی بہلا رہبری کرسے ثواہی عزیز عالمون کی تین قسمین ہین ۱ عالم ربانی ۲ عالم بیانی ۳ عالم عیانی عالم ربانی وہ جسکو علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہو عالم بیانی کے تین طائفے ہین مفتی محدث فقیہ یہہ علم کسبی ہی تعلیم سے حاصل ہوتا ہی اور علم عیانی علم لدنی کا وسیلہ ہی اور اگر اسی علم کو اپنا مطلوب جانا اور اوس پر فخر کیا تو علم عیانی اور علم لدنی سے بے نصیب رہتا ہے رہا ہے

نادان ہین عمارت بدن مین مشغول	دانا ہین کرشمۂ سخن مین مشغول
زاہد ہین فریب مرد و زن مین مشغول	عاشق ہین ہلاک جان و تن مین مشغول

عالم عیانی وہ کہ جو تحصیل علم ظاہری کرے اور موافق اوس کے ریاضت سے اوسکو تصفیہ دل کا اور تزکیہ نفس کا پیدا ہوا اور دقائق و نکات شرعی سمجھے اور معرفت و توحید حاصل کرے اگرچہ علم توحید کا بے پایان ہی عالم علم لدنی وہ جسکو بلا واسطہ خدا کیطرف سے علم توحید اور معرفت حاصل ہوا اور کسی معلم کی اوسکو حاجت نہ پڑی ہو بموجب آیۂ[1] عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ کے سب انبیا علیہم السلام کو تعلیم علم باطن کی معلم کی نہ تہی اسی سے یہ لوجہا نجاہی کہ انبیا علیہم السلام غیب دان تہے یا کشف قلوب و قبور رکہتے تہے استغفر الله حاشا وکلا یہہ علم مخصوص جناب باری کیواسطے ہے اور علم الٰہی سے مشاہدہ حق تعالی کا حاصل و حقیقت اشیا کی معلوم ہوتی ہی قُلْ[2] رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سے یہی مراد ہی جناب پیغمبر علیہ السلام اکثر فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ[3] اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ اور الله تعالی کی علم کی انتہا نہین اصل وصل یعنی خدا تک پہنچنے مین حجاب طرح طرح کی دنیا مین واقع ہین اور عارف خدا ترس کیواسطے اس کثرت سے حالات ہین کہ وہ حالات وصل کی حجاب ہوتی ہین

[1] سکھایا آدمی کو جو کچھ نہین جانتا تہا ۱۲ [2] یعنی اے رب میرے بڑہا مجکو علم مین ۱۲ [3] یعنی اے الله دکہلا ہمکو چیزین جیسی واقع مین ہین ۱۲

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ کا یہ ہی مطلب ہی بیان حجاب علم دین سی مراد نہیں اس
واسطی کہ علم دین تو سبکے واسطی لازم ہی اگر علم دین نہ ہو تو ایمان کہان جناب حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے یعنے
ہر روز ستر مقام معرفت کو طے فرماتے تھے اور جب نئے مقام پر پہونچتے تھے تو پہلے
مقام سی توبہ کرتے تھے کہ خدا کی معرفت کا نہایت نہین ہے اسی واسطے
اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور یہی علم الٰہی کے
بے نہایت ہونیکے بیان مین فرمایا وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ
وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ
پس جسکو علم الٰہی حاصل ہوا وہ ملہم حق اور عالم ربانی ہو واضح ہو کہ عالم ربانی عالم عیانی
سی بہتر ہی اور عالم عیانی عالم بیانی سے بہتر ہے اور جس کو یہ تینون علم
حاصل ہون وہ سب سی بہتر اور افضل ہی عالم بیانی فضائل سی راہ چلتا ہی اور عالم
عیانی دلائل سے راہ چلتا ہی اور عالم ربانی ترک وسائل سی راہ چلتا ہی عالم
بیانی معاملہ سی وسیلہ ڈہونڈہتا ہی اور عالم عیانی مکاشفہ سی دیکھتا ہے اور
عالم ربانی معاینہ سے نظر کرتا ہی عالم بیانی اس ایۃ کی فکر مین رہتا ہی کہ یَذْکُرُوْنَ
اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ اور عالم عیانی اس آیہ مین غور کرتا ہی اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا
فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور عالم ربانی اس کلمہ مین مشغول رہتا ہی قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ
ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ عالم بیانی کو حکم کرنا فرائض اور سنن کیواسطی حلال ہی
اور پرہیز کرنا حرام سی فرض ہی عالم عیانی کو یہ سب اگرچہ لازم ہی لیکن روح کے
اطوار اور احوال کی درستی اور اسکا تجلیۂ نفس اور دلکا تزکیہ اور تصفیہ فرض ہی عالم ربانی کو یہ
چیزین بھی لازم ہین لیکن توحید کی باتین مریدکو اسطرح تعلیم کرے کہ وہ موحد علم لدنی اور الہام اور سوی

اور خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ میں خوب تمیز حاصل کرے اور حق کو باطل
سے فرق کر سکے مرید کو یہ معلوم کرنا فرض ہے پس عالم ربانی طبیب روحانی ہے مگر سب
دنیا کی طبابت نہ کرے اسواسطے کہ وہ کہتا ہے بزرگون نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا کی مستون کا
علاج کرے اوس سے زیادہ کوئی احمق نہین ہے پیر کو چاہئے کہ مرید کو غفلت اور معصیت کے
نشہ سے ہوشیار اور ماسوا اللہ کی طلب کی بیماری کا معالجہ کرے اور اذکار اور افکار
کی طرف متوجہ کرے

شعر	
دونو عالم سے تو ترک کر کام	اپنے قصہ کو مختصر کر
ایسی باتون سے تو حذر کر	اپنے دل ہی مین تو سفر کر
سبکو اس بات سے خبر کر	ہے دین محمدی رہ راست
ہے یہ ہی رہ وصال جانان	اس راہ پہ چل نہ شور و شر کر

پوشیدہ نہو ہے کہ عالم اور طالب حق کو دنیا سے پرہیز کرنا چاہیے بزرگون نے کہا ہے
کہ اگر کوئی عالم یا زاہد دنیا دار کے گھر نصیحت کیواسطے جائے تو جانو کہ اوسکے دلمین دنیا کی
رغبت پڑی اور حال یہہ ہے کہ زہد اور علم کی بزرگی بہت زیادہ ہے دنیا دار کے گھر جانیسے
اوسنے زہد و علم کی بیحرمتی کی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
العُلَمَاءُ اُمَنَاءُ اللّٰهِ مَا لَمْ يُخَالِطُوا الْمُلُوكَ وَالسَّلَاطِينَ فَاِذَا خَالَطُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ
فَاِنَّهُمْ لُصُوصُ الدِّينِ اور فرمایا خَيْرُ الْاُمَرَاءِ مَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ وَشَرُّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ
الْاُمَرَاءَ

شعر	
اغنیاء دنیا کے ہین مردے تمام	تو نہ ان مردون سے رکھ زنہار کام

فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِيَّاكُمْ وَمُجَالَسَةَ الْمَوْتٰى قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمَوْتٰى قَالَ الْاَغْنِيَاءُ
اور فرمایا صُحْبَةُ الْاَغْنِيَاءِ تُمِيتُ الْقَلْبَ فرمایا صُحْبَةُ الْاَغْنِيَاءِ سُمٌّ قَاتِلٌ لِاَهْلِ الدِّينِ

شعر	
صحبت سے خلائق کی نہ رکھ کام دلا	ہو جا دل و جان سے متوجہ بخدا

واضح ہو کہ علم بیانی کا معلم بشر ہے کہ حق و باطل اوس علم کا اوس سے معلوم ہوتا
ہے لیکن اس علم سے اخلاق ذمیمہ حرص و ہوا کبر و ریا حسد و بغض طمع

تو پھر دور نہین ہوتے ہین اور تزکیہ نفس کا اور تجلیہ روح کا حاصل نہین
ہوتا ہے اور عالم عیانی کا معلم فرشتہ نام اوسکا لمہ ملکی ہی اور فرشتے اوسکے
مدد کرتے ہین کہ حق اور باطل اوسکو ظاہر ہو اور اوسکو ساتھ دنیا و آخرت مین
رہتے ہین اور فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِی
کُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ اَوْلِیَاؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ
جاننا چاہیے کہ فرشتے اوسکے معلم ہون گے جو اخلاق ذمیمہ سے پاک اور تزکیہ
اور تجلیہ روح کا اوس کو حاصل ہوا ہو اور نبی علیہ السلام کا ظاہر
اور باطن مین تابع ہو اور اوس نے دونو جہان اور اوس کے
مطلوبات کو ترک کیا ہو اور عالم ربانی کا معلم خود جناب باری ہی
لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ اور عَلَّمَکَ مَا لَمْ
تَکُنْ تَعْلَمُ سے یہ ہی مراد ہے اور علم توحید حقیقی کی اوسکو تعلیم ہوتی
ہی اور وہ چیزین جانتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ کسیکے سمجھ آئی اور نہ دیکھی اور نہ فہم
بشر کا وہان نہین پہنچتا ہی اور وہ چیزین سلوک سے باہر ہین اور دونو جہان سے
بڑھکر چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم شریعت ظاہر کی تعلیم حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے تھی اور علم باطن کی خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی نہ تھی
بموجب لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
کی تھی اور مصنف نے ایک غزل رفع حجاب کے مضمون کی عجیب لکھی ہے جس کا
ترجمہ اردو مین کرنا پسند نہین آتا کہ اوسکا مزہ رہجایگا اور وہ ایسی مشکل نہین
کہ اردو والے اوسکو سمجھ نہ سکین تھوڑی توجہ مین سمجھ جائینگے وہ یہ ہی غزل

هر شبی وقت سحر در کوی جانان میروم
چونکه عقل و جان تا آنجا حجاب باشود
صد انیسم عشق و عرفان رهنمایان وی
پرده بردارد ز خود از نیم شب تا وقت صبح
ذره وارم در شعاع آفتاب روی یار
چون حسین از خود فنا باقی بحق گردیده ام

چون ز خود نامحرمم از خویشتن پنهان میروم
لاجرم در کوی او بی عقل بیجان میروم
چون شوم نزدیک او بی عشق عرفان میروم
من بخلوتگاه او وقت سحر زان میروم
همچو ذره بی سر و بی پای رقصان میروم
گاه گریان در ره او گاه خندان میروم

عالم ربانی اسرار قرآنی که باطن قران ہے جانتا ہے اور حق تعالی کا قرب خاص قرآن کے مشاہدہ سے حاصل کرتا ہی اھل القرآن اھل اللہ اور اسرار حدیث کے اوس پر واضح ہوتے ہین اور حکمت احکام شرعی کیفیت امر و نہی کی معائنہ کرتا ہے اور یہہ علم کسی بشر اور ملک کی تعلیم سے حاصل نہین ہوتا ہے بغیر الہام اللہ تعالے کے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ تم نے یہ سخن بلند اور اسرار ارجمند کس سے سیکھے فرمایا تم نے علم سیکھا مردون سے کہ بشر ہین اور مین نے علم کو اوس سے سیکھا جو ہرگز نہین مرتا نظم

باغ کے پہولون کو ہے ہردم فرار
بند کر دو تو جہان سے آنکہ کو
جب کہ سب جل جائے اسباب وجود

پہول دل کے باغ کے ہین پائدار
تا کہ ستر حق ہووے حق سے آشکار
تیرہی خاطر کہنچ گی پائیگی یار

گیارہوان باب توکل کے بیان مین فرمایا

اللہ تعالے نے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اور بہی فرمایا فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ

اے عزیز اہل توکل تین گروہ ہین عام اور خاص اور خاص الخاص ۱ عام وہ لوگ ہین کہ سب طرف سے منہہ پھیر کر خدا کیطرف لاتے ہین اور آرزو سے چاہتے ہین جو کچہہ چاہتے ہین

خلق سے مانگنا نہین اچہا | خود جو محتاج ہی وہ کیا دیگا | مانگنا ہو تو مانگ حق سے تو | وہی دیگا جو تجہی دیگا

۲ خاص وہ لوگ ہین کہ آرزو اپنی خدا سے نہین مانگتے ہین وہ کہتے ہین کہ خدا ہمارا حال خوب جانتا ہے جو اوسکی خواہش ہو وہی ہماری خواہش ہے حدیث مین آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے منجنیق یعنی گوپھن مین باندہا حضرت میکائیل اور حضرت جبریل علیہما السلام نے فرمایا یا ابراہیم کچہہ حاجت ہی کہا ہر ولیکن تم سے نہین کہا خدائے تعالے ہی سے حاجت اپنی مانگو کہا جو وہ چاہتا ہے وہی ہم چاہتے ہین اس واسطے کہ محبوب کی خواہش پر راضی رہنا شان محبت کا ہے

مصلحت اپنی ہی بس ہم نے اوٹہا یا نا ہے | ہی وہی منظور وہ دلدار جو چاہی کرے

اور ۳ خاص الخاص وہ لوگ ہین کہ اگر اون کو دنیا بی حساب اور بے عذاب دین قبول نہ کرین اور دنیا سے ایسا بہاگین جیسی کوئی دوزخ سے بہاگتا ہے اور اوسطرف نظر نہ کرین سوا لقاء خدا تعالی کی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حضرت جبریل علیہ السلام دنیا کی خزانون کی کنجیان لائے حضرت صلعم نے قبول نہ فرمائین

دولت سے اس جہان کی تیری رضا ہی بس | نعمت سے اوس جہان کی تیری لقا ہی بس

سالک کو چاہئے کہ حالات ظاہری و باطنی اور دین و دنیا سے منہہ پہیر کر اور سلوک مین جو عشق و محبت اور ذوق اور شوق اور حالات اور کشف و کرامات و مقامات عالی اور احوال لایزالی سے اوسکو مرتبہ حاصل ہو اوس پر بہی نہ ٹہرے یہانتک کہ حق کو پہونچے جو کمال محمدی صلعم ہے

مجہ کو نہ چاہئے الہی دنیا طلب عقبی | مین تجہکو چاہتا ہون اے خدا | ہی نہین مطلب اور تیرے سوا | ہو رضامندی تیری ہی مدعا | چاہتی مین مری سوا کرم کبریا

ف [illegible]

ای عزیز اپنے سب کام خدا کے سپرد کردہ پھر کام درست کردیگا تو
اوسکا ہو وہ تیرا ہو جاوے گا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ بعضے اسرار الاولیا مین لکھا ہی کہ
اہل توکل کو خرچ روز مرہ مصلے کے نیچے سے ملتا تھا اور بعضون کو عطا کیونت
غیب سے آتا تھا اگر کسیکو اس امر مین شک ہو تو ہم کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کو
چالیس برس تک غیب سے دو روٹی اور کبوتر بریان پہنچتا تھا محمدیون کو پہونچے
تو کیا عجب مگر یہہ کمال محمدی نہین ہے کمال محمدی تو قرب حق ہے
چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْفَاقَةُ مِعْرَاجُ
الْمُؤْمِنِیْنَ ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کے رزق رسانی مین کچھہ
شک وشبہہ نہین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی
الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اگر
چہ مفسرین نے علی اللہ کے معنی بہت لکھی ہین مگر خلاصہ یہہ ہی کہ روزی
دینا خدا ہی کا کام ہی اور اوسی پر سب کی روزی ہے کہ خالق اور رازق اوسی
کی صفت ہی جناب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہین اَلشَّکُّ فِی الرِّزْقِ کَالشَّکِّ فِی التَّوْحِیْدِ مگر
اپنے ہاتھہ سے کسب کرکے کھانا نہین رضامندی خدا کی اور صفائی دل
اور ذوق طاعت حاصل ہے محققین نے فرمایا ہے کہ عبادت کی دس جز
ہین تو جز اکل حلال مین ہین اور دسوان سب بندگیون مین فرمایا اللہ تعالے
نے یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا
حضرت مریم کو حکم ہوا وَھُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

علیک بطلب الحلال حضرت موسی علیہ السلام کو وحی ہوئی ای موسی اپنے ہاتھ سے کسب کر کے کہا اور اپنے دین سے نہ کہا یعنی جس شخص کو کہ نصیحت کرو اور امر و نہی اوس سے بیان کرو اوس سے امید نفع کی نہ رکھو فرمایا نبی علیہ السلام نے طَلَبُ الرِّزْقِ بِالْمَزَامِیْرِ خَیْرٌ مِّنْ طَلَبِ الرِّزْقِ بِالتَّسْبِیْحِ وَ الْاَذْکَارِ یعنی علم او رعمل کو وسیلہ رزق کا کرنا راگ باجے کے وسیلہ سے بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ اور فرماتے تھے لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ تمام انبیا علیہم السلام کسب کرتے تھے اور اپنی قوم کو کسب کا حکم فرماتے تھے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے لِکُلِّ نَبِیٍّ حِرْفَۃٌ وَلِیْ حِرْفَتَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِہَادُ اور فرمایا طَلَبُ الْکَسْبِ فَرِیْضَۃٌ کَطَلَبِ الْعِلْمِ سو اسطے کہ لقمہ حلال سے صفائی قلب او رقرب حق حاصل ہوتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَطْیَبَ مَا یَاْکُلُ الرَّجُلُ مِنْ یَدِہٖ اور فرمایا مَا کَانَ نَبِیٌّ اِلَّا وَ قَدْ کَانَ مُکْتَسِبًا مگر بعضی بزرگوں کا استغراق توحید او رمعرفت کسب سے مانع آتا تھا اور جنکا حوصلہ وسیع تھا اونکا مانع نہیں ہوا چنانچہ خلفاء اربعہ اور اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسب کرتے تھے اور اصحاب صفہ نہیں کرتے تھے نقل ہے حضرت امیر کلال قدس سرہ العزیز ایک روز غلہ زراعت کا صاف کرتے تھے ناگاہ ایک عورت صاحب جمال وہاں وارد ہوئی اور کہا ای شیخ خس و خاشاک کو کیوں نہیں حکم کرتے کہ ایکبارہ دور ہوجاۓ شیخ نے فرمایا شغل ظاہری سنت انبیا

کی سو اوس عورت نے کہا اگر فرماؤ تو میں ایک بار خس و خاشاک کو دور کر دوں شیخ نے فرمایا
کہا اوس عورت نے حکم کیا سب خس و خاشاک غلہ سے دور ہو گیا شیخ نے فرمایا
یہہ خس و خاشاک میرا شغل ظاہری تہا پھر کہو کہ اپنی جگہ پہ مل جائے اور وہیں آ جائے
عورت نے کہا مجھکو یہ طاقت نہیں ہی شیخ نے حکم کیا پھر وہ خس و خاشاک غلہ میں
آگیا پھر حکم کیا جدا ہو گیا اسیطرح کئی بار کیا شیخ نے اوس عورت سے فرمایا کہ تیری ترکش میں ایک
ہی تیر تہا اور میرا ترکش تیرونسے بہرا ہی ۵ سبب سے گذرا اور سبب کو جان
کہ پایا ہی قوت اوس سے سارا جہان + ای عزیز اللہ تعالی کو قدرت ہی کہ بغیر آب
اور غذا کے قوت بخشی جیسے نباتات اور جمادات اور فرشتون کو بخشتا ہی جب
یہہ حال ہی تو پھر روزی کا غم کہانا توکل کے خلاف ہی ہمارا بہروسا زندگی پر
ہی نہ خوراک پر یعنی جبتک زندگی ہے روزی ملیگی نقل ہے کہ حضرت شقیق
بلخی کا ایک مرید حضرت بایزید کے پاس گیا حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تمہارا
کس مقام میں ہی کہا مقام توکل میں پھر حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تمہارا کیا کہتا
ہے کہا کہتا ہی کہ اگر آفتاب ایک نیزہ پہ آ جائے اور زمین تانبے کی ہو جائے اور
کہانا نہ ہی اور تمام خلق میرے ذمہ کے بالی ہون تو بہی ہرگز میں غم نہ کہاؤن
حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد کفر ہے اوس مرید نے جا کے
شقیق سے سب قصہ بیان کیا شقیق نے کہا کہ مجھکو چاہئے تہا پوچھتا کہ یہہ کفر ہے
تو پھر اسلام کیا ہے جا پھر پوچھ وہ مرید حضرت بایزید کے پاس آیا اور پوچھا
شیخ نے فرمایا کہ تو میری کہنے کو نہیں سمجھیگا مرید نے کہا آپ لکھ دیجئے وہ
سمجھ لین گے حضرت بایزید نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مرید
کو دیا وہ روانہ ہوا اور یہان شقیق بیمار تہے اور جواب کے منتظر جسوقت

مرید جواب لایا شیخ نے دیکھا اور زنار توڑ ڈالا اور کہا مین ابتک کافر تہا اب مسلمان
ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا اور جان بحق تسلیم
کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ معنی ہین کہ خالقی اور رازقی اور رحیمی اور رحمانی
کی صفت خدا تعالی کے واسطے ہی تو کون ہے کہ اپنا دخل اوسمین دیتا ہے اور غم
خلائق کا کہاتا ہے بندہ پروری خدا ہی کو سزاوار ہی فرد بندہ خدا کے مین
تیری فرزند غم نہ کہا ✣ تو کون ہے وہ آپ ہی بندون کو پالتا ✣ ای عزیز جس
کا کوئی دوست یا عزیز مالدار صاحب عز و جاہ ہوتا ہی وہ شخص اوس پر مطمئن
رہتا ہے اور اوسکو غم روزی کا کچھ نہین ہوتا ہی بڑی بی انصافی ہی کہ جسکا
خدا سا مالک ہو وہ روزی کا غم کہائی چنانچہ نقل ہے ایک بزرگ سے
پوچھا کہ پیر تیرا کون ہے کہا ایک غلام پوچھا کسطرح کہا ایسی قحط مین کہ آدمی
گوشت آدمی کا کہاتا تہا ایک غلام کو مینی دیکھا کہ خوش ہنستا ہوا چلا جاتا تہا
مینے پوچھا ای عزیز تجھکو کچھ غم قحط کا نہین ہے اوسنی کہا مجکو کیا غم میری
آقا کے گھر غلہ بہت ہے پس اوسکی وہ بات میری پیر ہوئی اپنی دل کو مینی خدا
کیطرف متوجہ کیا اور غم روزی کا میری خاطر سے دور ہو گیا اسواسطے کہ جب
اعتقاد غلام کا مخلوق پر ایسا ہو تو خالق پر بہروسا ہزار چند چاہیے ✣ رزق
جو مقسوم ہی ملتا ہی اپنی وقت پر ✣ تو غم روزی نہ کہا دلمین نہ لا خوف و خطر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لَن یَّطْلُبَکُمُ الرِّزْقُ کَمَا تَطْلُبُوْنَہٗ
بندے کو چاہیے کہ حقتعالی کو رازق جانے اور اوسکی عبادت مین مصروف و مشغول
رہے بعضے لوگ عبادت و طاعت کو کہ بندون پر لازم ہی خدا پر چھوڑتے
ہین اور کہتے ہین کہ اگر خدا توفیق دی تو ہم بندگی کرین اور روزی کو خدا نے اپنے

مجھسے کلام + دل تھا اونکا ایک دریای شگرف + جوش کرتا ہی بہت دریای ژرف +
اصل یہہ بات ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اسپہ
دیا ہین مشاہدی اور استغراق اور تجلیات کی حالت مین کب مائل طرف خلاف حدود
اللہ کے ہوی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام رات
جہکای استغراق مین رہتی تہے آدہی رات کو وقت ایک آہ کرتی جسم کو مطلق حرکت
نہتی اسواسطی کہ اسرار محبت دل مین نگاہ رکہنا کمال محبت ہی اور جو صدا اوس سی
وسیع ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا فَضَلَ اَبُوبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَلَا بِكَثْرَةِ الصَّوْمِ
اِلَّا بِسِرٍّ وَقَرَ فِی قَلْبِهٖ یعنی ابوبکر کی بزرگی کثرت صوم و صلوٰۃ سی نہین ہی بلکہ جو اسرار
الٰہی کہ اون کے دلمین ٹہرا ہوا ہی اور وہ اسرار غلبہ خدا کی محبت کا باعث ہوا اوسکو
سب سی افضل ہین کہ جو بسبب اور غلبہ محبت خدا تعالی نے پیغمبر علیہ السلام کے سینہ
مبارک مین ڈالا تہا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے سینہ
مین ڈالا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مَا صَبَّ اللّٰهُ فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَصَبَبْتُهٗ
فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَكْرٍ چنانچہ حضرت شیخ فریدالدین عطار نے یہہ مضمون فرمایا
اشعار جو خدا بکبریا سے ہی عطا + سینۂ پاک پیمبر کو ہوا + سینۂ صدیق
مین وہ بہردیا + ہو گئے وہ گنج اسرار خدا + صاحب تحقیق وہ صدیق تہی + جبکہ
اونہین سے نکتۂ تحقیق تہی + دو جہان کی صاحب افراد تہی + منکشف اونپر
سبہی اسرار تہی + خامشی لیکہ اون کو کام تہا + اپنی لب کو بند رکہتی یا ہی تہے
بحر استغراق مین شب تا بروز + غرق رہتی تہے بصد اندوہ و سوز + ہمیشہ شب کو
ہوتی گرتے جانگداز + اور نہ کرتے لب سی کچہ افشای راز + چین تک وہ ہوتی
ہوتی مشکبار + مشک کرتے خون آہو ہی تتار + شیخ فریدالدین عطار فرماتی

ہین کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسرار الٰہی سے ایسے مالامال ہو
کہ ایک روز ایک کنوان جنگل مین تہا اوس کنوے سے ایک اسرار الٰہی مین سے
بیان کیا پانی اوسکا سب خون ہوگیا اور سِرّ الٰہی سکے سننے کی تاب نہ لایا
ابیات ایکدن لشکر جناب پاک کا + یعنی عسکر صاحب لولاک کا + راہ مین
اوترا بعز و احترام + چاہ کے لب پر گیا جا کر مقام + کی تلاش آب حضرت نے وہان
خون سے اوسدم بہرا پایا کنوان + یون ہوا ارشاد اوس درگاہ سے +
مرتضیٰ سے کہدیا کچہہ چاہ سے + یعنی اپنا درد دل ظاہر کیا + راز دل سے چاہ
کو ماہر کیا + اس لیے خون ہوگیا دل چاہ کا + یہ اثر ہے مرتضیٰ کی آہ کا +
ان بیان سے غرض یہ ہے اگر رقص و وجد سے اسرار الٰہی منکشف ہوتے تو یہ حضرات
ضرور رقص و وجد فرماتے سکوت و ضبط نفرماتے شیخ نجم الدین رازی نے
مرصاد العباد مین یہہ مضمون فرمایا ہے نظم یہہ نہین ہے رقص ہردم پاؤن اوٹہنا
بیٹہنا + مثل دریا جوش سے سو بار اوٹہنا بیٹہنا + رقص اوسے کہتے ہین جو دونون جہان
سے دل اوٹہے + یون تو ہے اس جسم کا بیکار اوٹہنا بیٹہنا + اگر کسی بزرگ سے جسم
کی حرکت ظاہر بہی ہوئی تو ابتدائے حال مین ہوئی نہ انتہا مین جیسے آدمی کے تین
حال ہوتے ہین طفلی جوانی پیری ایسے ہی سالک کے ہوتے ہین ابتدا اوسط انتہا
اگر کسی سے ابتدا یا اوسط مین حرکت جسم کی خلاف شرع ظاہر بہی ہوئی ہے اوسکا
کیا اعتبار اس واسطے کہ وہ حکم طفل کا رکہتا ہے کسی بالغ طریقت اور منتہی سے
حرکت مخالف احوال حضرت رسالت پناہ اور خلفائے راشدین کی نہین ہوئی
مبتدی اور متوسط تو مانند آب دریا کے جوش و خروش کرتے ہین بموجب
مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ اور منتہی سالک خموش رہتے ہین موافق مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ

کل لسانہ اونکو جسم کی حرکت نہین ہوتی ہی اپنے آپ مین مستغرق ہوگی گوناگون اسرار پر واقف
ہین قطعہ اپنی قصہ کو مختصر کرو + اپنی آپہی مین تو سفر کر + سب وہم و خیال و فہم و ادراک
جو کچھہ دلمین ہی سب بدر کر + مطلوب بہت ہین دو جہان مین + دل کو مائل
تو اودہر کر + اندر باہر کے سب بتون کو + تو توڑ کر سیر بحر و بر کر + جانان کی وصال
کی ہی یہ راہ + اس راہ سے سب کو تو خبر کر + نقل ہی کہ حضرت شیخ ابو الحسن نوری
ایسی اپنی آپ مین مستغرق ہو جاتی تہے کہ بال تک جنبش نہ کرتا تہا کسی نے پوچہا کہ یہ کس سے
سیکہا فرمایا بلی سی کہا کسطرح فرمایا کہ بلی جو ہی کے واسطی ایسی بیٹہتی ہی کہ اپنے
ظاہر و باطن کو اوس طرف بالکل رجوع کرتی ہی اور حرکت جسم کی نہین رہتی ہے
اور اپنی آپ کو فراموش کرتی ہی ای صوفیان ناقص الحال بلی سی تو کم ہونا
نہ چاہی اپنے آپ مین ایسی فرد ہو جاؤ کہ ظاہر باطن کو فراموش کرو اور اپنے
محرۂ دل کے پاسبانی مین رہو اور جو اسرار الہی ہو اوسکو مخفی رکھو کہ افشا
راز کفر ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اِفشَاءُ الرُّبُوبِيَّةِ كُفرٌ شعر چشم و
گوش و لب کو کر بند ای فتا + سر حق پہر تو نہ دیکہی کر گلا نقل ہی کہ ایکروز حضرت رابعہ
بصری کے پاس ایک صوفی بیٹہا تہا اور رابعہ توحید کا اور عجائب کا بیان
فرماتی تہین صوفی رونے لگا حضرت رابعہ نے منع کیا کہا ای صوفی اگر
یہ قطرہ اشک کے تیری دل مین رہتی تو دریا ہو جاتا اب ضائع ہو گئی اور کچھہ
مفید نہ ہوا ایکشخص نے حضرت رابعہ سی کہا کہ مجہکو کچہہ نصیحت کرو کہا کہ جو تیری دل مین ہی
حالات اور واقعات سی اوسکو باہر نہ لا اور جو کچہہ تیری باہر ہی معاش کی تنگی وغیرہ کا غم
و فکر اوسکو دخل نہ دی نقل ہی ایکروز بشر حافی سی وصیت چاہی فرمایا کہ محبت
خدای تعالی کی حاصل کر اسواسطی کہ آدمی کی بزرگی محبت سے ہی اوس آدمی

پھر کہا کہ اس سے اور کچھہ زیادہ فرماؤ تو شیخ نے فرمایا کہ جب محبت خدا سے تعالی کی
حاصل کی تو ڈر تو اوسکو ایسا پوشیدہ رکھہ کہ کسی مخلوق کو خبر نہو پھر اوسنے کہا اور
کچھہ زیادہ فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ اسطرح خدا کی محبت کو نہان رکھہ کہ گویا حقتعالی کو بھی خبر نہو
یہ مبالغہ شیخ کا تاکیدا تھا کہ محبت کے اخفا مین کوشش بہت چاہیے کیا خوب کسیکا قول ہے
شعر جان جائے تو بلا سے پہ کوئی جان نجائے یہ عشق یون چاہیئے جس کو کوئی پہچان نجائے

نقل ہے کہ ایکروز حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ خداتعالی کی وحدانیت
اور معرفت مین کلام فرماتے تھے ایک مرید رویا اور آہ کھینچی شیخ نے اوسکو منع کیا
اور فرمایا کہ اگر اب تو رویا اور آہ کی تو اپنی صحبت سے جدا کردونگا پھر شیخ نے وہی
کلام شروع کیا مرید نے ضبط کیا اور خاموش رہا آخر بعد ایک مدت کے اپنی جان
سے آہ کی ساتھہ سفر آخرت کر گیا کہ علم الہی کا کمال اور ضبط اوسکو حاصل نہین ہوا تھا
جاننا چاہیے کہ علم اللہ اور مشاہدہ اور تجلیات عشق کا میوہ ہے اور عشق مانند دانہ کے ہے
پس دانہ کو نہان رکھنا چاہیے کہ میوہ حاصل ہو اگر پوشیدہ نکریگا تو وہ دانہ ضائع
ہوگا اور اوسکا وبال اوسکی گردن پر رہیگا اور اگر پوشیدہ کیا اور میوہ نہ آیا اور
او زمین سے نہ چلی اور مر گیا تو آخرت مین اس میوے کا بدلہ پائیگا یعنی میوہ قرب الہی کا
حاصل ہوگا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَن عَشِقَ وَکَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ یہ آیت شریف اگرچہ مہاجرین کے حق مین ہے لیکن
یہان صوفیون کی اصطلاح مین مہاجر سے وہ شخص مراد ہے کہ دنیا اور مطلوبات
کونین سے خدا کیواسطے الگ ہوگیا تو آیت اوسکو شامل ہوگئی پس اگر عشق کا تخم
ہستی اور کسی کی زمین مین پوشیدہ رکھیگا تو شاخ وبرگ اوسکی کہ انوار قلوب

اور احوال روح ہین ظاہر ہونگی اور اگر تصفیہ اذکار و افکار سے معمور کریگا تو اسکا شگوفہ کہ علم اللہ کا ہی ظاہر ہوگا اور اگر عقائد ناپسندیدہ اور اوہام فاسدہ کی باد مخالف سے نگاہ رکھیگا تو میوہ اوس کا کہ تجلیات اور مشاہدات اور قربات حق ہی ظاہر ہوگا الحاصل اول سے آخر تک عشق کا تخم ہستی کی زمین مین بویا ہے اور اوسکی بیج کو قواعد شریعت مین محکم رکھنا سالک کیواسطے فرض ہے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ سے یہی مراد ہے

کبہی اے ہنسیگا جنبش مین رہیگا مثل خس	دل مین کر ہیچ شریعت کو تو محکم بہر نفس
کبہی ک ہلتا رہیگا مثل ابر نو بہار	شرع مین محکم رہا کر کوہ سان ہی تو کشتہ ہوا
کبہی ک بہہ نالہ و فریاد جون زاغ و زغن	ضبط کر تو اپنے دلمین جوش اے مرد کہن

العزیز اگر صوفیہ کا احوال ابتدا اور اوسط اور انتہا کا مشرح بیان کیا جاے تو کتاب دراز ہوتی ہے عارف کامل خود معلوم کرلیگا مجمل اور مختصر یہہ ہے کہ صاحبان حال کے دو طائفہ ہین ایکصاحب تکوین اور ایکصاحب تلوین صاحب تکوین کو جسقدر استغراق اور توحید اور معرفت اور عشق اور حالت زیادہ ہوا وسیقدر ہوش اور عقل زیادہ ہوتی ہے اور کوئی قول اور فعل خلاف شرع نہین ہوتا ہے انبیا علیہم السلام اور خلفائے راشدین اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا یہہ حال تہا خواجہ محمد پارسا نے رسالۂ قدسیہ مین فرمایا ہے کہ اس مرتبۂ بیصفتی کا کمال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور جملہ انبیا علیہم السلام علی قدر مراتب اسی خرمن کے خوشہ چین ہین اور آپ ہی کے مدد سے اونکی درجات کی ترقی ہے اور مقام محمود کہ آپکے واسطے مخصوص ہے اسی مرتبہ کا کمال ہے اور اسی مرتبہ بیصفتی کے خاصون مین ایک یہہ ہے کہ اس مرتبہ والے کو تمکین و قرار ہوتا ہے اضطراب و اضطرار نہین

ہوتا اصحاب تلوین کی کہ مقام تکوین سے نیچے کا درجہ ہے یہی دو طائفہ ہیں
ایک اصحاب صحو ایک اصحاب سکر اصحاب صحو کو اجتہاد معرفت اور علم الٰہی میں کبھی خطا
بھی واقع ہو جاتی ہے اور وہ خطا عذر تقصیر سے حقتعالی معاف فرماتا ہے اور شرف الہام سے
مشرف ہوتے ہیں اور خطا کو خطا اور ثواب کو ثواب جانتے ہیں اور اسرار کے رنگوں
کیطرف مائل ہوتے ہیں اور نور و نار میں تمیز نہیں کر سکتے ہیں پر الہام حقتعالی
کہ نور تجلیات رحمانی ہے اور نار تجلیات شیطانی جیسے الہام اور وسوسہ قریب قریب
ہیں سالکوں نے فرمایا ہے کہ اصحاب تکوین کے واسطے مشاہدہ ذات کا ہوتا ہے اسواسطے
وہ آرام و سکون میں ہیں اور اصحاب تلوین کیواسطے مشاہدہ صفات کا ہوتا ہے
اور صفات حقتعالی کی مختلف ہیں اسیواسطے اونکے احوال بھی مختلف ہوتے ہیں اور ایک
حال میں مضطر ہوتے ہیں اسواسطے کہ متوسط ہیں ابھی منتہی نہیں ہوئے ہیں اور
اگر اونسے کوئی بات خلاف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین
کے ظہور میں آئی اوسکا اعتبار نہیں اور اونکے مشاہدہ کا حال مفتاح القلوب میں بھی
ذکر کے فصل میں مرقوم ہے اصحاب سکر کے بھی دو حال ہیں ایک حالت رحمانی اور
ایک حالت شیطانی حالت رحمانی وہ ہے کہ استغراق کے حال میں اس سے کبھی وہ
فعل ظاہر ہوتا ہے کہ عوام الناس کے نزدیک کفر ہوتا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے سبحانی ما اعظم شانی ظاہر ہوا کیفیت اوسکی اسطرح پر تھی کہ حضرت
بایزید کے واسطے ایک ایسی حالت پیدا ہوتی تھی کہ اوسوقت زمین حجرے کی حجرے کے برابر
ہو جاتی تھی اور آپ سُبْحَانِی مَا اَعْظَمُ شَانِی فرماتے تھے جب ہوش میں آتے تھے تو بصورت
اصلی ہو جاتے تھے مریدوں نے شیخ سے اسبات کا اظہار کیا شیخ نے فرمایا کہ جسوقت
میری زبان سے ایسا کلام نکلے تو مجھکو قتل کرنا ورنہ میرا گناہ تمہاری گردن پر ہے

[illegible] ۱۲

جسوقت شیخ کا پھر وہی حال ہوا مریدون نے تلوارین چھڑین مارنا شروع کیا
شیخ پر کچھ اثر نہ ہوا جب شیخ ہوش مین آئے مریدون نے حقیقت حال بیان کیا
شیخ نے فرمایا اگر اسوقت مجھکو مارو تو البتہ مجھ پر اثر کریگا کہ اس وقت مین بایزید
ہون اور اوسوقت مین نتھا اور ہی کوئی کہنے والا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ
السلام کو درخت سے ابتدائے نبوت مین اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ظاہر ہوا اگر بایزید سے
سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ ظاہر ہوا کیا عجب ور یہہ حال ابتدا مین تھا اوسکا کیا اعتبار
کہ مبتدی مانند طفل کے ہے طفل سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین اگر مبتدی اور متوسط
سے ایسا حال ظاہر ہو کہ تلوار کی ضرب اوس پر اثر نہ کرے تو معذور ہے لیکن ناقص ہے
ابھی منتہی نہین ہوا سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہہ حال ابتدا کا تھا جواب حضرت
موسیٰ علیہ السلام ابتدائے نبوت مین درخت سے انوار دیکھتے تھے اور آخر نبوت مین جب
رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ کہا تو حکم ہوا لَنْ تَرَانِیْ اسی حاصل ابتدا اور اوسط مین ایسے حالات
ہوتے ہین اور انتہا کا حال بیان ہو چکا ہے کہ کوئی شی خلاف شرع نہین ہوتا ہان
حالت استغراق شیطانی مین کوئی قول و فعل ایسے مخالف شرع یا لہو یا لغو وقوع
مین آتا ہے اور ان دونون حالتون کے نشان بہت ہین یہان کچھ بیان کئے جاتے
ہین کہ حالت شیطانی مین ایسی باتین ظاہر ہوتی ہین کہ وہ دال ہوتی ہین الحاد پر
اور حالت رحمانی مین عذر تقصیر اور ندامت گناہ ہو کر انکساری اور علم اور تواضع پیدا ہوتی ہے اور
حالت شیطانی مین عجب اور غرور اور ریا اور حسد پیدا ہوتی ہے اور نفس کی خواہشون
مین مبتلا اور مقید رہتا ہے حالت رحمانی مین حقتعالی اوسکا نگاہبان اور محافظ
ہوتا ہے اوس سے کوئی بات خلاف شرع استغراق اور غیر استغراق مین ظاہر نہین
ہوتی بموجب اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا لَّمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا کے معاملہ مین نگاہ رکھا حقتعالی فرماتا ہے
وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
الغرض سالک کو استغراق سے چارہ نہین ہے اور وہ دو حال سے خالی نہین یا غلبہ شوق سے ہے یا مشاہدہ
سے اگر شوق کی وجہ سے ہے تو یہ مبتدی کا حال ہے نہ منتہی کا چنانچہ ایک بزرگ سے پوچھا کہ تمکو
شوق ہے کہا نہین کہا کیون کہا شوق نشانی دوری کا ہے اور ہم ایسا ہین ہین جسکو وصل کہتے ہین اوس مقام مین
شوق حجاب ہوتا ہے اور سالک کیواسطے بمعرفت اور علم الہی کے عشق اور شوق سے ذات باری
مین وہم وخیالات باطل پیدا ہوتے ہین چاہئے کہ مخالف شرع نہو کہ علم الہی حاصل ہو
اگر استغراق مشاہدہ کی وجہ سے ہے تو سالک کیواسطے بغیر علم الہی کے حرکات وسکنات
حرام ہے اور خلاف امر کفر ہے عشق مین ہے جسکی زندگی بیکفر ہے اوس شخص کو جز بندگی
چنانچہ سب انبیا علیہم السلام ہمیشہ استغراق اور مشاہدہ مین رہتے تھے اور ذرہ برابر
خلاف امر حق نہین کرتے تھے ازظاہر وباطن مین اللہ کے مشتاق اور محاسبہ
مین اور مراقبہ مین ہوتے تھے مخفی نرہے کہ مراقبہ دو طرح پر ہے ایک مراقبہ
موقت اور ایک مراقبہ دائمی مراقبہ موقت وہ ہے کہ سالک اپنے آپ سے فرو ہو جاوے
اور انوار الہی حاصل کرے اور مراقبہ دائمی وہ ہے کہ تمام حرکات وسکنات مین
خدائتعالی کی رضامندی ملحوظ رکھے جس کام مین رضای حق ہو وہ کرے اور جس
مین نہو نہ کرے چنانچہ حدیث قدسی اسپر ناطق ہے کُلُّ ذَنْبٍ مِّنْكَ مَغْفُوْرٌ سِوَی
الْاِعْرَاضِ عَنِّیْ وَكُلُّ فِعْلٍ مِّنْكَ مَعْفُوٌّ سِوَی الْاِهْمَالِ اِلَیَّ الغرض حقتعالی کی طرف سے
جو مراقبہ ہے وہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اللہ تعالی آدمی کو نگاہ رکھتا ہے
فنا کے تصرف سے موافق مضمون اس آیہ کریمہ کے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا
دوسرے یہ کہ حقتعالی دیکھتا رہتا ہے بندہ کو اوس فعل کو جس کا امر ہے اور نہی ہے

اسے چھوٹنی نہ پائے اور نہی کرنی نپائے پہر مراقبہ بندہ کی طرف سے تین طرح پر ہے
اول یہہ کہ آدمی ہر وقت اس باتکا ملاحظہ رکہے کہ اللہ تعالی ہمیشہ میری اعمال کا
حاضر و ناظر ہے اوس کا ثمرہ صفت حیات ہے کہ بندہ کو حاصل ہوتی ہے اور
مراقبہ کا نام مراقبۃ المراقبہ ہے دوسرے یہہ کہ آدمی اپنی قوائی ظاہری و باطنی یعنی حسی
اور عقلی کی محافظت کرے اور جس چیز کیواسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اوسکی طرف
مصروف ہووی تیسرے دل کو اس طرح غیر سے نگاہ رکہے کہ سوای حقتعالی کے اوسکی دل میں
ہرگز کوئی راہ نپائے اصل غرض مراقبہ سے یہہ ہے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند
قدس سرہ العزیز فرماتی ہین اگر کوئی بندگی کا مزہ پائے اور وہ مزہ اوسکا مطلوب
ہوجائے تو وہ اوسکا عابد ہے حق کا عابد نہین ہے اگر کسیکو ذوق اور حالت
اور یقین اور معرفت اور کشف و کرامت حاصل ہو اور وہ اوسکا مطلوب ہوجاوی
وہ بہی اوسکا عابد ہے نہ عابد حق کا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس
اللہ سرہ العزیز فرماتی ہین اگر کوئی شخص واسطے حصول کشف و کرامت اور خوارق
عادات کے بندگی کرے اور اوسکو حاصل کرلے تو اوسنے دنیا مین مزدوری پائی آخرت
مین کچھ نصیب رہیگا العزیز اگر دو نو جہان کی قدرت اور معلومات اور مفہومات
اور جمیع انبیا اور اولیا کی عرفان خداتعالی تجکو دے ہرگز راضی نہو جبتک واسطے
کام اسکی سوا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتی ہین اگر فرضا
تقدس جبریل اور صفوۃ آدم اور خلت ابراہیم اور شوق موسی اور طہارت
عیسی اور محبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا کی
صلواۃ اللہ علیہم اجمعین تجکو دین ہرگز راضی نہو اور ہمت اور حوصلہ بڑا کی
نکہہ اسواسطے کہ کار اس سے برتر ہے اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہو کہ وہی چیز

یہہ تعریف زیادہ تاکید مین بندگی کی ہے اور انبیا کی مراتب کو بلند کرتے ہین ۱۳

تیرا حجاب ہوگا اسواسطی کہ یہہ مقام وسیلہ مطلوب کا ہی نہ عین مطلوب اور یہ ظاہر ہے کہ وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جاننا خود مجہولی ہی انصاف کرنا چاہئی کہ جب ان چیزون کی طرف متوجہ ہوا اور انکا حاصل کرنا کہ یہ چیزین مقام انبیا اور اولیا کی ہین اور حالت روحانی اور رحمانی ہی مجوبیت ٹہری تو حالت شیطانی کی حاصل کرنے اور ادہر متوجہ ہونیکا کیا حال ہوگا پس سالک کو خاتم النبیین اور خلفائی راشدین اور صحابہ اور تابعین کی متابعت مین طریقت کی راہ چلنا چاہئی کہ اس راہ کی نہایت ناکامی اور حیرانی اور عجز اور تقصیر اور پشیمانی ہی چنانچہ امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتی ہین کہ سالک اپنی ہمت کو ایسا بلند رکہی کہ سوا خدا کی کسیکو اپنا مطلوب اور محبوب نہ سمجھی اور کسیطرف گوشہ نظر سی بہی نہ دیکہی اگر فرضاً جمیع انبیا کی مقام اوسکی روبرو کرین اوسطرف نگاہ نہ کری اور حق تعالی کو چہوڑ کی ادہر مشغول نہ ہو کہ یہہ حجاب ہوجائیگا خوش فرمائی ہین یہ اسرار حضرت شیخ فرید الدین عطار

نظم

جب ایاز خاص کو با عز و جاہ
دیدیا محمود نی تخت و کلاہ

اور کہا تیرا ہی سب خیل و حشم
کر بلند اپنی حکومت کا علم
چاہتا ہون مین کہ تو شاہی کرے
اپنا تابع سبکو تا ماہی کرے
دیکھہ کر حیران ہین سب ہی سپاہ
آنکھہ مین سب کی ہوا عالم سیاہ
تھی ہوئی آپس مین ایسی ہی غلام
یہہ تو ہی عزت یہہ تیرا احترام
لیکن اوس ساعت ایاز ہوشیار
رو رہا تھا اپنی اوپر زار زار
سب کہتی تھی کہ تو دیوانہ ہے
کیون تو اتنا عقل سی بیگانہ ہے
بادشاہی تو ملی تا ہی انعام
پھر یہہ رونا کس لیے ہو شادکام
رو کی یون بولا ایاز با صفا
دور ازیہ تم سے نہین ہرگز کہلا
دور مجکو ڈالتا ہی بادشاہ
قرب سی اپنی یہہ دیکر عز و جاہ
ہو گی مین مشغول تا فوج و سپاہ
دور پڑ جاؤن ز قرب پادشاہ
حکم مین میری اگر ہووی جہان
مین نہونگا دور شہ سی ایک آن
حکم کا تابع رہونگا روز و شب
لیکن اوس سی مین جدا ہونگا تب

مجھکو کب یہ کہہ دفر درکار ہی	مجھکو کافی شاہ کا دیدار ہی	ہی اگر تو طالب حق باہنیاز
بندگی کر جیسے کرتا تہا ایاز	ای دریغا تو نہیں ہے مرد راز	کسکو سمجہائین بتائین کسکو راز

دوسری وجہ منع ہونی وجد وسماع کی از روی شریعت کی یہ ہی کہ شرح مقاصد مین مذکور ہی کہ حلال اور ضعیف جاننا اوس گناہ کا کہ جو دلیل قطعی سی ثابت ہو کفر ہی صلوۃ مسعودی مین مذکور ہی کہ مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہی کہ بندہ گناہ سی کافر نہین ہوتا ہی لیکن گناہ کو ہلکا اور سبک جاننی سی کافر ہو جاتا ہی اور گناہ کی حلال جاننی کا کیا حال ہوگا ای عزیز جو لوگ کہ فقیر کہلاتی ہین اور خدای تعالی کی محبت کا دم بہرتی ہین اور راگ اور باجی سنتی ہین یہ تو فرمائین کہ کس سی سنا ہی کہ درویشان اہل صفہ کا یہ حال تہا اور یہ افعال تہی شاید پیغمبر علیہ السلام کی وقت مین عشق و محبت نہ تہا ہان یہ بات ہی کہ جسکی شیطان راہ مارتا ہی اوسکا یہ حال ہوتا ہی فرمایا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نی کہ جسنی نی راگ کو حلال جانا وہ منافق اور ملعون ہی اسواسطی کہ راگ کہیل ہی اور کہیل حلال نہین اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس نی راگ کو حلال کہا وہ چاروں مذہب سے الگ ہو گیا فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہ جس نی راگ کو حلال کہا وہ منافق ہی سب امت کی نزدیک اسواسطی کہ وہ راگ کہیل ہی اور سب کہیل حرام ہی فرمایا امام احمد حنبل رح نی جو شخص راگ کو حلال کہی وہ کافر ہی اسواسطی کہ اوسنی بیکار کر دیا حکم شریعت کو اور جو بیکار کر دی حکم شریعت کو وہ مومن نہین ہوتا سب مجتہدون کی نزدیک اور نہ قبول ہوگی بندگی اوسکی اور مٹ جائینگی بہلائیان اوسکی اور طلاق ہو جائیگی عورت اوسکی اور فرمایا ابو یوسف رح نی جسنی کہا راگ حلال ہی تو وہ کافر ہی اسواسطی کہ راگ شیطان کا

کام ہی اللہ تعالی کے فرمانیکے بموجب قالوا اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین
یہہ سب اقوال تفسیر جلالی سے منقول ہین اور فرمایا آنحضرت نے کل الطریقۃ ردتہ
الشریعۃ فہو زندقۃ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل
منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے لو رأیت رجلا یمشی فی الہواء ویطیر
فی الہواء ویترک فرضا من فرائض اللہ وسنۃ من سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو ملعون
یعنی اگر تو دیکہے کسی آدمی کو کہ پانی پر چلتا ہی اور ہوا مین اڑتا ہی اور ایک فرض خدا تعالی کے فرضونمین سے اور ایک
رسول کی سنتون سے ترک کرتا ہی وہ مردود لعنت کیا گیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے ومن یعص اللہ ورسولہ
فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا نقل ہے کہ شمس الائمہ حلوائی سے پوچہا کہ جو
لوگ راگ سنتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا حال اللہ تعالی کے پاس مرتبہ اور قدر ہی سچ کہتے ہین کہ
جہوٹ انہون نے یہہ آیت پڑہی افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ نقل ہی کہ
حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ آپسے استغراق توحید و معرفت کی
حال مین کیون نہین حرکت وجدی ظہور مین آتی ہی آپ نے یہہ آیت پڑہی وتری الجبال
تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب یعنی تو دیکہیگا قیامت کی دن پہاڑون کو جانیگا کہ
اپنی جگہہ پر کہڑی ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ تو مانند ابر کی نہایت تیزی اور سرعت سے
چلتی ہین کہ اونکی چال اور حرکت معلوم نہین ہوتی ہی یعنی انکی باطن مین ایسی حرکت
ہی کہ دو نو جہانسے سوا ہی محسوس نہین ہوتی ہی اور حرکت جسمانی حرکت مذموم ہے
مترجم کہتا ہی کہ اس باب اور اس سے اگلی باب مین اور جہان کہین اس کتاب
مین لوگون کی طرف کفر کی نسبت کی ہی اوس کو دیکہہ کے کسی خاص مسلمان
کو جس سے یہہ کام سرزد ہوتی ہین اور ہون جہٹ پٹ کافر کہنا نچاہیی جبتک اوس
کی زبان سے کسی قطعی حرام کا حلال جاننا یا قطعی حلال کا حرام جاننا نہ ثابت ہو

یہہ امر موقوف نیت پر ہی اور دلکا فعل ہی اس کا عالم علام الغیوب ہی جس کو
بہتیرون اماموں نی حرام یا حلال کہا اوسکی خلاف عقیدہ رکہنی سے آدمی کافر
ہوجاتا ہی اور جو امر اختلافی حرام ہی اوسکے حلال جاننی سے گنہگار ہوتا ہی کافر نہین ہوتا
کفر کی نسبت بڑی سخت چیز ہی اگر وہ شخص کافر ہنو تو یہہ کہنی والا کافر ہوجاتا ہی اور یہ وجد
و سماع کا مسئلہ ایسا ہی کہ اسکی بعض قسم البتہ حرام ہی اور بعضی اختلافی حرام اور بعضی
مباح اسکو نہ مطلق حرام سمجہنا چاہئی نہ مطلق حلال سو وجد کا حال یہہ ہی کی
بناوٹ اور تکلف سی وجد کرنا دنیا کی واسطی ریا کی راہ سی حرام ہی اور جو بی اختیاری اللہ
کی شوق مین ہو تو اسمین معذور ہی عوارف المعارف مین حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی کی اور احیاء العلوم حضرت امام محمد غزالی مین اسکی تفصیل موجود ہے
تہوڑی سی بیان پر لکہی جاتی ہی سو جاننا چاہئی کہ یہان چار چیزین ہین باجہ
راگ اور راگ گانی والا اور سننی والا سو خالی باجا تار کا ہوتا ہی یا نی یا منڈہا ہوا
جیسی نقارہ بغیر راگ کی سب حرام ہی مگر دف اور تالی بجانا کہ امام شافعی کے یہان
رخصت ہی سو عوارف مین ہی کہ اس کا ترک بہی اولی ہے اور احتیاط بہتر ہی کہ خلاف
مین نہ پڑے اور لڑائی مین نقارہ بجانا مباح ہی اور راگ جس مین کوئی باجا ہو اون
باجون مین سی جنکا بجانا حرام ہی اور گانی والا عورت جوان یا امرد ہو اور ایسی
شعرین اور غزلین ٹہمری خیال وغیرہ ہو جسمین زلف و خال و خط کا ذکر ہو سب
کی نزدیک حرام ہی اسیکو فقہ مین کہا کہ حرام ہی اور اوسکی لذت لینا کہ حرمت سے
نکلی دل سی جاتی ہی کفر ہی اور جس مین باجا حرام ہو اور کوئی چیز ممنوعات شرعی
سی ہو وہ بہی حرام ہی اسواسطی کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہی کہ جس چیز مین حرام
حلال جمع ہون تو حرام کو ترجیح دیکر اوس چیز کو حرام ٹہراتی ہین اور جسمین کوئی

باجا ہو اور اللہ جل شانہ کی حمد یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح یا نعت
اور دین کی باتون کی ترغیب ہو اوسکو عید یا شادی وغیرہ یا اور وقت کبھی
کبھی سن لینا مباح ہی اوسکو بھی احیا مین لکھا ہی کہ عادت نہ کری اور اپنی
اوقات اکثر اسمین صرف نہ کری نہین تو سفیہ اور مردود شہادت ٹہرجاتا ہی جسکو
فقہ مین لکھا ہی کہ جو راگ کی عادت کری اوسکی گواہی درست نہین اسواسطی
کہ لہو کا کام بار بار کرنا گناہ ہی اور جیسی صغیرہ گناہ اصرار سی کبیرہ ہوجاتا ہی ایسی
ہی بعضی مباح کام اصرار سی صغیرہ ہوجاتی ہین اور جس راگ مین ہجر و وصل کی
مضمون ہون اور سننی والا عام آدمی ہو کہ اوسکو دنیا کی معشوقون کیطرف لیجائی
وہ بھی حرام ہی عوارف مین لکھا ہی کہ جو راگ شہوت نفس کی راہ سی سنا جای
وہ حرام ہی اور جو مباح طور پر سنا جای جی اپنی عورت یا شرعی باندی سی وہ مشتبہ
ہی کہ لہو مین داخل ہو گیا اور جو مشاہدہ حقانی کی راہ سی سنا جای کہ اوس کو
اللہ کیطرف لیجائی وہ مباح ہی یہ حکم شریعت کی روسی راگ کا ہی اور صوفیہ کرام
نی کہ اہل نفس کی بیماری کی حکیم ہین نہایت احتیاط کر کے اور شرطین مقرر کی ہین
کہ سننی والا ایسا ہو کہ اوسکو سوا خدا کی اور طرف خیال نہ جاتا ہو اور بہوکا ہو
تو کہانا نہ کہای اور راگ سننی اور نا اہلون سے مجلس خالی ہو اور خلوت
ہو کہ غیر کو اوسمین دخل نہو اور سوا اسکی شرطین ہین کہ اپنی جگہہ پر بیٹہے رہین ایکدن
مین سید صفدر حسین صاحب سے کہ حضرت مودود چشتی رح کی اولاد سی ہین
اور دہلی کی رہنی والی ہین پوچہا کہ آپ چشتی ہین اور راگ نہین سنتی ہین
فرمایا اگر مین چشتی ہوتا اور تصوف مین قدم نہ رکہتا ہوتا تو مباح راگ سن
لیتا اب مین صوفی کہلاتا ہون اور صوفیون نی جو راگ سننی مین قیدین لگائی

سنتین سو سمجھہ مین پائی نہین جاتی ہین کیونکہ سنون عوارف مین ہی کہ راگ کوئی چیز
نئی دلمین نہین پیدا کرتا ہی بلکہ جو بات دلمین ہوتی ہی اوسکو بڑہا دیتا ہی سو اہل اللہ
کو محبت رحمانی اور نااہل ہوا کو شہوت شیطانی زیادہ کرتا ہی اسواسطی فقہانے کہ حکیم ہین نا
اہلون کی کثرت اور اہلون کی قلت اور دعوی والی بہت اور حقیقت والی کم بلکہ معدوم
دیکھہ کر مطلقاً راگ کی حرمت کا حکم دیا اور منع کی دلیلون کو مستحکم کیا اس صورت مین
ہر قسم کو راگ سی ہر قسم کی آدمی کو احتیاط ہی مناسب ہی اور جو اسکا اہل ہوا اور شوق
الٰہی بڑہانا اور قبض کہولنا منظور ہو تو سب شرطون کی ساتھہ تنہائی مین اخوان
و مکان و زمان کا لحاظ کر کر ایسا سنی کہ کسیکو خبر نہو اور جھوٹی لوگون کو سچون کی
تقلید اور دعوی کی سند نہ ملی اور اپنی آپ مین اپنی اہل و نااہل ہونیکو خوب سمجھہ لی
اور شیطان کی دہوکھی مین نہ آئی اور بطور دوا کی کبھی کبھی سنی عادت اور پیشہ نہ کر لی
اور جو کوئی راگ کی منع مین گفتگو کری تو مناسب وقت یہ ہی کہ ساکت ہو جاوی
اسکی رد کی فکر مین نہ پڑی کہ اہل شہوت کو سند ملی اور تابعین کو بہی چاہیی کہ جہان
ایسا راگ سنا معلوم کرین تو سننی والی کو نسبت کفر اور ارتکاب حرام قطعی کی نہ کرین
اسواسطی کہ جیسا حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہی ویسا ہی حلال کو حرام جاننا
غرض دونون طرف للّہیت چاہیی اور احتیاط نفسانیت سی اللہ تعالی بچائی کیا اچھی
بات فرمائی خواجہ بہاء الدین نقشبند رح نی کہ نہ انکار میکنیم نہ اینکار میکنیم یعنی
جو راگ مباح ہی اوسکا مین انکار بہی نہین کرتا اور مین سنتا بہی نہین اسواسطی کہ
مجھکو حاجت نہین سبب یہ کہ نقشبندیون کی بیان اور علاج قبض کہولنی اور شوق
بڑہانی کی ہین راگ کی ضرورت نہین واللہ اعلم اور بعض علما کا قول ہی
کہ ناچنی والی کی مقعد مین شیطان اونگلی کرتا ہی اور نچاتا ہی اور شرم اوسکی جاتی رہتی

ہو ملتقط مین لکہا ہی کہ لا یجوز یعنی نہین جائز ہی ناچنا صوفی کا جسوقت ناچتا ہی صوفی
تو ناچنے لگتا ہی اوسکی ساتہہ شیطان داہنی اور بائین طرف اور کردیتا ہی اونگلی اپنی
اوسکی دبر مین اور یہہ ناچ ہی جسنی نقصان کردیا ایمان اور عرفان کا یہہ رقص اور حال
لانا پہلی پہل سامری کی تابعین کی کیا تہا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰی
مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّہِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ یعنی بنالیا قوم موسی کی پیچہی اور
اپنی زیوروں سی ایک بچہڑا کہ وہ ایک دہڑ تہا جسمین چلانا گائی کا سو اوسکو سامنی وہ
سب کہڑی ہوکر ناچتی اور وجد کرتی تہی تو یہہ کافر کا طریقہ ہی جیسا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الرقص اثو کمثل القمار یہ اور بہی فرمایا کہ راگ اور گانا حرام ہی
بالاتفاق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ صَلّٰی خَلْفَ مُبْتَدِعٍ فَقَدْ ہَدَمَ
الْاِسْلَامَ ۔ فقہا نی کہا ایسی شخص کی حال مین کہ وہ ایسی قوم مین کا ہی جو مشہور
ہی ناچنی اور تالیان بجانی مین تو نہین جائز ہی اونکی پیچہی نماز پڑہنا یا اونکو امام بنانا
اور اگر نادانستہ ایسی شخص کے پیچہی نماز پڑہ لی تو نماز کا اعادہ کری غرائب الفوائد
مین لکہا ہی کہ نماز ہر نیک کار اور بدکار کی پیچہی روا ہے صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ
بشرطیکہ گناہ کو گناہ جانی اور جو شخص گناہ کو حلال جانی وہ کافر ہو جاتا ہی
اوسکی پیچہی روا نہین ہی اگر سہو سی پڑہ لی تو اوس کا پہیر لینا ضرور ہی چنانچہ شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز نی عوارف المعارف مین لکہا ہی
کہ ایک قوم کہتی ہین کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پاس بشارت لائی کہ تمہاری امت کی فقیر اغنیا سی پانچ سو برس پہلی بہشت مین
داخل ہونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئی اور فرمایا کہ اس مجمع مین
کوئی ہی کہ شعر عربی پڑہا سنی پڑہی ایک اعرابی نی یہہ دو شعر پڑہی قطعہ

یعنی ناچنا ایسا برا گناہ ہی کہ اوسکی برابر کوئی گناہ نہین ہی ۱۲ منہ

یعنی جو شخص بدعتی ہی اوسکے پیچہی نماز پڑہی تو اوسنی بالتحقیق اسلام کو ویران کیا ۱۲

قد لسعت حية الهوى كبدي فلا طبيب لها ولا راقي الا الحبيب الذي شغفت به
فعنده رقيتي وترياقي اس کا ترجمہ نظم اردو مین یہہ ہی قطعہ

مار محبت نے یہہ جگر میرا	طبیب اسکی سے خالی ہے جسکو سب عشاق	مگر وہ دوست کہ جس پر
فریفتہ ہون مین	اوسیکے پاس ہی افسون مرا وہی تریاق	یہہ سنکر حضرت صلی

علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وجد مین آئی یہانتک کہ چادر مبارک پیغمبر علیہ السلام کی دوش مبارک سی جدا ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس چادر مبارک کی چار سو ٹکڑی کرکے صحابہ کو تقسیم کردئی پھر حضرت معاویہ نی عرض کیا یا رسول اللہ یہہ کیا خوب بازی ہی یہہ حدیث راویان حدیث کی نزدیک صحیح نہین موضوع ہی اور یہہ سب افترا ہی اور ایسی حدیث کی نسبت سرور کائنات اور صحابہ کیطرف کرنا کفر ہی اور اگر بالفرض صحیح بھی ہو تو ہم کہتی ہین کہ ابتدای نبوت مین شراب کا پینا بھی تو مباح تہا بعد اسکی حرام ہوا شراب بہی پیا جاتا تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آپ روز منادی فرمائی کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیگا اوسکی واسطی بہشت واجب ہو جائیگی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی منع فرمایا اور موافق منع کی وحی آئی اور جنگ صفین مین عصر کی نماز خدا تعالی کی حکم سی معاف ہوگئی تہی ہم بہی عصر کی نماز نہ پڑہین ایسی ہی ابتدای نبوت مین بعضی چیزین مشروع تہین آخر نبوت مین عمل ونکا منسوخ ہوگیا حال انکہ تمام قران حق ہی ہمنی مانا کہ بزعم اوس قوم کی حضرت سید انبیا علیہ السلام نی تمام عمر مین ایکمرتبہ وجد کیا اور بدعتی ہمیشہ کرتی ہین تو معلوم ہوا کہ انکی حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالات سی زیادہ دین مین واضح ہو کہ اگر یہہ احوال غلبۂ استغراق محبت وعشق سی ہی تو جو عشق ومحبت کہ بمعرفت اور علم اللہ

تعالی کو ہے اوسمین خیال باطل اور اوہام فاسد پیدا ہوتی ہین اور غلبۂ عشق و
محبت مین بے اختیاری نقصان طریقت ہی اس واسطی کہ یہ ابتدا کا حال ہی اگرچہ
عشق رحمانی ہو اور اگر عشق شیطانی ہی تو اوسمین اختیاری اور بے اختیاری دونو برابر ہین
اسواسطی کہ عشق رحمانی مین عشق کا پوشیدہ رکہنا فرض ہے بموجب مَنْ عَشَقَ وَكَتَمَ
وَعَفَّ وَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ پنہان رکہنی سے معرفت اور علم الٰہی
اور مشاہدہ اور تجلیات حاصل ہوتی ہی اور اگر یہ احوال غلبۂ مشاہدی سے
ہی تو مشاہدہ مین جسم کی حرکت حرام ہی اور صاحب تکوین کو جسم کی حرکت نہین
ہوتی وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ سی یہ مراد ہی
اور صاحب تلوین کو کہ یہ مقام تکوین سی نیچی درجہ کا ہی اپنی تحمل کرنا فرض ہی کہ
اوسکی برکت سی مقام تکوین کو پہونچی جو مقام مستقیم انبیا علیہم السلام کا ہی اگر کوئی کہی
کہ مقام انبیا علیہم السلام سی یہ نسبت کرنا کیسا تو ہم کہین کہ جب آدمی ظاہر و باطن
مین تابع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خوشہ چین اوسی جناب پاک کا ہو
کہ یہہ بہی معجزہ نبی کا ہی تو متبوع سی تابع کو فیض پہونچتا ہی اے عزیز اور اے دوست
وجد و سماع کی باب مین مجکو ایک بڑا تجربہ حاصل ہوا ہی اور وہ یہ ہی کہ ایکشب
مینی خواب مین دیکہا کہ لوگ مجکو کہتی ہین کہ تو کس واسطی وجد و سماع نہین کرتا ہی
تو نہین دیکہتا ہی کہ خانہ کعبہ کا طواف وجد و سماع ہی اور یہ طواف کچھہ پتہرون
اور دیوارون کا نہین ہی بلکہ کعبہ حقیقی کا ہی اور کعبہ حقیقی سب جگہہ ہی مین اونکی
کہنی سی ساکت اور خاموش تہا ناگاہ تائید آلٰہی سی ایک الہام ہوا کہ یہ جماعت شیطانی
ہی ان سی کہو کہ طواف باہر کعبہ کی ہوتا ہی اندر نہین ہوتا ہی داخل کعبہ کی طواف
حرام ہی یعنی اندر تو نماز ہی بموجب الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ اور الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهٗ

له یعنی جو عاشق ہوا اور اوسنی چھپایا اور پرہیزگاری کی اور مر گیا تو وہ شہید ہی ۱۲

عه اور دیکھیگا تو پہاڑون کو گمان کریگا جمی ہوئی اور وہ چلتی ہین مانند چلنی بادل کی

سے یہہ ہی اشارہ ہی لیس پروردگار کی پاس کی معراج اور اوس سے دریا کہنا بہتر ہی جب
کاموں سے تمنی نہیں دیکھا ہی کہ جبتک پانی دریا کی باہر ہی کس جوش و خروش
مین ہوتا ہی اور جب داخل ہوا کیسا ساکت اور خاموش ہو جاتا ہی جب یہ اس گفتگو کو
جماعت خاموش ہوئی اور کہا کہ تمہارا قول صحیح ہی امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ
رسالہ درویشیہ مین فرماتی ہین کہ مہینیکی بیدولتی کا نشان یہہ ہی کہ گمراہی کا راہ
اوسکی راہ بند کر دیتا ہی یہان تک کہ وہ تقیدات رسمی کا مقید ہوتا ہی اور اوسکو کام
خیر و سعادت کیطرف سے بند اور تسویلات باطلہ یعنی بات بنانا اور آراستہ کرنا
اور مزخرفات یعنی ملمع کی اقوال فاسدہ سے راہ حق کی اوسپر مسدود ہو جاتی ہی اور اوسکی
راہ بدعت اور گمراہی کی کانٹون سے بہر جاتی ہی اور دنائت ہمت اور خساست
کا تخم اوسکی دل مین بوتے ہین اور اوس کا باطن حرص و ہوا اور جسد کی نجاست کی
پلید ہو جاتا ہی لیس الخبر کالمعاینۃ یعنی کور باطن اہل باطن کی کب برابر ہین ع
شنیدہ کی بود مانند دیدہ * اس زمانیکی پیرون اور مریدون کی حال کو دیکھو تو کس
طرح مکر اور تلبیس کے دوکان آراستہ کرکے اوس کا نام فقیری رکھا ہی اشقیا نی لباس ابرار
کا پہنا ہی مردود و مقبول بنکی اور دین کی راہ کی غولون نی ارباب یقین کی صورت
پکڑی ہی زندیقی اور الحاد ان کا شعار ہی ضد شریعت اور فساد انکا دثار وجد و حالت
انکی سماع اور رقص و بازی اور آداب صحبت انکا بدعت او ضلالت اور بحضوری نماز ہی انکی
مجلس کی زینت دف و نی اور رباب اور خوش آوازی دولت دنیا کا حصول اور ریاست
نفس انکی سرفرازی رابطہ قلب کا خلق کی ساتھہ برائی کارسازی مذہب انکا فتنہ
اور جنگ اسرار خلوت انکا خیانت اور ننگ فخر انکا تخمیس حرام اور گدائی عزت انکی
بیشرمی اور بیحیائی انکی جماعت عوام جاہل کالانعام ضال و مضل کی فریفتہ اور انکی تلبیس اور

مجموعہ کو صحیفہ میں اباحت اور کفر کا نام طریقت اور زندقہ رکھا ہے اور حقائق و احکام دین
اسلام سے بیگانہ ہوگئے ہین حضرت صمدیت جل جلالہ جمیع قیامت مین حکام اور قوانین
اور ملت میں اسلام سے پوچھیگا کہ تمنے ان لوگون کے رفع اور دفع خرابی مین تقصیر اور سستی
کیون کی چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نے اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسَكَتَ الْعَالِمُ فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللهِ اسواسطے کہ استحکام قواعد اسلام اور ایمان کا قلع و قمع بدعت اہل ضلال
کا اور رعایت اور حمایت حدود شرع کی ان پر واجب ہے مگر جو اس زمانے مین وہ لوگ
بادشاہ کہلاتے ہین کہ علم دین سے بے نصیب اور سب لہو و لعب کی طرف مصروف فسق
و فجور جنکا مذہب ظلم و شرک جنکی مصاحب بندے نفس کے اسیر ہوا و ہوس کے فاسقون
فاجرون کی صحبت سے مانوس دنیائے فانی کو بہشت اپنی جانتے ہین فرمان خدا و رسول کو
لم مانتے ہین مناقشات علمائے اور مجادلات کلامیہ کا علم نام رکھا مزخرفات منطقی اور ردیا
فلسفی کو وسیلہ شہرت و جاہ کیا اور دین کے علم کی حقائق سے کہ وہ معرفت کتاب و سنت ہے
بے بہرہ ہوئے اسواسطے اہل بدعت و ضلالت جہان مین کثرت سے ہوگئے اور بد مذہبون
نے اطراف عالم مین قوت پکڑی دین اسلام کی روشنی بجھ گئی اور طریق شریعت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم مندرس و گم ہو چلا اہل اللہ اور صاحبدل ان نادانون نا
مسلمانون کی شرم سے اور ان درویش صورتون کافر سیرتون کی وحشت سے خلائق کی
نظر سے پوشیدہ ہوگئے ہین اور غیرت کا مونہہ دیوار عزلت کی طرف لائے ہین اور دلہائے
اہل محبت کے غم مین بسر لیگئے ہین فرد کہان وہ دل کہ جسمین کچھ صفا ہوئے کہان وہ
شخص کہ جو باوفا ہوئے مفتاح النجاۃ مین شیخ الاسلام قدوۃ الرجال زبدۃ
الابدال قطب الاقطاب غوث الخلق ابو نصر احمد بن ابی الحسن النامقی لائے ہین
يَأْتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ يَكُونُ الْحَقُّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ مَخْفِيًّا كَنْزَةً

اَحسَنَ لَا یعنی کذٰلک اِنَّ مِن وَّرَائِکُم اَیَّامَ
الصَّبرِ الصَّابِرُ فِیھِنَّ ... یَعمَلُونَ بِمِثلِ مَا اَنتُم عَلَیہِ اَجرُ خَمسِینَ مِنکُم قَالُوا
مِنھُم یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ بَل مِنکُم یعنی ...
یعنی جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئیگا اونپر ایکوقت کہ انکار کیا جاویگا حق کو
مین وس زمانیون مین ہر سبب سی دغابازیان یعنی جیسے لوگ حق بات کا انکار کیا
جاویگا باقی مان لیا جاویگا فتنہ پھیلیگا اوسوقت کہ فسادی مگر ہر مرد کامل مردانگی
کامل عورت بیشک آتے ہیں بار رو میری تمہارے زمانیکے بعد صبر کے دن ہونگی یعنی لوگوں میں تھوڑا
صبر و استقلال درکار ہوگا تب ایمان ثابت رہیگا سو جو شخص نیک عقیدہ نیک راہ
ہوگا اونمین سے جیسے تم ہو تو اوسکو پچاس شخصوں کی سی عبادت کا ثواب ملیگا
صحابیون نے پوچھا یارسول اللہ اون مین سے پچاس جیسے فرمایا بلکہ تم مین سے پچاس کے سی
نے تین بار پوچھا آپ نے یہی تین بار جواب دیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ المُقِرُّ فِیْہِ بِالْحَقِّ نَاجٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ
الْعَمَلُ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَا عَمَلَ یَوْمَئِذٍ یعنی لوگوں پر ایک زمانہ
آئیگا کہ جو حق بات کا مقر ہوگا وہ نجات پائیگا عرض کیا یارسول اللہ پھر اوسوقت
مین کام اور عمل کا کیا حال ہوگا فرمایا اوسوقت مین کوئی عمل نہوگا جو شخص حق
بات یعنی شریعت کا مقر اور تابع ہوگا وہی نجات پائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جانتے تھے کہ اوس زمانہ مین بدعت اور بطالت کو لوگ حق جانینگے اور حق اور
حقیقت کے منکر ہونگے لاکھوں کندہ ناتراش دعوی کمال کا کر کر خلق کو ...
پر اصل مبتلا تو کیونکر مائل کرینگے راہ حق سے پھیر دینگے اور حال اوسکا یہ ہوگا جیسا
حق تعالیٰ نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا ہُمْ ...

ف اور بعض آدمی وہ ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن پچھلے کے اور نہیں وہ ایمان لانے والے ۱۲۶

اخرنا امرھم وھم فیہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاتی فی اٰخر
الزمان قوم یتحففون بالعبادۃ بثیابھم وھم بمنزلۃ المنافقین کلما نظر
اللہ الیھم مقتھم قیل من ھم یا رسول اللہ قال تسلیتھم فی ثیابھم
لا یخرقون الا بہا الصغو لا یکون لھم حقیقۃ فی اعمالھم قلوبھم خربۃ
کخراب البیت من ساکنہ یتعجب الا ابلیس بما یری من
اطاعتھم لہ۔ یعنی آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی کہ
وہ لوگ بڑے عابد مشہور اور صلاح کا لباس پہنے ہونگے اور حقیقت مین منافق ہونگے اور
خدا تعالی کی نظر اونکی طرف غصہ کی ہوگی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ لوگ کون
ہونگے فرمایا کہ اوس قوم کی خوشی اور نمائش اونکی لباس ہی مین ہے یعنی وہ لوگ فقط لباس
ہی بزرگون کا پہنے ہونگے اور پہچانے نہین جاتے ہین مگر وہ جب کسی سے طمع کرتے ہین تب
وہ شخص اونکو معلوم کرتا ہے اور حقیقت ایمان سے اون کو کچھ نصیب نہ ہوگا اور دل
اونکے خراب اور ویرانہ کی مانند ہونگے کہ جسمین کوئی قیام نہ کر سکے اور شیطان کے تابعدار ہونگے کہ وہ بھی تعجب مین ہوگا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہے وما یؤمن اکثر
ھم باللہ الا وھم مشرکون۔ قال علیہ السلام یکون قوم فی ھذہ الامۃ
عبادتھم قولھم واعمالھم اعمال المنافقین یدعون الناس الی شیء
وھم اترک الناس لہ وینھون الناس عن شیء وھم افعل الناس بہ
لیسوا من اولیاء اللہ ولا اولیاء اللہ منھم اذا نظرت الیھم تشبھت
حالھم بحال الانبیاء من حسن ما تری من حالھم اولئک لا یقبل منھم عمل
ولا معذرۃ یحشرھم اللہ کما یحشر الکفرۃ ویل لمن عمل بمثل عملھم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مین ایک قوم ہوگی کہ اونکی عبادت

نقطہ اونکی باتین ہونگی اور ہمنا مضمون کو بہو کام کرینگی تو وہ آدمی کو لوونکی اوس
کی طرف جسکو آپ تمام آدمی سو زیادہ چہوٹا سمجہو او ہونگی اور بادشاہ کینگی وکون کو او
چیز ہو کہ یہ آپ اونکی سب سی زیادہ کر لیا ہوگا اور یہ لوگ ہونگی اولیاء اللہ
مین سی اور شاہ اولیاء اللہ اونمین سی ہی اور جب تو اونکو دیکہیگا تو اونکا حال نہایت
مشابہ انبیا کی حال سی پایگا اونکی ظاہر خوبی اور آراستگی کی سبب سی یہہ وہ لوگ
ہین کہ اللہ تعالی انکی کام ہرگز قبول نہین فرمایگا اور نہ عذر انکا قبول ہوگا اور
اونکو اللہ تعالی قیامت کی قبرون سی جیسے کافرون کو اوٹہاویگا خوار اونکی
اونکی سی کام کنز العرفان اللہ تعالی کے سب حقون کو قبول کرنیکو ایمان
کہتی ہین اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ہُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ
سی یہی مطلب ہی خدا نا خواستہ اگر ان مین سی کسی حکم کا انکار کرے تو ایمان جاتا
اور اگر عَمِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ہوتا تو بڑی مشکل ہوتی قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ
سی بہت آسانی ہوگئی یعنی سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اوس سی مراد ہی اگر آدمی کی عمل مین
خلل واقع ہو تو ایمان مین ضعف ہو جاتا ہی لیکن ایمان باقی رہتا ہی اور اگر قبولیت احکام مین
خلل ہی تو ایمان نہین رہتا ہی اس حدیث سی غرض یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اصل سی کہلی جو کچہ تلاش کرے
اور کان سی تلاش کرے اور وہ معدن اور کان قرآن و حدیث ہے مفتاح النجاۃ
مین شیخ الاسلام قطب الاقطاب غوث الحق ابو نصر احمد بن نامقی فرماتی ہین
ای میری عزیزو اور دوستو تمکو اس راہ مین بہت تجربہ ہوا ہوگا مجکو تو ۵۹ او
برس سی ایک کام مین ڈالا ہی اور اسقدر اس راہ کی بھلائی اور برائی مجہہ پر
ظاہر ہی کہ اگر مین ظاہر کرون تو کسیکو یقین نہو مشائخان طریقت اور مشائخ اونکی
کا حال سنکر کیا کہون اور اپنی بردہ دیکہہ کرون سیرلی نصیحت اور میری بات

سو کہ یہ کام اسطرح سے درست نہیں ہو سکتا جو لوگ دعوی کی راہ سے فقیری کرتے
ہیں اور سر ہلاتے ہیں اور ہاتھ پاؤں کہلاتے ہیں اور چلاتے اور چیختے ہیں اور اف اف کہتے
ہیں یہ باتیں اور حرکتیں ہرگز نہ کبھی رسول مقبول نے کیں اور نہ یاروں نے ہم اولیا
کے حالات کے منکر نہیں ہیں لیکن یہ احوال اولیا کے نہیں ہیں بلکہ اشقیا کے ہیں
کسی سے نہیں سنا ہے کہ درویشان اہل صفہ اور تابعین کا یہ پیشہ تھا اور انہوں
نے اپنا شرف روز اسطور سے گذارا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي
مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ فِيهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ اور لذت لینا جو اس حدیث
میں مذکور ہے یہ ہے کہ نعرہ مارے یا ہاتھ پاؤں کو ہلائے یا سر ہلائے یا ہو کہے یا اف یا او
اسطرح کی حرکتیں کرے ایسی باتیں کفر ہیں فرمایا اللہ تعالی نے وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ چنانچہ روایت ہے کسی نے قال اِنَّ سَمَاعَ الْغِنَاءِ مِنَ
اللَّيْثِ اَوْ اَنْفَعُ الْقُلُوبِ مِنَ الْقُرْآنِ کفر اگر راگ سنکر یا باجا بجا ہوا
کا باجا یا ناچنے والے کا ناچ دیکھ کر کہا کیا خوب ہے یا سبحان اللہ تو کافر ہو گیا ابو شکور
سالمی تمہید میں لکھتے ہیں کہ جو شخص لہو اور لعب اور رقص اور شعر مکروہ کو حلال جانے
کافر ہو جاتا ہے اس واسطے کہ حرام ہونا ان چیزوں کا آیت و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے
اور سب پیغمبروں کو اسکی ممانعت ہے اگر کوئی کہے کہ انبیا علیہم السلام کے واسطے
مشاہدہ تھا یا مشاہدہ ہے اور استغراق کے وقت میں بیہوش اور بے عقل بھی کبھی ہو
جاتے ہیں یا جواب بعض ورد دنیادار بھی کافر ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ مسلمان کا ایمان ایسے
عقیدے سے نہیں بچتا ہے امیر کبیر علی ہمدانی ذخیرۃ الملوک میں لکھتے ہیں کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ
اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ اِلٰهِي وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ

يومئذٍ فتنة ذلك يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد یعنی قیامت کو اللہ فرماویگا
کہ ای آدم اپنی اولاد مین سے جو دوزخ کے قابل ہین انکو علیحدہ کر عرض
کریگا یا الٰہی کتنے الگ کرون حکم ہوگا کہ ہزار مین سے نو سے ننانوے دوزخی الگ کر
یہہ لوگ بے حساب دوزخ مین ڈالے جاوینگے اسواسطے کہ ان لوگون نے محاسبہ نفسانی نہین
کیا ہے اور سنت پر بدعت اور گمراہی کو اختیار کیا ہے اور سے شوخی اور ہوائے نفسانی
سے اون بیہودہ رستون کو اونکا نفس خبیث دوزخ مین لیجاویگا بے حساب جسوقت
یہہ حکم ہوگا تو اوسکے سننے سے لڑکے بوڈھے ہوجاوینگے اور حاملہ عورتون کے حمل گر
جاوینگے اور آدمی مستون کی طرح نظر آوینگے حالانکہ مست نہونگے لیکن جو عذاب
خدا تعالیٰ کا سخت ہے اس سبب سے مست معلوم ہونگے احیاء العلوم مین لکہا ہے
کہ بدعتی کافرون سے بدتر ہین کافرون کو تو دیار اسلام چہوڑ دینا مضائقہ
نہین کہ وہ جزیہ دیتے ہین اور اوسمین مسلمانونکا نفع ہے اور ان بدعتیونکو تو دیار
اسلام مین ہرگز رہنے نہ دے کہ انکے رہنے مین خلق کو دین اور دنیا کا نقصان ہے
حکام اسلام کو واجب اور لازم ہے کہ ان لوگون کو نیست و نابود کر دین اگر کسی
بدعتی کی بدعت کفر کو نہ پہنچی ہو تو بہی وہ کافر سے بدتر ہے اسواسطے کہ اوسکی بدی اور
کو پہنچیگی اور کافر کی بدی سے اتنا نقصان نہین ہے اسواسطے کہ کوئی مسلمان کافر کے
کفر کا معتقد نہین ہے اور نہ کافر کو دعوی قرب و منزلت کا ہے اور یہ بدعتی لوگون
کو بدعت کیطرف دعوت کرتا ہے اور قرب و منزلت کا دعوی کرتا ہے اور اپنے گمان
مین جانتا ہے کہ یہہ میرا طریقہ حق ہے اور مین حق کیطرف خلق کو دعوت کرتا ہون
پس بدعتی گمراہی خلق کا سبب ہے مشکوٰۃ شریف مین حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر ... نے ہونگی تمہاری امت میں آخر زمانہ میں دجال اور کذاب کہ لاوینگے
یاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ
وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کو ایک فرشتہ ندا کریگا اے بدعتیو اٹھو تو بدعتی اٹھینگے رو سیاہ
سبز آنکھین پانی منہہ سے بہتا ہوا ایسے روتے ہونگے کہ دیکھنے والون کو کراہت آئیگی پھر بدعتی
کہینگے اے خدا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ ہمنے کسی آفتاب ماہتاب اور پتھر کو سوائے
تیرے نہین پوجا تب حکم خدا ہوگا کہ تمنے رسول کی سنت کے خلاف کیا ہے اسواسطے تم کو یہہ
عذاب ہے فرمایا امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے جو باطن کہ اوسکی مخالف ہو ظاہر شریعت تو
باطل ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ طَرِیْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِیْعَةُ فَهِیَ زَنْدَقَةٌ
فرمایا فقہا اور عارفین نے جو لوگ راگ مین ناچتے اور بتکلف وجد کرتے ہین دین و اسلام مین
ہو کر وہی ہین گمراہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ
ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ اور فرمایا وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَائِهِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور فرمایا
وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ خداوند کریم ہمکو اور تمکو متابعت سنت و جماعت
نصیب کرے اور دین کی راہ راست پر چلنا روزی کرے ✦ اٰمین یا ربّ العالمین

تیرھوان باب راگ اور باجون اور آواز خوش سننے کی برائی کے بیان مین

اور وہ دو وجہ سے منع ہے ایک منع ہونا اس کا از روئے ذوق اور حالت اور واقعات اور تصرف
اور طریقت اور حقیقت کے سبب اور دوسرے مخالفت اوس
کی از روئے آیات اور احادیث اور روایات کے جو از روئے آیات اور احادیث کے نادرست
ہو وہ یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام

مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ قَرِیْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنَہٗ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ قَالُوْا اِیَّاکَ قَالَ
مَعَوْ وَلٰکِنْ شَیْطَانِیْ اَسْلَمَ یعنی فرمایا اسنے ہر شخص کے دل مین دو چیزین رکھین ہین ایک روح
ایک نفس روح کا موکل ایک فرشتہ ہے جسکو لمۂ ملکی کہتے ہین اور نفس کا موکل شیطان ہے جس کو
لمۂ شیطانی کہتے ہین اگر طاعت اور عبادت اور ریاضت اور اوراد اذکار اور افکار سے تزکیۂ نفس
حاصل ہوا تو اوس کا شیطان بھی جو اوس پر موکل ہے تزکیہ پاتا ہے چنانچہ عالم کا شیطان
بھی عالم ہو جاتا ہے واسطے فریب دینے اوس عالم کے اور جس کو علم باطن حاصل ہوتا ہے اوسکا
شیطان بھی حاصل کرتا ہے ایسے ہی اگر کوئی تصفیۂ دل حاصل کرے نفس اور شیطان اوسکا
بھی تصفیہ پاتا ہے اسواسطے کہ موحد ہی سے ملحد ہی پیدا کرے ایسے ہی اگر کسیکو تجلیۂ روح حاصل
ہوا اوسکا شیطان بھی تجلیۂ روح پاتا ہے اسواسطے کہ تجلیات روحانی اور رحمانی کے ساتھ
تجلیات شیطانی ملاکر عجب و غرور پیدا کرے اور تجلیات روحانی اور رحمانی سے عذر تقصیر
اور نیستی اور ندامت اور عجز و زاری پیدا ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ
مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِذَا تَجَلَّی اللّٰہُ لِشَیْءٍ خَضَعَ لَہٗ الغرض ابتداے
سلوک سے انتہا تک نفس و شیطان ساتھ رہتے ہین یہانتک کہ الہام اور وسوسے مین فرق
مشکل سے ہوتا ہے اسواسطے کہ الہام حقتعالیٰ کیطرف سے ہوتا ہے اور وسوسہ شیطان کی جانب
سے اگر موافق کتاب اور سنت کے ہو وہ الہام ہے ورنہ وسوسہ جانے مصنف نے کتاب
مفتاح القلوب مین اسکو شرح اور بسط سے لکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ
تعالیٰ نے وحی کی کہ جبتک شیطان کو مردہ نہ دیکھو اوسکے مکر سے بے اندیشہ نہو جیو اور جب
تک اپنے دونون پاؤن بہشت مین نہ دیکھو میرے قہر سے بیخوف نہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے بیٹے کی قربانی کیواسطے خواب مین دیکھا تو قربانی کرنے مین توقف کیا اسواسطے کہ شاید کہ
وسوسہ ہو اسواسطے اوس دن کو تروِیہ کہتے ہین دوسرے روز پھر ویسے ہی دیکھا اوس دن

یعنی تکبر کرنیوالے ۱۲

کو دور نہ کہتے ہین بعضے اونپر وہ جانا کہ الہام الہی ہے الحاصل نفسانیت اور شیطانیت ظاہری تو ظاہر ہو جاتی ہے لیکن باطن کی نفسانیت اور شیطانیت تو بغیر عرفان کمال باد اور الب م رہانی کے معلوم نہین ہوتی اسیو اسطے اللہ تعالی نے ہر کام کے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور اتباع ظاہری و باطنی نبی علیہ السلام کو واسطے امر فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ایسے ہی ابتدائے سلوک سے انتہا تک شیطانی چیزین دیکھی جاتی ہین اور انکی لذت چکھی جاتی ہے اور لذت اوسکی اوسکا حجاب ہو جاتی ہے آدمی جانتا ہے کہ رحمانی ہے اسیواسطے اللہ تعالی نے جو چیز کہ مانع ظاہر و باطن ہے قران مجید مین بیان کی ولقد صرفنا للناس فی ہذا القران من کل مثل اور حضرت رسالت پناہ اور خلفای راشدین نے اوسپر مواظبت فرمائی اور اہل سنت وجماعت کے امامون اور مجتہدین نے ترجیح دی ہے سالک کو چاہیے کہ ابتدا سے انتہا تک شرع کے مخالف نہ چلے اسواسطے کہ اول سلوک سے آخر تک تجلیات شیطانی اور رحمانی کا فرق اور وسوسہ اور حقیقت ذات و صفات اور عین ذات و صفات اور عین ذات اور غیر ذات کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے فروع و اصول ہین خدا اور رسول نے بخوبی فرما دیا ہے اور مجتہدون نے تحقیق کیا ہے پس جو شخص خلاف شرع کہ ہے اوپر لازم پکڑے ہے اور سمجھے کہ اس راہ سے خدا کو پہونچیگا وہ دوزخی ہے اور شیطانی بموجب ارشاد الہی تعالی کے ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین مذہب صحیح یہ ہے کہ آیت شریف اسیے نافرمان کے حق مین ہے جو حرام کو حرام جانے اور حلال کو حلال پھر کیا حال ہے اوسکا جو حرام کو حلال سمجھے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو رایت رجلا یمشی فی الہوا او یطیر فی الہواء فلا تغتروا بذلک فرضا حتی یوافق الفرائض والسنۃ من ترک سنۃ رسول اللہ فھو ملعون جب مجکو یہ معلوم ہوا

کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح سی شیطان آدمی کا کہ آدمی پر موکل ہی
اوسکو ایک تجلیہ اور تصفیہ حاصل ہوتا ہی تو بالیقین جاننا چاہیئے کہ جو کچھ خلاف
شرع ہی خواہ با ذوق ہو یا بیذوق وہ سب شیطانی ہی رحمانی نہین خصوصا
راگ اور باجی کہ بالاتفاق باجماع امت حرام ہین فرمایا اللہ تعالی نے ومن
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے يُمْسَخُ قَوْمٌ فِي
آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ أُمَّتِي قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ قِيلَ وَيَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيُزَكُّونَ
وَيَحُجُّونَ قِيلَ فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اتَّخَذُوا الْمُغَنِّيَاتِ وَالدُّفُوفَ
وَالْمَعَازِفَ یعنی آخر زمانہ مین میری امت سی ایک قوم کو بندر اور خنزیر کی
صورت پر کرینگی اصحابون نی عرض کیا وہ خدا تعالی کی وحدانیت اور آپکی
رسالت کی قائل ہونگی فرمایا ہان روزہ بہی رکہتی ہونگی اور نماز بہی پڑہتی ہونگی اور
زکوة بہی دیتی ہونگی اور حج بہی کرتی ہونگی اصحاب نے عرض کیا کہ پہر کس سبب سی اونپر یہہ وبال
ہوگا ارشاد ہوا یہہ لوگ راگ گانیوالون اور راگ سی محبت اور الفت رکہتی ہونگی
باجی اور ڈہولک بجاینگی غور کرنا چاہیئے کہ یہہ حال ون لوگونکا ہی کہ حلال کو حلال
حرام کو حرام جانتی ہونگی اور جو لوگ کہ حرام کو حلال جانین اونکا کیا حال ہوگا.
چنانچہ ذخیرہ اور جملہ کتب فقہ مین مسطور ہی کہ جو مرد و عورت کہ راگ گاتی ہین
اون کی گواہی شرع مین درست نہین اسواسطی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اون پر لعنت
کی ہی لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيَ وَالْمُغَنِّيَاتِ وَسَامِعَهَا فرمایا اللہ تعالی نے وَإِذَا سَمِعُوا
اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کہین راگ سنتی تو انگشت

مبارک کانون مین کرلیتی ہے ذخیرہ مین مذکور ہے کہ اگر کوئی کہے کہ کاش ہمشیر کے
ساتہہ نکاح یا شراب حلال ہوتی تو کافر نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ
السلام کے وقت مین ہمشیر کے ساتہہ نکاح حلال تہا اور ہماری حضرت کے ابتدائے نبوت
مین شراب بہی حلال تہی اگر کوئی کہے کاش کہ زناکاری اور راگ اور باجے حلال ہوتے
تو کافر ہو جائے اسواسطے کہ کسی پیغمبر کے وقت مین یہ چیزین روا نہین فرمایا اللہ
تعالی نے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً
مَوْفُورًا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ یعنی حقتعالی نے فرمایا شیطان
سے کہ تو میری دائرۂ رحمت سے باہر نکلجا جو شخص تیری تابعداری کریگا اوسکا
پورا بدلا دوزخ ہے بہکا آدمیون کو تجہسے جہانتک ہوسکے اپنی آواز سے یعنی راگ اور
باجون سے اور تعینات کرا دینے اپنی سوارے اور پیادے اور اونکی مال اور اولاد مین شریک
ہو کہ حرام مال جمع کرین اور اولاد بہی حرام ہو نقل ہے کہ ایکروز حضرت
عبداللہ تستری کی شیطان سے ملاقات ہوئی شیخ نے پوچہا ای شیطان تو
آدمیون کو کس چیز سے فریب دیتا ہے کہا دنیا سے لیکن اہل تصوف نے جو دنیا
کو ترک کیا ہے اونکو ایک لطیفہ سے فریب دیتا ہون شیخ نے کہا وہ کیا لطیفہ
ہے کہا آواز خوش کہ مین آواز خوش کے ساتہہ اونکے دلونمین دخل کرکے وہم وخیال
ذات باری کیطرف سے اونکے دلونمین پیدا کرتا ہون اور وہ اون اوہام کو
باعث قرب خداتعالی جانتے ہین تمہید مین مذکور ہے کہ ایک بڑے صحابی نے خواب
دیکہا کہ مسجد نبوی مین پیشاب کرتا ہون خوف سے جاگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی بدعت تمنے اختیار کی اونہون نے

عرض کیا یا رسول اللہ مینے تو کوئی بدعت نہین اختیار کی ہے لیکن آج کل میرے دلکو
اوسمین خوش سننا پسند آتا ہے ارشاد ہوا کہ دل خدا کا گہر ہے اور محل ہے معرفت اور
مشاہدے اور تجلیات اور علم خدا کا اوسمین نجاست بدعت نامشروع لانا حرام
ہے اور خدا نے اسکو آواز خوش سننے سے منع فرمایا وہ صحابی پشیمان ہوئے اور توبہ کی حدیث
مین آیا ہے کہ ایکروز جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تے ایکمرد
نے آہ کہینچی حضرت نے فرمایا کہ یہہ آہ کہینچنا تیرا دو وجہ سے خالی نہین یا تو ازروے
ریا کے ہے کہ لوگ جانین کہ محبت حقتعالی کی اوسکو بہت ہے یا خدا کو دور جانتا ہے کہ
بے آہ کہینچے وہ نہین سنیگا اگر پہر کہینچیگا تو میرے دین سے باہر ہو جاویگا پس انصاف کرنا
چاہیے کہ جہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو واعظ ہوون اور اصحاب
رضی اللہ عنہم سے نرم دل سننے والے تو وہان چاہیے کہ واویلا بہت ہو باوجود
اسکی ممانعت فرمائی چنانچہ خاندان نقشبندیہ مین یہہ دستور ہے کہ جو کوئی حالت
استغراق مین آہ کہینچے اوسکو چوب طریقت مارنا چاہیے حدیث مین آیا ہے کہ ایک
بڑے صحابی رضی اللہ عنہ اپنے باغ مین بیٹہے حق تعالی کی یاد کرتے تہے اوس کے
ایک درخت پر ایکمرغ آ بیٹہا اور خوش آوازی سے بولنے لگا اون صحابی کا دل اوسکے
آواز کیطرف مائل ہوا اور ایک مزہ پایا یہہ حال یک زمانہ رہا کہ دفعتہً وہ مرغ
اوڑگیا اور اون صحابی کا حضور جو خدا کی یاد مین تہا باقی نرہا ہرچند سعی
کی کچہہ فائدہ نہوا اونہون نے حضرت کیخدمت مین حاضر ہوکر کیفیت عرض
کی ارشاد ہوا کہ تمنے بڑا گناہ کیا اس کا کفارہ کیا دوگے عرض کیا جو حکم ہو فرمایا
وہی باغ خیرات کر دو تب کفارہ ادا ہو غور کرنا چاہیے کہ مقصعہ مرغ کی آواز
سننا باعث حجاب حضور خدا کا ہوتا ہے پس جو لوگ قصداً آواز رنگارنگ کہ

خلاف شرع ہوں نہیں اور اوسکو سبب قرب خدا جانتے ہیں اونکا کیا حال ہوگا
واضح ہو کہ جب خدا تعالیٰ کی محبت کمال کو پہونچتی ہے تو حضور اور مشاہدہ
دائمی حاصل ہوتا ہے اور ایک دم مشاہدہ سے فارغ نہیں ہوتا ہے اور حق تعالیٰ
کی محبت حاصل ہوتی ہے اور کوئی چیز اوسکو مطلوب نہیں سے خوش نہیں آتی
گو وہ چیز مباح ہو اور اگر خوش آتی تو محبت میں نقصان ہے اگرچہ وہ شخص مستجاب الدعوات
ہو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے برخ سے جو مینہ برسنے کیواسطے دعا چاہی
اونکی دعا سے مینہ برسا حق تعالیٰ کیطرف سے آواز آئی اے موسیٰ برخ میں ایک عیب ہے کہ نسیم صبح
دوست رکہتا ہے اور میری محبت میں غیر کی دوستی حرام ہے نقل ہے کہ زمانہ سابق میں
ایک زاہد جنگل میں مدت سے عبادت کرتا تہا اتفاقاً وہاں کسی درخت پر ایک مرغ کا گہونسلا تہا
اور وہ اوسمیں آواز خوش سے بولا کرتا تہا اور زاہد اوس درخت کے نیچے سنا کرتا تہا اوس وقت
میں جو پیغمبر تہے اونکو وحی آئی کہ فلان زاہد کو کہدو کہ تو نے آواز خوش سے دوستی کی ہے
ہماری درگاہ سے دور ہو گیا چہپا نہ رہے کہ عشق دو طرح پر ہے عشق شیطانی اور عشق رحمانی
عشق رحمانی تجلیات رحمانی سے پیدا ہوتا ہے اور موافق شرع کے عبادت اور حلال کہانے سے
وہ عشق زیادہ ہوتا ہے اور عشق شیطانی تجلیات شیطانی سے ظاہر ہوتا ہے اور خلاف شرع
عبادات اور مشتبہ اور حرام کہانے سے وہ عشق زیادہ ہوتا ہے نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم
سے ایک شخص نے کہا کہ ایک جوان تمام شب بیقرار رہتا ہے آرام نہیں گریہ و زاری کرتا ہے اور سوتا نہیں
حضرت ابراہیم نے کہا کہ مجہے وہاں لیچلو لوگ لیگئے تو سنے سے زیادہ دیکہا آپ تین روز وہاں رہے
اور ہوا پانی کا اور کچہ نہ کہایا اوس جوان کی خورش کی جستجو کی تو معلوم ہوا کہ شبہہ کا
طعام کہاتا ہے فرمایا ایسا کہ یہ شیطانیت ہے اور اوس جوان کو اپنے مکان پر لیگئے اور حلال روزی
کہلا کے آپ بہی کہاتے تہے اور اوسکو بہی کہلاتے تہے چالیس روز کے بعد اوس جوان کا عشق جاتا رہا

اور وہ بیقراری اور گریہ و زاری سی باقی نرہی اوس جوان کو کہا کہ منع کیا گیا کہ تیری
وہ حالت اور عشق و محبت نرہی حضرت ابراہیم نے کہا وہ حالت شیطانی تہی شیطان
شبہہ کے لقمہ کے ساتہہ تمہارے دل مین دخل کرتا تہا اور حقتعالی کی ذات عالی کی نسبت تیرے
دل مین امر باطل و فاسد لاتا تہا اب جو لقمہ حلال تیرے باطن مین پہنچا شیطان کی
راہ مسدود ہوگئی اور جو بات اصل تہی ظاہر ہوئی جائے انصاف ہے کہ جس طرح
شبہہ اور حرام کے لقمہ سے عشق شیطانی پیدا ہوتا ہے ایسے ہی راگ اور باجے اور آواز خوش سے
بہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص آواز خوش کی طرف متوجہ ہو یقین جانو کہ وہ شیطانی
ہے اور عالم روحانیت سے اوسکو کچہ حصہ نہین ہے حدیث مین آیا ہے مَنْ مَلَأَ سَمْعَهُ
بِصَوْتِ الْمُغَنِّي حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ صَوْتَ الرَّحْمٰنِ اور یہ بہی حدیث مین آیا ہے
مَنْ اَعْطٰى دِرْهَمًا لِلْمُغَنِّي خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى حَيَّةً مِنَ النَّارِ اَنْ خَمْسُوْنَ ذِرَاعًا
وَلَهَا اَلْفُ فَمٍ وَفِي كُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَسْنَانٍ تَاكُلُ لَحْمَهٗ وَعِظَامَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
محیط مین ہے کہ راگ اور تالیان بجانا اور اونکا سننا سب حرام ہے اور اونکا حلال
جاننے والا کافر ہے اور وہ جو چہوکریونکا گانا حضرت عائشہ کے گہر مین اور حبشیون
کہیلنے کا قصہ مروی ہے سو وہ چہوکریان تو شعرین پڑہتی تہین بغیر راگ کے اور حبشی
ہتیارون کے ساتہہ کہیلتے تہے اور یہہ جائز ہے اور حضرت عائشہ سے نقل صحیح ہے کہ وہ
دونون چہوکریان گانے والیان نہ تہین اصلی کہ اون شعرون کا مضمون
انصار کی مدح تہی جہاد کی مقدمہ مین فتاوی جامع مین مذکور ہے کہ راگ اور سننا
ملاہی کا اور باجے بجانا اور رقص سب حرام ہے اور اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے اللہ تعالی
توبہ نصیب کرے جو اوسمین مبتلا ہے اور سنتا ہے آیہ اور نہایہ مین مسطور ہے کہ جمیع ملاہی حرام
ہے یہانتک کہ قصب اور مزامیر اور تالیان بجانا اور طنبورہ اور رباب اور بربط اور چنگ اور دف

اور ناچ اور ایسی چیزین اور سب انکا حرام ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
اور فتاوی قاضیخان مین مرقوم ہی کہ کھیل کی آواز کا سننا جیسے ڈہول وغیرہ کہ بجانا حرام
ہی گناہ فرمایا علیہ السلام اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ
الْكُفْرِ اور لذت کہتی ہین نعرہ زنی اور پانون ٹھوکنا اور رقص اور کپڑے کے پہاڑنی کو بسبب حرام کہ
مفتاح النجاۃ مین شیخ الاسلام قدوۃ الابدال زبدۃ الرجال قطب الاقطاب غوث
ابو نصر احمد بن ابو الحسن نامقی فرماتی ہین جب اشعار و ابیات مین ذکر زلف اور خال
اور بادام چشم اور لب شیرین و خیرہ کا ہوا اور اوسکو سنکر کوئی رووی اور حال جانی اور حال
لانی کا فر ہو جاتی اسواسطی کہ اوسکی نسبت حقتعالی کیطرف کہ بیکیف و جوہر جسم
و تمثیل مانند ہی کرتا ہی اور ذات حقتعالی کی علم و فہم سی باہر ہی وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا
حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز ذخیرۃ الملوک کے چوتھی باب مین
لائی ہین کہ لڑکون کو شمع کرنا اون غزلون شعرون کے پڑہنی سی جنمین ذکر عشق اور
زلف اور خال کا ہوا اسواسطی کہ اسکی سبب سی اون کی دلمین پیدا ہو گا اور بلوغ
کیوقت و ہ بہت زیادہ ہو جاویگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ
قِرَاءَةَ الشِّعْرِ بِصَوْتٍ تَضْرِبُ الْعِبَادُ بِتَغَنِّيْ الْمُغَنِّيَاتِ وَاللّٰهُ فَوْقَ اُولٰٓئِكَ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ شیخ الاسلام حضرت ابو نصر احمد
بن ابو الحسن نامقی فرماتی ہین کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان موکل ہی مومن ہو
یا کافر فاسق ہو یا فاسق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ قَرِيْنَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ
شَيْطَانِيْ اَسْلَمَ بِيَدِيْ سب کے ساتھ اللہ تعالی نے ایک ساتھی مقرر کیا شیطان

ہین ہو اور ایک سا ہی مضمون من سے لوگون عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ
کے ساتھہ بھی ہے فرمایا ہان لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے اور یہی حقیقت
آواز خوش سنتا ہے اوسکا شیطان جو اوسکے کل بدن مین جوش مین آتا ہے اور اوسکو جوش کرکے
کہ آدمی سر ہلاتا ہے ہاتھہ اوٹھاتا ہے کودتا ہے نعرہ کرتا ہے آہ آہ اللہ اللہ کرتا ہے اور یہ
سب حرام ہے خواہ دل کی مقتضا سے ہو کہ اوسکا زور اوسکا اور مجاہدہ ہوسکے حاصل
ہوتا ہے خواہ دل کی کدورت سے ہو کہ غفلت اور نسیان اور عصیان سے حاصل ہوا ہے سوا
کہ یہ بالتحقیق اوسی آواز کی تاثیر سے ہوتی ہین نہ مضمون اشعار سے دیکھو اگر یہی اشعار
خوش الحانی سے نہ پڑھی جاوین تو کچھہ اثر نہ کرین اور اوسکا اثر سے خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ
ستعالیہ حقیقتالی مین پیدا ہوتی ہین اور اگر اوس آواز کا اثر ہو تو وہ آہ و فغان سے کسوا
اس لئے کہ اعمد تو محیط ہے کچھہ وہ نہین اگر وہ جوش و خروش و جدانی سے ہو
تو اوسین ضبط کرنا اور پنہان رکھنا اولی تر ہے کہ نور تجلیات رحمانی سے ہوا اور نار تجلیات شیطانی
سے نار سے جسم کی حرکت پیدا ہوتی اور نور سے سکوت دل حاصل ہوتا ہے پوشیدہ
کہ آدمی مین ایک جوہر ہے کہ جسطرف توجہ کرتا ہے اپنی استعداد اور حال کے موافق
اوسکا مزہ چکھتا ہے تو چاہیے کہ آدمی بہ نسبت آیات و حدیث کیطرف کہ یہ کلام مکارم
بیشک رحمانی ہے اشعار و ابیات کیطرف توجہ کسو اسطے کرتا ہے کہ یہ شغل نفس اور اوسکا
شیطانی ہے اور یہ سب صحبت کا اثر ہے دیکھو ماتم زدہ کے پاس بیٹھنے سے غم حاصل ہوتا ہے
اور شادمان کی صحبت سے خوشی حاصل ہے بدعتیون اور ملحدون کے ساتھہ بیٹھنے سے بدعت
اور الحاد اثر کرتا ہے اور اہل اللہ اور صاحب شریعت کی صحبت سے مجاہدہ اور [illegible] اور
توحید حقیقی اور سلوک حقانی پیدا ہوتا ہے اور آیات و حدیث اور عقائد شریعت [illegible]
سے جو بیہودہ [illegible] شیطان و دنیا کے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] پاس نیکیون کے جو [illegible]

اونسے بھی گویا نزہو طویلہ مین جو گاو خر کو تر ہے گھوڑے کے اوصاف نہ شیطان اونکو کم
نزدیک ان لو فرمایا ہی جاہل آدمی کی صحبت سے دل بیمار ہوتا ہے عالم بہین آہ بدعتی
شخص تکبر صوفی جاہل فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے الصُّحْبَةُ تَاثِیْرٌ اسی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ
ایضا مَنْ مَشٰى فِیْ وَجْهِ مُبْتَدِعٍ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جو شخص بدعتی
کے منہ پر مصاحبت کی رو سے ہنسا تو اوسنے گویا اسلام کے ویران کرنیکی مدد کی ایضا مَنْ
اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْفَزَعِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ یعنی جس نے صاحب بدعت
کی توہین اور تذلیل کی ہو اوسکو اللہ تعالیٰ بچائیگا قیامت کو بڑے غم و الم سے یہ چند
تنبیہ مین ابو شکور سالمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہین ۔ شریعت پہ قائم رہا چاہیے	مخالف نہ اوسکی ہوا چاہیے اگر تحقیق
پیمبر کی گرامی تقریر ۔ اگر تجھکو حب خدا چاہیے	سوال آواز خوش سننے سے ذوق

اور کیفیت پیدا ہوتی ہے پہر ناجائز کیون ہے جواب ہر چند آواز خوش سننے سے بھی
ذوق اور کیفیت حاصل ہوتی ہے لیکن احتمال ہے کہ وہ آواز شیطان ہو آیات حدیث
مین عبادت کیواسطے حکم ہوا کہ وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ اور وَاسْجُدْ
وَاقْتَرِبْ اور مانند اوسکی کہین یہ امر نہین ہوا کہ آواز خوش سنو تو قرب حق تعالیٰ
زیادہ ہوا جواب دوسرا جو ذوق اور حال کہ نامشروع وجہ سے پیدا ہو وہ شیطانی
ہے اور جو مشروع وجہ سے حاصل ہو وہ رحمانی ہے ہمنے فرض کیا کہ اون قوم کے گمان
کے موافق وہ حالت رحمانی ہے پہر بھی مستعار اور عارض ہے اسواسطے کہ جبتک وہ
آواز ہے یہ ذوق و حالت بھی ہے اور جب وہ آواز بند ہوئی وہ حال بھی جاتا رہا مگر
کامل پہ یہ حال خوب منکشف ہے کچھ کہنے کی حاجت نہین جو عاشق صادق عشق

ف یعنی پاس بیٹھنے کا اثر ہوتا ہے ۱۲ ف یعنی صاحب بدعت کی توقیر کی اور اوسکی بات پر اعتبار کیا وہ گویا اسلام کے ویران کرنے کو مدد دیگی ۱۲

ف سیدھی راہ یہ ہے کہ عبادت کرو اور سجدہ کر اور قریب ہو ۱۲

رحمانی رکھتا ہی اوس کا یہہ مقام ہوتا ہی کہ ادسکو واسطی ذوقی اور حضور یا جد شتابیکہ وانکی
ہر وقت موجود رہتا ہی تو سالک کو چاہیئی کہ وہی طلب کری جو حالی ہی نہ وہ جو خیالی
ہو محققین کاملین اور عارفان واصلین نی فرمایا ہی کہ اگر کسیکو ذوق اور حالت اور عشق اور غیرت
حاصل ہوا اور وہ اوسکا مطلوب ہوجاوی تو وہ اوسی حالت کا عابد ہی عابد حق نہین
اسواسطی کہ وسیلہ مطلوب کا عین مطلوب جاننا کفر ہی سوال دل اسرار الہی کا خزانہ ہی
آواز خوش سننی سی وہ اسرار ظاہر ہوتی ہین جس طرح پتھر اور لوہی سی آگ ظاہر ہوتی ہی
جواب اگرچہ اوس قوم کی گمان کے موافق اسرار نہانی ظاہر ہوتی ہین لیکن اسرار
نہانی کا ظاہر کرنا کفر ہے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اِفْشَاءُ اَسْرَارِ الرُّبُوْبِیَّةِ
کُفْرٌ یعنی اسرار ربوبیت کا ظاہر کرنا کفر ہی اور جس کو عشق رحمانی ہی وہ عشق خود ظاہر
کرنیوالا اسرار نہانی کا ہی اور پوشیدہ رکہنا اوسکا لازم ہی آواز خوش سننی
کی کیا حاجت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ عَشِقَ فَکَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِیْدٌ سوال راگ اور باجی حقیقت مین حرام ہین مگر جو عشق کا بیمار ہی اوسکو
کا علاج ہی اوسکی واسطی راگ اور آواز خوش سننا درست ہی جواب یہہ بیماری
کیا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین اور تابعین
اور علماء مجتہدین کی وقت مین نہ تہی یا انہون نی اس بیماری کا یہہ علاج نہ جانا
تہا اس عقیدی سے انکار خدا اور رسول اور خلفای راشدین اور مجتہدین
کا لازم آتا ہی اور انکا انکار کفر ہی اللہ تعالی تو دلون کی بیماری کی شفا اور رحمت
اور قرب حق کا سبب قران کو فرماتا ہی کہ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّکُمْ
وَشِفَاءٌ لِمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَیضا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَیضا قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَشِفَاءٌ

بھی ایک حدیث میں ہے شیطان لاتی ہی تمہاری دل میں شیطان آواز خوش ہی سبب
بتھان اور گمراہی یا وہ بد اعتقادی ہی جعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی
اذانھم وقرا لیکن محققین ہی نقل ہی کہ ایک گروہ غنا و سماع درویشی سی
ایک فقیر کی پاس الہام دینی کو آیا اس بیت کو معنی پوچھی بشنو از نی چون حکایت
میکند وز جدائیہا شکایت میکند فقیر نی کہا کہ نی کیا خوب راست گو ہی کہ
شکایت اپنی مطلوب کی جدائی کی کرتی ہی کہ اپنی وصل کا احوال بیان نہیں کرتی ہی
نہی سی یہ نہیں کہتی کہ میں ... ہر شخص اسکو جب سی اپنی مطلوب سے جدا پڑا ہی
اور وہ ہزار وجہ سی اسی واسطی جدائی کی شکایت کرتی ہی اسی ہی ہر شخص ایک طرح بعید
درگاہ ہی اور شیطان ضرار طرح سی دور بس نی احوال دوریکا بیان کرتی ہی نہ کہ
نہ احوال قرب وصال کا

اشعار مثل نی کے کبتک کرینگا نالہ و زاری مدام | خاموشی

کر اختیار بس ہی وہیں ای عالیمقام
شیر کی مانند خاموشی چپ رہ میری جان
بالغ راہ طریقت ہو نہ بن تو شیر خوار
مثل نی بیوا نہ شکیبا رہ ہو تو صبور
رکھ شریعت کی شجر کی بیچ مستحکم مدام
جذر کی مانند محکم رہ شریعت میں دلا
با سنگ نفس رہزن کا ہو گیا ہی جو شکار
قصہ اپنی جان ہر دم ہوش کہ لیکر
حال تیرا اسطرح کا ہی امید وصال

مثل رو نہ کبتک ای بیخبر شور و فغان
مثل طفلان سطرح روئیگا کبتک زار زار
بلبلان کی طرح کبتک نالہ و فریاد و شور
مثل برگ کاہ کبتک جنبش بیجا ای بیمقام
مثل برگ نو بہاری جنبش کرتا ہی کیا
شہر سی کیوں آیا تہا کرنی صید بیان ای ہوشیار
تو تو کان لعل و عرفان و محبت ہی جوان
کہہ محمد تو شہر از خدا و مصطفی ز دل حال

الغرض شیطان سب کا راہ زن ہی لیکن
دو قوم پر کوشش زیادہ تر کرتا ہی ایک علما اور دو ... کہ چاہتا اللہ تعالی کے عشق و

بہت سی باتین شرع مین منع ہین انکو سے جا ہی لکہنا اور عشق و محبت کہا جاتا ہو
اور ایک وہ گروہ ہو جو کہتے ہین کہ ہم اللہ تعالی کے عشق و محبت مین مستغرق ہین اور نامحرم
عورتون سے ہمارا عشق و محبت زیادہ ہوتا ہو اور اپنے آپ کو عین خدا تعالی جانتے ہین کہ
وہ آپ ہی کہنے والا ہو اور آپ ہی سننے والا آپ ہی شاہد ہو اور آپ ہی مشہود وغیرہ ذالک
اگرچہ غلطی مین پڑے ہین کہ اپنے ذوق کو حالت کو انبیا علیہم السلام اور اصحاب اور خلفائے
راشدین اور علمائے مجتہدین پر فضیلت دیتے ہین مفہوم اونکا یہہ ہوا کہ یہہ حضرات یہہ حال نہین
رکہتے تھے ہم رکہتے ہین جو ہم سمجھتے ہین اور کوئی نہ سمجہا تہا اور کہتے ہین کہ جس کو یہہ حال نصیب
نہین ہو وہ حیوان مطلق ہو واضح ہو کہ ان باتون اور اعتقادون سے یہہ دونون
قوم کافر ہو جاتی ہین نعوذ باللہ پس ان دونون قومون کی راہ شیطان اسطرح پر
مارتا ہو کہ جیسے شراب اور بہنگ وغیرہ کے کہانے سے خیالات اور اوہام فاسد پیدا ہوتے ہین
ایسی ہی آواز خوش سننے سے اور حسن کے دیکہنے سے خیالات باطل اور اوہام فاسد پیدا
ہوتے ہین کہ کبہی نہ دیکہی اور نہ سنی آدمی جانتا ہو کہ یہی عرفان اور محبت اور عشق اور
جذبہ اور حالت ہو اور اوسمین ایک بیہوشی طاری ہوتی ہو اور اوس مستی اور بیہوشی کے عالم
مین شیطان طرح طرح کے رنگ اور چیزین دکہاتا ہو یہہ جانتا ہو کہ یہی مشاہدہ حق تعالی کا ہے
افسوس یہہ نہین جانتے ہین کہ معرفت الہی کا کماحقہ حاصل ہونا تو عبادت سے بہی بہت
مشکل ہو بدعت اور نامشروع سے کیسے حاصل ہوگی عشق اور محبت اور ذوق
اور حالت یقین اور معرفت کہ یہہ حالت روحانی اور رحمانی ہین ایک عنایت الہی اور خزانہ
ربانی ہو یہہ باتین کسب اور سبب سے نہین حاصل ہوتی ہین یہہ تو مولی اور بندہ کے درمیان
ایک سر ہو تجلیات اور انوار الہی سے کہ سوا آدم کے مقرب فرشتے بہی اوس سے محروم
ہین بڑی محرومی کی بات ہو کہ بدعت اور گمراہی سے ان باتون کا حصول سمجہے ابیات

آدمی سی دردھی	درد کو اونکی نہین ہی دلمین راہ	اسہی سوکلو ہر نقد عشق الہ
دوسری کو کہنا	آدمی پا نگا دیدار خدا	الحمل الانسان ملک سیرت
تیسری وجہ معرفت	جلوہ حق اسمین ہی ای نیکذات	آدمی ہی مظہر ذات و صفات

راگ اور باجے اور آواز خوش سننے کی از روی ذوق اور حالت اور واقعات اور تصوف اور طریقت اور حقیقت کی یہہ ہی کہ آواز خوش مین بہت لذتین ہین اونمین سی لذت نفس اور لذت روح ہی نفس کی یہہ لذت ہی کہ جس شخص کو دنیا کی محبت ہو اور اوسمین اخلاق ذمیمہ جیسے غرور اور ریا حرص و ہوا حسد و کینہ طمع و بخل وغیرہ ہو ہون اور اوس کا دل وابستہ مطلوبات کونین سی ہو اوسکو آواز خوش سننا مطلوبات کیطرف کہینچتا ہی اور لذت اوسکی نفس کو پہونچتی ہی مگر آواز خوش سننا حرام ہی اسواسطی کہ آواز سننی سے تکبر اور نفاق اور محبت اور زینت دنیا کی زیادہ ہوتی ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ اور جن لوگون کو لذت روح ہی وہ دو طرح کی ہین مبتدی اور منتہی اور تیسرے اونکی مقلد ہین پس مقلدون کی کیفیت کا حال یہہ ہی کہ اونہون نے اطوار قلوب اور احوال روح کو تو ہنوز ملی نہین کیا اور تزکیہ نفس سے اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح بہی اونکو حاصل نہین صرف اونکو آواز خوش ایک رقت پیدا ہوتی ہی اور رقت سی اونکو رونا آتا ہی پس وہ جانتے ہین کہ یہہ رقت اور درد تو قران کی تلاوت اور نماز روزے اور تسبیح و ذکر مین بہی ہم نہین پاتی ہین یہہ آواز خوش ہی کی تاثیر ہی تو آواز خوش کو قران اور نماز روزی اور تسبیح وغیرہ سی بہتر جانتی ہین اور یہہ بہتر جاننا کفر ہی کیطرف کہینچتا ہی اور قریب بلعنت کر دیتا ہی فرمایا پیغمبر خدا نے صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَھُمَا صَوْتُ الْمَزَامِیْرِ

ہ معلوم ہوتی ہی کہ اس ... عقلی اور دوسری وجہ ... پس جب کہ اونکو ... سکی آواز ... آواز نہون بن ... وجہان بن ایک باجی کی آواز اور ... دف اور ایک ... کی آواز مصیبت مین

[illegible] اور یہ حال سنا ہے کہ [illegible]
تو پھر آتش بادہ [illegible] عشق کا [illegible] ہے [illegible] عشق [illegible]
پیمانہ [illegible] جوش میں آکر [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کی اور [illegible]
جس طرح [illegible] حرام ہے [illegible] اکثر لوگ اس [illegible]
مقصد اصلی اور مقام عشق بادہ اور قرب حق تعالی ہے کہ نتیجہ عشق کا ہے [illegible]

قطعہ مرد اللہ عشق کی ہی بیکر ہوش کہہ	خون جگر سے بادہ کر اور لب [illegible]
ہستی کی قید میں لا [illegible] بینا بادہ جو [illegible] ہے	قید خودی سے چھوٹ ہی [illegible]
ایضاً ارباب عشق آپ ہوئے ہیں بے خبر	آزاد خوش ہو حسن سے [illegible]
ذوقی ہوئی ہیں بے خبر حقیقت میں اس طرح	ہستی سے اپنی کام نہیں ان کو والسلام

تذکرۃ الاولیاء میں مسطور ہے کہ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو جس وقت آیت کلام مجید سنتے تو زمین پر گر پڑتے تو شیخ نے انکو منع فرمایا کہ الصعقۃ من الشیطان۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے نعرہ مارا شیخ نے منع کیا کہ نعرہ مارنا گدھوں کا کام ہے کہ سخت مکروہ ہے اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ لَصَوتُ الحَمِیرِ اب جاننا چاہئے کہ منتی تو غریق بحر رحمت ہے اور قریب بارگاہ عزت مقیم حرم وصلت اور برخوردار نخل وصلت اسرار الہی سے مالا مال اور مست شراب وصل لایزال اسکو اس خوش کو سننے اور حسن کے دیکھنے سے کیا کام چنانچہ سلطان العاشقین فرماتے ہیں رباعی ایک

چون چند گلشن رنگ جان بکشود ست	منما ہر کس آن رگ خون آلود ست
بلبل [illegible] آواز ست	[illegible] چنانچہ [illegible] درد ست

مگر کوئی شخص عشق و محبت کی استغراق میں بیہوش ہو جائے تو اسکی طریقت میں [illegible] طریقت ماننا چاہئے [illegible] کہ اگر سیلاب شوق کا غلبہ [illegible]

[illegible]

بیہوش و حواس زائل ہو جاتے ہیں تو اوسکی تصریح کی دیوانگی کی طرح بیہوش اور ہو جاتی ہیں اور اسکا باعث یہ ہو جاتی کہ عرفان و اقبال کی رنگا رنگ تہ ہیں سو آدمی حیران ہو جاتا ہے اور حال یہ ہی کہ اس حالت کا اعتبار نہیں اور ... مستغرق ہیں وہ ثابت پایا نہیں ایک طرف سے آتی اور ایک طرف سے گئی لیکن سالک کی حالتوں میں ... ایک یکسی ہو جاتی ہے اور اسی طرح ایسی ہی یہ ہو حالت کہ ذکر و اذکار اور ... اور مشاہدہ وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے وہ بات اصل ہے اور اس عشق و محبت ... تو نیا ... سے ہوا و یرانگی کو اور کیا حاصل ہے القرض عقل و ہوش اللہ تعالی کے خزانے کے دروازے ہیں اس عقل و ہوش کی قدر جاننا چاہئے اور بیہوش ہونا ... اور خامی کا نشان ہے جبتک بیہوش و حواس جاتے نہیں ہیں وصال جانان کی امید ہی بیہوشی سے راہ نہیں چلی جاتی ہے اور انتہا تک پہنچی کی اوسکو ... اسی سبب سے جملہ نشے حرام ہیں کہ عقل کو زائل کرتی ہیں اور جو عقل کو کھو دے وہ حرام ہے اسی عقل سے اللہ تعالی کو پہونچتے ہیں اور قرب خدا کا میسر ہوتا ہے ... انبیا علیہم السلام ہمیشہ حق تعالی میں مستغرق ہیں لیکن جس قدر اونکا استغراق زیادہ ہوتا تھا اوسیقدر عقل و ہوش میں بھی زیادتی ہوتی جاتی ہے بیعقل و بیہوش ہونا تجلیات شیطانی اور جنون اور استدراج کا نشان ہے گو اوس شخص سے عجائب و غرائب ظاہر ہوں اسواسطے کہ شیطان کو بہت قدرت ہے وہ عجائب دکھا کر اپنی طرف کھینچتا ہے مثل فرعون و دجال کے ابیات ایک نکتہ ہے یہاں ...

گر دل و دلبر سن اوسی تو ہر زمان	ایک نکتہ ہے کہتے ہیں با زور غرت	...
... مرد از خود اما ہو خوش سیر	بیٹھنا ہے باز دست شاہ پہ	...
... عقل و ہوش ...	باز کر ہی با ذہن وہ ...	...

[illegible]
[illegible]
[illegible]
جان کر اپنی شریعت [illegible]
عشق کی ہے راہ ہی گر مشکل [illegible]
کھینچ رکھیگا شریعت کی رسن
راحت و آرام اور چین [illegible]
زندگانی ملت مین ہے بار [illegible]
تو اگر ہی یار کر جان باز بان
اور راہون سی بھی ہی راہ صاف
غیر رشتہ سی آنکھہ اپنی بند کر
جسطرح جس خار و گل [illegible]
سنت و بدعت سی صورت جان [illegible]
آدمی کو جسم مین [illegible]
نفس کا شیطان ہے گل [illegible]
نفس ایسے [illegible]
معجزہ [illegible] ہوا ایسی [illegible]
اور فرعون [illegible]
[illegible] حق ہی جناب مصطفی
ایک [illegible] ایک مین [illegible]

تھا ہی [illegible] ہو و نا ز نیاز
صید کر کر آتا جو نزدیک شاہ
اسکو ہی اوسکی سیاہ دلی [illegible]
شرع کی رسی پکڑ تو بالیقین
کہ شریعت کی رسن با صد نیاز
طینت نافع [illegible] عشق مرد [illegible]
کب غلط آتا ہے خدا کو [illegible]
تیسی ہوگا اس طرح جسے زندہ دل
دم نہ مار اس راہ مین ہرگز میان
جو تجھو منظور ہے سیر مقام
تب یہ اسمہ پر تیرا ہو وے گذر
خار سے نقصان ہے اور گل سے ہے غرض
شرع نافع اور بدعت مین زیان
موسی و فرعون ان دونوں کو جان
ہے فرشتہ روح کا ای [illegible]
محمود نکا اور اہل شرع کا
اور استدراج فرعونی عیان
ہین محمد مصطفی اور بولہب
بولہب تھا اصل شیطان [illegible]
گاو عنبر سے ہوا عنبر [illegible]

طین [illegible] ہے جس وقت [illegible]
[illegible] مین نیسین نہان یہ نگاہ
تو اگر ہے شنا ہمانند عشق یار
اور اسکو ہے جان احبل المتین
اور اگر ہے یار تو مثل عین
تیون نجس کہا ہے یہ تو طیار ہے
اسکا حاصل بدعت و الحاد ہے
کچھہ تو اپنی دلین ہو تو منفعل
شرع کی رہ سے نکر تو انحراف
اور راہین چھوڑ کر رکہہ اسمین گام
سنت و بدعت کی ایسی ہے نشان
صاف ہے یہ آئین کیا گفت و شنید
نفس و روح ایسے ہی ہین [illegible]
ایک [illegible] دل سمجھہ ایسے بات
روح کو قرب خدا منظور ہے
ایسے ہی تو جان [illegible]
یہ نہ سمجھے ہوئی سو جان [illegible]
ایک ہی نکتہ یہ العالی نسب
دو ہرن کہاتی ہین ایک ہی گھاس
اور بیلو نسے ہوا گوبر [illegible]

نہ شکر نہ گل ہے تو کرنا نظر
انہیں شہد ایک ہیں نہر ہے جوان

ایک غالی لیکن ہیں پر شکر
اس طرح کی ہیں مثالیں بیشتر

ایسی ہی نہیں ہو ...
کا ذنب و ...

محقق نہ رہے کہ انسان کو سوا اسکی عقل کامل عنایت نہیں ہوئی جو شخص عقل نہ رکھی وہ
انسان نہیں ہے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتی سے
حضور حق تعالی سے معاودت فرمائی تو اللہ تعالی نے تین جوہر آپکے سامنے کیے جن میں ایمان جو تھی
حیا جوہر عقل کہ انمیں سے ایک اختیار فرمایئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوچے کہ ان تینوں جوہر
میں کسکو قبول کیا جاوے جبرئیل علیہ السلام نے تعلیم فرمائی کہ جوہر عقل کو آپ اختیار فرمایئے
کیا تھی دونوں جوہر عقل سے متعلق ہیں اگر عقل نہو تو ایمان اور حیا دور تو فوت ہو جاتے ہیں لہذا عقل
کی جوہر کو کہ جسکی سبب سے شریعت کی قواعد اور حیا اور جملہ عبادت کمال کو پہنچتے ہیں اپنی ہاتھہ میں
لا بعیت کی چراغ کی روشنی سے طریقت کی راہ کی خار وخس کو ضلالت اور گمراہی سے دیکھ عقل اور
ہوش کی شعاع سے حقیقت کی میدانکی نشیب وفراز کو دیکھ سالک کو چاہیے کہ عشق میں جل اور
جوش کر تیغ سے خروش کر گرمی عشق ومعرفت ذوق وحالت کی شراب پی بیہوش ہو جانا ان
کی مجلس کو شوق ومحبت سے آرائش دے اور نوحہ جانسے اوسمیں نغمہ سرا ہو شمع ... کی شمع
اوسکو روشنی بخشے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی عطر خوشبو سے ...
مشام روح کو لطف اسکی سے منور کرے اور ہر چیز کا مزہ لے اور طلب یاد حق کی رکھے نقل ہے کہ ایک مسافر شہر
کا ذن گاؤں پھرتا تھا ایک روز گاؤں میں پہنچکر ایک گھر میں گیا صاحب خانہ کی لڑکی صاحب جمال
اوسکی واسطے کھانا لائی مسافر اوسکو دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور اوسکا اٹھانا ... گرم
کہا نہیں کہ آتش ... پڑا اجنگیا جب دیر میں اوسکو ہوش آیا تو اپنی اوسکو خبر ... کچھ
... گرہ دلوا ... پھرتا تھا میں ... ہوں ... کیا کہ لڑکی کی والدین سے کہا کہ تم ... دی جو
... گر اس نا مراد سے بہتر کوئی نہیں ملیگا اونہوں نے تو قبول کیا مگر جب آدمی لڑکی ...

اور جو منظور مطلب پوچھا اوسکا کہ یہ دار قابل لطافت کر نہیں جب بہت اصرار کیا تب نکلکر کہا کہ جس شخص نے میری طلب و عشق میں ناقص اور خام ہے پوچھا کس طرح کہا مجھ کو دیکھکر بیہوش ہو گیا اور بیہوش جاتا ہے میرے حسن کا تماشا کیسے کریگا اور میرے کلام کی قدر اور میرے ناز و کرشمہ کا کیا جانیگا اور میرے وصل کی تاب اوسکو کیسے ہو گی نظم

تو نہ اپنے آپ کو بیہوش کر
ہاں جل مت ڈھونڈھ اوسکا
نعرہ و فریاد کرتے ہیں شغال
ہے خموشی باز کا کام اے ہما
جان دی ہے جو عشق میں پروانہ وار

سات دریا ایک دم میں نوش کر
پختہ کاروں کو نہیں آتی ہے جوش
شیر ہیں خاموش اور غوغا شغال
خاک ہے وہ عشق جو ہو باسوز و ساز
دم نہ مارا اس نے دم میں جل گیا پروانہ وار

ورد کی اپنے تو کر یا مرد وار
نا تمام کا کام ہے جوش و خروش
زاغ کا ہے کام فریاد و فغان
میری جان پیشہ کر اپنا تو نہاں
اور بہت لوگوں کا مرنا جان

اور آخر جوش کر سنے اور حسن کی دیکھنے سے قفس تن سے پرواز کر گیا اور آتش عشق نے اوسکے تن کی خاشاک وجود کو صاف جلا دیا اور مقصود اصلی کو کہ وصال دوست ہے پہنچا اسکی مثال یون سمجھنا چاہیے کہ عشق تو بجائے تخم کے ہے اور توحید اور معرفت اوسکی شاخ و برگ اور علم الٰہی اور تجلیات اور مجاہدہ اوس کا گل اور میوہ نظم

عشق مثل تخم ہے ایمیرجان
معرفت ہے شاخ و برگ اوس کی

اور زمین سینہ میں کر نہاں
ہیگا مشہود خدا اوسکا بار

نفی و اثبات سے درخت اوسکا ہے
وصل جانان ہے ثمر اسکا پہول

اگر تخم زمین میں پوشیدہ نہ کیا جاویگا تو کیسے اوگیگا اور شاخ و برگ اوسمیں کیسے آویگا اور میوہ اور پہول کس طرح لگین گے اس سے ثابت ہوا کہ تخم عشق کا پوشیدہ رکہنا اور اوسکی پرورش کرنا واسطے شریعت اور طریقت اور حقیقت سے کرنا فرض ہے جب یہ حال ہے تو اہل سنت و جماعت کے سب مجتہدوں کے نزدیک از روے اتفاق کے راگ اور باجے مثل دف اور طنبور اور مزامیر اور رباب وغیرہ کی حرام ہونا ثابت کر قرآن شریف سے حالانکہ عبادت

[illegible] ایک بھی چھپنا حرام ہے بلکہ اگر کیا خوب ہے کہ کفر ہوجاتا ہے اگر کوئی خوش
خوشی میں قرآن پڑھے اور کچھہ کم و زیادہ الحان میں کرے اور کوئی مقام اوسکی بجوب
بجا کرے تو بھی مکروہ ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے زینوا القرآن بحسن الصوت یعنی آواز کو
اور ستار جھ حروف کرا او کمی بیشی نہ راگ کی آواز سے اگر وہ برابر آواز خوشی میں نفع
ہوتا مجتہدون کو اجتہاد میں بلا شک اختلاف ہوتا جب اسکی حرمت باتفاق ثابت
ہے تو جو شخص خدا و رسول اور مجتہدون کے حرام کئے ہوئے کو مکروہ جانے سے کافر ہوجاتا ہے
تو حلال جاننے والے کا کیا حال ہوگا تمہید ابو شکور میں مسطور ہے کہ لہو و لعب ناچ اور ستار
کا مکروہ جاننے والا کافر ہوجاتا ہے اسواسطے کہ اسکی حرمت بدلائل نص و اجماع امت ثابت
اور ہر بیمبر کیوقت میں اوسکی نہی محقق ہے ایضاً محبت آلہی کا مقام عالی اور حال لایزالی جب
کسیکو حاصل ہو تو اوسکو پوشیدہ رکھنا چاہئے بموجب حدیث کے مَن عَشِقَ وَكَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ اور نامحرمون سے اسے پوشیدہ رہے حدیث قدسی ہے اَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَابِي
لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي اگر تو وہ احوال پوشیدہ ظاہر کریگا تو وہ عتاب میں گرفتار ہوگا ایک
یہ کہ جو شخص نادانشا ہون کے راز کو ظاہر کرتا ہے وہ لائق نزدیکی شاہون کے نہیں رہتا ہے
تو تو بھی درگاہ سے دور ہوجائیگا دوسرے یہ کہ اسرار نہانی کا اظہار کفر ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اِفْشَاءُ اَسْرَارِ الرُّبُوْبِيَّةِ كُفْرٌ محققین کاملین عارفان واصلین نے فرمایا ہے
کہ اگر عشق و محبت ذوق و حالت کسیکو حاصل ہوا اور وہ اوس کا مطلوب ہوجاوے
تو وہ عابد اوس ذوق کا ہے نہ عابد حق کا اسواسطے کہ وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جانتا
ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ لِلّٰهِ فَهُوَ شِرْكٌ بِالْبَارِي فرمایا اللہ
تعالیٰ نے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ
دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ الْخَفِيِّ چنانچہ جمعنا اسکی صفت میں فرماتا

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	جانا ان ما یار و جان مین جانان [illegible]	[illegible]

چھوٹے ہون یا خوبصورت آدمی کو دیکہنے اور باعث کے احوال کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ یعنی اے محمد کہدو لوگوں سے کہ چہپائیں اپنی آنکہیں نامحرم کو دیکہنے سے اور محفوظ رکہیں اپنی شرمگاہیں حرام سے یہہ انکے واسطے بہتر اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو خوب جانتا ہے اور عورتوں سے کہدے کہ اپنی آنکہیں نامحرم کو دیکہنے سے چہپائیں اور اپنی شرمگاہوں کو زنا سے بچائیں اور اپنی آرائش اور زینت کو ظاہر نکرین مگر محرموں کے سامنے تفسیر حسینی دیکہنے والے دو قسم ہین ایک اہل نظر اور ایک اہل ہوا اہل ہوا کے واسطے حسین دیکہنا خود منع ہوا انہی دو آیت صحیح اور حدیث کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ زِنَا الْعُيُوْنِ اور اَلنَّظَرُ رَائِدُ الذُّنُوْبِ

امیر کبیر سید علی ہمدانی ذخیرۃ الملوک میں فرماتے ہین کہ آدمی کے جسم میں یہہ آنکہہ شیطان کا قاصد ہے اس واسطے کہ اور حواس تو ٹہہرے رہتے اپنی جگہ پہ ساکن رہتے ہین جب تک انکے پاس کوئی چیز نہ پہونچے ہے اوسکی طرف مشغول نہیں ہوتے بخلاف چشم کے کہ یہہ دور سے تکتا ہوا نگاہ کرتی ہے اور اہل فنا کہ حقیقت عرفان کو پہنچے ہین ہیں اپنی جہالت سے جانتے ہین کہ ہم [illegible] حسن [illegible] سبب خدا [illegible] حسن کا

آپ نفی ہو گیا ہے اور جہاں دوست ہاتھ آیا وہیں اپنا بیگانہ ہو گیا ان حضرات اسی [illegible]

ہمنگون نے فرمایا ہے توحید جسکا طالب ہے وہ توحید وہی توحید عملی توحید عینی [illegible]

ہیں ہمہ اوست کی بعض اہل [illegible] ہمہ ہی کہ بعض [illegible] اگر خلاف شرع ہو

آدمی ملحد ہو جاتا ہے اور اگر موافق شرع ہیں تو درست ہو جاتا ہے اور واصل بحق [illegible]

ہوتی ہے پس اگر مخالف شرع ہو تو حسن کیطرف سے لذت اور صفائی روح کی البتہ حاصل ہوتی ہے

لیکن وہ لذت و صفا اوس کا حجاب ہے اوسکو حجاب نورانی کہتے ہیں سالک یہیں نہیں ٹھہرتا

کہ عارف کی توانائی ہر طرح طرح کی تجلیات الٰہی اور جلوہ لاتناہی اپنے انوار جمالی اور جلالی

ملحوظ کرتا ہے ہیں اوسکو حسن دیکھنے کی کیا حاجت جسکی سامنے ہر وقت معشوق روبرو ہوتی

جلوہ گر ہو اوسکی حضیض حسن کا دیکھنا زہر ہے مبتدی کے واسطے تو حسن کا دیکھنا سم قاتل ہے اور

منتہی کو باعث زوال حال عاشق صادق وہ ہے کہ اپنی آپ میں خدا کی صنعتیں دیکھ کر

خدا کی معرفت حاصل کرے چنانچہ امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

من همی از کنار خویشتن می یابم هر دم بوی یار	زان همی گیرم بهر دم خویشتن را در کنار
اور دیتا ہوں میں آپ ہی میں بوی یار	اسلئے ہوں آپ ہی سے ہمکنار

اور حضرت شمس تبریز قدس سرہ العزیز کا قول ہے نظم ہو نا لیلی پہ فدا قیس کی نادانی تھی

وقت لیلی جو ہوئی پھر تو پشیمانی تھی	شمس تبریز ہوں میں اپنا ہی عاشق ہوں میں
مجھ میں کچھ اور نہیں ایکر بس جلوہ یار ہی ہیں	

واضح ہو کہ جتنی صفائی دل زیادہ اوتنی ہی

توحید اور معرفت اور قرب حقتعالی زیادہ ابیات ہاتھ میں جل الکمال یا دیکھ

صاف کر دل کو جمال یار دیکھ	کاملوں کی ہے نظر دل پہ مدام	دیکھنا گلشن کا ہے جاہلوں کا کام
مرغ دل [illegible] کو [illegible] سکام	سوز دل میں [illegible] صورت ہی دام	نقل ہے کہ شیخ عطار کے

ایک لڑکا شاگرد تھا بہت دانا اتفاقا اوس شاگرد کی نگاہ اوستاد کی بیٹی پر پڑی

دیکہتی ہی عاشق ہوگیا اور وہ سب فہم و ادراک اوسکا جاتا رہا اوستاد کو یہہ حال معلوم ہوا
لونڈی کو آہستہ کہا اوس جوان کی سامنی لایا اور کہا کہ اسکو خوب دیکہہ لی دوسری روز
اوس لونڈی کو مسہل دیا اور فصد لی اور پاوس کا اسہال اور خون طشت مین رکہا تو نزی
کوک ضعیف و نحیف و بدرنگ اور زرد ہوگئی تہی پہر اوس جوان کی روبرو کیا اوسنی کہا ای
اوستاد اسکا حسن و جمال کیا ہوا وہ طشت شاگرد کی سامنی کیا کہ کل تو اس چیز کا عاشق
ہوا تہا اور لونڈی تو وہی ہی اوس جوان نی توبہ کی اور پشیمان ہوا الحاصل جب حسن ظاہر کا
یہہ حال ہی تو روح کا حسن فرشتی اور پری کی جمال سی بہتر ہی اسواسطی کہ روح مظہر ذات
و صفات ہی اور خلیفہ خدا فرمایا اللہ تعالی نے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس صورت
مین آدمی کو چاہیی کہ اپنی اوپر عاشق ہو اور ایسی کوشش کری کہ خودی نہ رہی نظم

عاشقون کو غنچہ حوران جنت سی ملال ۔ کب پسند آئنگی اون کو یہہ زنان با جمال
دونون عالم کی عجائب ہین تجہی مین غور کر ۔ اپنی دل کو دیکہہ فارغ بیٹہہ تو از زلف و خال
شاہد روحانیان جس کو دکہائین اپنا رخ ۔ اوسکو کب ہو زلف و خط و خال و عارض سی خیال
عشق جانان سی جسی ذرہ برابر ہی خبر ۔ ہی وہ فارغ زلف و خط و خال سی ای خوش خصال
عاشقونکا سوختن اور ساختن سی کام ہی ۔ از سر انصاف سن لی یہہ سخن ای مرد حال
جوکہ نامشروع کو مشروع جانی ای عزیز ۔ خون اوس کا ہی شریعت اور حقیقت مین حلال

ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جو شخص بازارمین ننگی تلوار ہاتہہ مین لیکر
اور بہت قتل کرتا پہری اوس عورت سی اچہا ہی کہ جو بازارمین اپنا منہہ دکہاتی پہری اور
لوگ اوس کو دیکہین اسواسطی کہ وہ مقتول تو شہید ہوتی ہین اور بہشتی اور یہہ گنہگار
اور دوزخی فرمایا نبی علیہ السلام نی اَلزِّنَاءُ خَرِیْبَۃُ الْبِنَاءِ یعنی جس گہر مین زنا ہو اوس مین
برکت ظاہری اور باطنی نہین رہتی ہی اے عزیز فرج کا زنا تو حرام ہی ہی لیکن آنکہہ اور کان

اور زبان اور دل سے بھی زنا ہوتا ہے قیامت کو اس کا مواخذہ ہوگا فرمایا اللہ تعالی
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا پوشیدہ نرہے کہ آنکھہ اور
کان اور زبان اور دل کا زنا فرج کے زنا سے بدتر ہے اسواسطے کہ زنائے فرج کو تو آدمی
حرام اور اوسپر اللہ تعالی کا عذاب اور سیاست سلطانی بھی جانتا ہے اور اون زناؤں
مین تو بے دغدغہ مبتلا رہتا ہے اور اصرار کرتا ہے اخبار مین آیا ہے کہ ایک اصحاب کبار
سے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کو آئے تھے راہ مین کسی عورت
پہ نظر پڑگئی جب حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھون سے بوئے زنا آتی ہے
کرنا چاہیے کہ بے قصد دیکھنے مین تو بوئے زنا آتی ہے پس جو شخص قصداً دیکھے اور یہ سمجھے کہ اس دیکھنے
مین خدا کو پہچانونگا اوس کا کیا حال ہوگا سوائے کفر کے اسواسطے کہ اوسنے حرام کو حلال
جانا شیطان تو اوسکو عجیب و غریب صورتین دکھلاتا ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ یہ راہ خدا کی
ہے لیکن اللہ تعالی تو دلونکا خوب حال جانتا ہے يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
اللہ تعالی جانتا ہے تمہاری آنکھونکی خیانت کو کہ تم عورتون اور مردون کو دیکھتے ہو اور
جانتا ہے خدا تمہارے دلونکا حال جو کچھہ شیطان لذت اور مزے تمہارے دلونمین ڈالتا ہے

ابیات دل پہ نہ ہے آفت رنج و بلا	آنکھہ نے کی باعث سے بہت ہین فتنے
بند کر آنکھون کو مثال صدف	تانہ بنے تیر بلا کا ہدف اے العزیز آنکھہ کو سوا

حق سے مردون کیطرح چھپا فرمایا نبی علیہ السلام نے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ عَلَيْهَا
یعنی اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اوس مرد پر جو نامحرم عورت کو دیکھے اور لعنت کی اوس
عورت پر جو اپنے آپ کو نامحرم مرد کو دکھاوے چنانچہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی
شاگردونکو پس پشت بٹھا کے سبق پڑھاتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ امیر المومنین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ السلام کی تلاش مین تھے معلوم

بمنزلہ کان اور زبان اور دل بہ ایک ہین کا حال پوچھا جائیگا ۱۲

ہوا کہ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی دولت سرای مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی
تہین رونق افزا تہین وہان آئی تو آنحضرت کو نہ پایا جلد سے گبہرائی ہوئی باہر آئی ناگاہ راہ
مین آنحضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچہا یا عمر کیون ایسے مضطرب ہو عرض کیا یا رسول
اللہ مینے زبان مبارک سے سنا ہی کہ جسجگہہ مرد اور عورت دونو تنہا ہون تو تیسرا وہان
شیطان ہوتا ہی وسوسہ ڈالنی کے واسطے انصاف کرنا چاہیے کہ جب خلیفہ ثانی نے اسقدر
لحاظ کیا تو ہم لوگون کو کہ اوس جناب پاک کے خوشہ چین ہین ان باتونکا لحاظ کرنا
فرض عین ہی تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہی کہ بی بی فاطمہ ابو تراب نخشبی کی بی بی حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واسطے استفادہ کے جایا کرتی تہین ایکروز شیخ نے فرمایا کہ تمہارے
ہاتہون مین کیا خوب رنگ حنا ہی فاطمہ نے کہا کہ ہماری تمہاری صحبت تبہی تک تہی جب تمہاری
نگاہ رنگ حنا پہ پڑی تو ہماری تمہاری صحبت اب حرام ہو گئی حضرت بایزید شرمندہ ہوے
اور جناب باری مین مناجات کی کہ خداوندا نظر میری عورت اور دیوار پر یکسان کر دے دیدہ
دل سے غور کرنا چاہیے کہ سلطان العارفین حضرت بایزید جب حنا کے حسن دیکھنے سے شرمندہ ہوے
اور مناجات کی تو ہمکو صد ہا شرمندگیان راہ حق مین ہین اسواسطے کہ جو چیز خدا و رسول
نے منع فرمائی ہے وہ سب مسلمانون پر حرام ہے مبتدی ہو یا منتہی یا متوسط اگر کوئی کہے کہ بعضون کو
مباح ہی اور بعضون کو حرام یہ کہنا کفر ہی حدیث مین آیا ہی کہ جسکی نظر عورتون پر
پڑجائی اور وہ خدا کی خوشی اپنی آنکہہ چہپالی تو اللہ تعالی اوسکے دلمین ایک نور پیدا کرتا ہے
کہ وہ نور وسیلہ ہدایت حقتعالی کا ہوتا ہی اور وسعت دل اوس سے پیدا ہوتی ہی اور
اور اگر عورتون کو دیکہتا ہی تو حقتعالی اوسکے دلمین ایک آگ پیدا کرتا ہی کہ وہ اوسکی
گمراہی کا اور اوسکی دلکی تنگی اور گور کی تنگی کا وسیلہ ہوتی ہی ای عزیز اس حسن کے دیکہنے
مین ہمکو بڑی بڑی تجلی پڑی ہین کہ قیاس سے باہر ہین ایک میرا یار تہا ملا احمد ظفر نامی

که وه حسن دیکهنی کیطرف بهت مایل تها اور کبهی بد فعل سی شرمنده بهی هوتا تها ایک روز

مجهسی کها که استخاره تو کرو که حسن دیکهنی مین ترقی هی یا تنزل جو مینی استخاره کیا تو جناب رسالت مآب

صلی الله علیه وسلم کو خواب مین دیکها فرماتی هین اچهی هین اگر مرد ایسا هو که جسکی مقام انا الحق

کا طی کیا هو یعنی سوا خدا کی اور کچهه اندیشه اوسکی دلمین نه گذرتا هو اور بجز خدا کی کسیکو نه دیکهتا

هو اور عورت بهی ایسی هو اور یه دونو تنها هون تیسرا شیطان هوگا که انکو دلمین وسوسه

ڈالی حدیث مین آیا هی که هر عورت کی ساتهه دس شیطان هین اور هر مرد کی ساتهه تین شیطان

که دیکهنی والی کی دیده مین اوس صورت کو آراسته کر کی هیئت اصلی سی اور هی شکل سی دکهلاتی

هین اور راه حق سی باز رکهتی هین چهپا نهو که جو کچهه ظاهر مین منع هی باطن مین بهی منع هی

اور جسکی خوبی باطن مین نهین هی اوسکی ظاهر مین بهی نهین هی مثلا اگر کپڑا ظاهر مین پلید هوکی

نجس هوا تو اوسکی بد بو باطن کو پهونچتی هی اور اگر عطر لگاوگی تو اوسکی خوشبو باطن

کو بهی خوش کرتی هی ایسی هی امر نا مشروع کی بو بد نفس کو پهونچتی هی وه بو روح کو

بهی بد مزه کر دیتی هی ظاهر هی که جسم کی جراحت سی آزار روح کو پهونچتا هی اور روح کی خوشی

سی جسم بهی شگفته و خندان هوتا هی علی هذا القیاس جو چیز شریعت مین منع هی وه طریقت

اور حقیقت مین بهی منع هی اگر کوئی امر خلاف شریعت کو اختیار کرے اور حسن دیکهنی کا

متعین هو اور ذکر اور حضور بطور مشاهده دائمی سی منهه پهیری اوسپر الله تعالی شیطان مقرر

کرتا هی که اوسکی دلمین وسوسه ڈالتا هی اور چیزین خلاف اصل کی دکهلاتا هی اور مکر و حیله

پیدا کرتا هی وه شخص جانتا هی که یه میرا حال هی که اس سی خدا کو پهونچونگا فرمایا الله تعالی نی

ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين وانهم ليصدونهم عن السبيل و

يحسبون انهم مهتدون نقل هی که شیخ حسن بصری رحمة الله علیه کی وقت مین ابو عمر

نام ایک شخص نامیون کی تهی قرآن کی تعلیم فرمایا کرتی تهی ایک لڑکا صاحب جمال آیا که مجهکو قرآن سکهاو

[illegible]

ابو عمرو نے اوسکو نفسانیت کی نگاہ سے دیکھا الحمد سے من الجنة والناس تک کلام اللہ ذہن سے
ہوگیا عبد اللہ بن جلال سے نقل ہے که مین نے ایک روز جوان ترسا خوبصورت دیکھا اوسکے
دیکھنے کی مین متحیر ہوا اور اوسکے سامنے کھڑا ہوگیا که حضرت جنید رحمة اللہ علیہ وہان سے گذرے
میری تحیر پوچھا اوستاد اس تحیر کو آتش دوزخ مین جلائیگی فرمایا که یہہ نفس کی بازی ہے اور شیطان
کا جال جو تجھکو اوسے متوجہ کرتا ہے یہ نظارہ نظارۂ عبرت ہے اور خوف نہین ہے جون ہی یہ شیخ گئے
مجھکو بالکل قرآن فراموش ہوگیا یہہ دونون نقلین تذکرة الاولیا مین منقول ہین نقل ہے
که ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی اوسنے قسم دی که جسنے تجھکو پیدا کیا اوسکی بزرگی
کی تجھکو قسم ہے که تو آدمی کو کسطرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے مگر صوفی که دنیا نہین رکھتے ہین
اونکو عورتون اور مردون کے دکھنے سے فریب دیتا ہون اونکے دلمین بیٹھتا ہون اور اونکا
دل اپنے قبضہ مین کر کر وسوسے ڈالتا ہون اور صورت اصلی سے دوسرے طرح پر دکھلاتا ہون اللہ تعالی فرماتا ہے
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ یہان انصاف کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے
که جب اپنی عورتین اور لڑکے شیطان کے جال ہوے تو نامحرم عورت اور مرد کا کیا حال ہوگا فرمایا
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيسَ حدیث مین آیا ہے
که بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کے جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے دیکھنے سے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے شوہر پر حرام ہوئی اور پیغمبر علیہ السلام پر
مباح ہوگئی پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی که خداوندا آنکھون مین نابینا ہوتا که میری نظر نامحرم
پر نہ پڑتی یہہ نقل اسرار الاولیا مین مسطور ہے عاقل اس مقام مین تأمل کرے که جب رحمة للعالمین
نے یہہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہے اشعار

ره شریعت مین ہمیشہ حق شناس

تا ضلالت سے ہو تو ناسپاس	مرد حق مین کا شریعت پیشہ ہے
اوسکو بدعت کا نہین اندیشہ ہے	کب ضلالت مین پڑے مرد خدا
کیونکہ وہ حق سے نہین ہوتا جدا	شرع کی رہ سے قدم کو مت ہٹا

ہو اگر تو سالک راہ خدا
کاملون کے کام سنت مین ہین
لوگ گمراہ بدعت مین ہین

بات سنت اصل ہی اسے بچان
مبتدی اور منتہی کو یکسان
ہے سلک شرع مین قرب خدا

نیک و بدعت سی ہمیشہ ہو جدا

فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ پندرہوان باب باغ اور گلزار دیکھنی اور اوسکی احوال کی بیان مین اے عزیز باغ و گلزار دیکھنی والون کی دو گروہ ہین اہل ہوا اور اہل فنا اہل ہوا تو حظ نفس اور خوشی خاطر کیواسطے دیکھتی ہین یہہ بات باعث مہجوری ہی اور اہل فنا کہتی ہین کہ ہم صفت صانع اور قدرت خدا اسمین دیکھتی ہین بلکہ اونکی یہہ سمجہہ ہی کہ خدا خود اپنی قدرت کا تماشائی ہی اپنی آپ کو درمیان نہین دیکھتی ہین افسوس یہہ لوگ بڑی غلطی اور پندار مین پڑی ہین اور بیہودہ دعوی کرتی ہین اور یہہ نہین جانتی کہ خودی یا خدائی مین کیا فرق ہی باغ و گلزار دیکھنا تو نفس کی خوشی ہی مکر و حیلہ سی اسطرف متوجہہ کرتا ہی کہ مین صانع کی صفت دیکھتا ہون اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی قدرت مین تعجب کری او کہی کہ اللہ تعالی نے یہہ چیز کیسی بنائی کافر ہو جائی اسواسطی کہ تعجب کرنا اللہ تعالی کی صنعت مین کفر ہی یہہ سب قدرتین لفظ کن سی ظاہر ہوئین بموجب إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ مخلوق کی کام مین تعجب ممکن ہی خالق کی خلقت مین تعجب کی کیا جگہہ ہی عاشق کامل اور عارف واصل کی دلمین تو طرح طرح کی باغ رحمت آلہی اور فیض نامتناہی کی طیار اور قسم قسم کی پہول ہمیشہ کہلتی ہین وہ صانع کی دریای انس مین مستغرق ہی اوسکو صنعت دیکھنی کی کیا حاجت

نظم

جو کہ صانع مین طریقت مین ہوا
اوسکو صنعت دیکھنی سی کام کیا
دیکھنا صنعت کا کرتا ہی جدا

ای جو صانع مین وہ ہی مرد خدا
کار گر کی ساتہہ ہی جاشق لگ گیا
اور سوا اسکی ہی مانع بیگمان

دیکھہ صانع کو اگر ہی مرد کار
تو صنعت دیکہہ اگر ہی ہوشیار
مرد ظاہر بین صنعت مین رہا

باطن مین کوہی صانع سی کام
دیدہ صانع ہی ہی دید صواب
دیکھنا صنعت کا ہی نقش بر آب

صنع مین دیکھتی ہین آپ حق ہی کو مدام	ہر دو کو ایک دیکھتی ہین دل مدام	عارف حق کا تھا و

باہر معرفت حق کی ہیچ پوشیدہ گلشن ہے اور جلوہ رنگا رنگ رخ عاملان سے جان اوسکی روشن
تو ہر وقت صانع کی تعظیم مین محو ہے اوسکو مصنوع دیکھنے کی کیا حاجت جس کا دل ویران ہے
اوسکا دیدۂ ظاہر صنعت دیکھنے کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور جسکا دل آباد ہے وہ اپنا دیدۂ باطن صانع
کے دیکھنے کیطرف مشغول کرتا ہے طالب کو صنعت دیکھنا صانع سے دور کرتا ہے اور قدرت دیکھنا قادر
سے مہجور نقل ہے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کرتا تھے مین ایک لطیف سیب سرخ تھا دیکھکر کہنے
لگے کیا لطیف سیب ہے آواز آئی کہ شرم نہین آتی ہے کہ ہمارا نام سیب پر رکھتا ہے شیخ بیہوش ہوئے
اور چالیس دن طاعت کا مزہ نہ پایا قسم کہائی کہ اب کبہی بسطام کا میوہ نہ کہاؤنگا نقل ہے کہ
حضرت رابعہ بصری قدس سرہا فصل بہار مین اکیرو ز حجرے کے اندر تہین باہر خادمہ باہر ہوا کہوتی
چلتی تہی خادمہ نے کہا ای رابعہ باہر حجرے سے آؤ اور صانع باکمال کی صنعت گوناگون دیکھو حضرت
رابعہ نے فرمایا تو بھی اندر آ کر صانع کو دیکھ اس سے صاف ثابت ہے کہ صنعت کا دیکھنا حجاب

صانع کا تھا اسیواسطی حضرت باہر نہ آئین **نظم**	دیکھی جس کی آنکھ صانع کو عیان

کب بہلا وہ صنع دیکھی اے میاں	مرد عارف جو دیکھی صنع کردگار	غافل اکیدم بھی ہین صانع سے ہم
انس ہے صانع سے زندوں کا مدام	کام ہے دردوں کا صنعت سے مدام	کام ہے دردوں کا صنعت دیکھنا
کار زندگان ہے عرفان خدا	کار مردان یہی ال کہانا ہے بس	تو ہے غفلت خدا سے یکنفس

غور کرنیکا مقام ہے کہ جب مرد صانع بین کو صنعت کا دیکھنا حجاب ہوا تو جو لوگ کہ محض
واسطی حظ نفس کے باغ وگلزار دیکھتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ ہم خدا تعالی کی قدرت دیکھتے ہین
اونکا کیا حال ہوگا یہہ نہین جانتے کہ حقتعالی کی قدرت کا دیکھنا حالت روح کی ہے خواہ
باغ ہو یا غیر باغ جس جگہہ ہے وہ اپنے حال مین مشغول ہے غیر سے نظر بند کئے ہوئے اپنے آپ مین
محو انوار الہی کے دیکھنے مین مصروف نقل ہے کہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہا ایک روز گھر

بیمار تہین کسی نے سبب بیمار ہونیکا پوچہا فرمایا کہ کل کی بات ہے میری نظر بہشت پر پڑی تہی حق تعالیٰ نے مجہہ پر عتاب کیا کہ اے رابعہ تو میرے غیر کی طرف نظر کرتی ہے یہان انصاف کرنا چاہیے کہ بہشت کو دیکہنے سے تو عتاب آیا باغ اور گلزار دیکہنے کا کیا حال ہوگا ــــــ یہہ سرا اور باغ تو ماوان ہے + خانمان تیرا ابلہ جان ہے + جو شخص باغ و گلزار اور اچہے اچہے مکانون کی سیر کا پابند ہے وہ شخص حقیقت معرفت حقتعالیٰ سے کہ اصل جانت اور صفت روح ہے بے نصیب اور نفس و شیطان کے ساتہہ کی لڑائی کے مزے سے محروم رہتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ ... وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ فرمایا نبی علیہ السلام نے اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الْآخِرَةِ وَالْآخِرَةُ حَرَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا وَهُمَا حَرَامَانِ عَلَىٰ أَهْلِ اللهِ اور فرمایا نبی علیہ السلام نے مَا شَغَلَكَ عَنِ اللهِ فَهُوَ صَنَمُكَ حدیث مین آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کو وحی آئی کہ اے داؤد میرے بندون سے کہدو کہ تم بہشت کی امید اور دوزخ کی خوف سے میری بندگی کرتے ہو اگر مین بہشت و دوزخ کو نہ پیدا کرتا تو کیا مین عبادت لائق اور سزاوار نہ تہا ــــــ وہ حق تک کیسے پہنچیگا کہ جسکو عزیز ہین + زن و فرزند یار اور حور و غلمان ہون وہان رہزن + اگلے بزرگ خصوصًا شیخ بایزید بسطامی فرمایا کرتے تہے اگر میرے دل مین دنیا کا خطرہ آئے تو مین وضو کر ڈالون اور اگر میرے دل مین آخرت کا خیال جمے تو بیشک نہا ڈالون ــــــ مائل اگر تجہے طرف حور کر دیا + تو بالیقین جان تجہے دور کر دیا + حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز اس اسرار کا مضمون اس حکایت مین کیا خوب نقل فرماتے ہین

حکایت

وقت رحلت بو علی رودبار

جان بلب کہتے تہے یون وہ اتقیا	آسمانون کے کہلے ہین در تمام	دیکہتا ہون اپنا جنت مین مقام
مسندین جنت مین ہین آراستہ	میری خاطر حور ہین پیراستہ	قدسیان مانند بلبل خوش نوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی حاجت [illegible]

[illegible]

[illegible] عشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سولہواں باب حق تعالیٰ کی عبادت کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یعنی عبادت تین طرح پر ہے عام اور خاص اور خاص الخاص عبادت جسمانی واسطے عام کے اور عبادت روحانی واسطے خاص کے اور عبادت [illegible] واسطے خاص الخاص کے عبادت جسمانی جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ [illegible] جہاد کافروں کے ساتھ قرآن کا پڑھنا ذکر زبانی اور گناہ سے بچنا [illegible] اور آنکھ کو [illegible] دیکھنے [illegible] کان کو [illegible] پاؤں کو بری جگہ جانے [illegible] حرام اور شبہ [illegible] [illegible] روحانی جیسے معرفت [illegible] اور خلاف نفس [illegible] کا ترک کرنا اور عشق و محبت اور ذوق و حالت اور یقین و معرفت وغیرہ اور حاصل [illegible] قلوب اور احوال روح اور صاف کرنا دل کا خیالات بد اور فتنوں سے اور [illegible] نفس کا بخل و عجب [illegible] کینہ و ریا و تکبر و حسد و حرص [illegible] طمع مال و جاہ [illegible] [illegible] عبادت روحانی جیسے حصول علم الٰہی اور توحید حقیقی کا مشاہدہ اور تجلیات [illegible] یہ بات ظاہر ہو کہ عبادت جسمانی اور روحانی [illegible]

اور رحمانی مطلب ہی شریعت اور طریقت اور حقیقت سی موجب الشریعة اقوالی والطریقة
افعالی والحقیقة احوالی اسواسطی کہ شریعت بجای تخم کی ہی اور طریقت بجای شاخ
اور برگ کی اور حقیقت بجای گل و میوی کی اگر تخم نہو تو کچہہ بہی نہ آوی فرمایا نبی علیہ السلام
الشریعة کالشجرة والطریقة کالاوراق والحقیقة کالاثمار یا یون بہی سمجہا جاہی
کہ معرفت کی قصر کی شریعت بنیاد ہی اور طریقت بجای رنگ برنگ گچ دان کی کہ مراد اوس سی
انوار قلوب اور احوال روح ہی اور حقیقت بجای محلون اور طاقون کی کہ مراد اوس سی
علم الٰہی اور مشاہدہ اور تجلیات ہی پس اگر بنیاد نہو تو عمارت کس چیز پر قائم ہو العزیز بیان
کی اشغال سی دل کا فارغ ہونا بڑی عنایت ازلی اور فیض لم یزلی ہی جب اس صفت
سی موصوف ہوا اور اپنی اوقات شریف کو طاعت اور عبادت مین صرف کیا تو
یہی بڑی رحمت ہی اور جب تجہکو توفیق عبادت کی عنایت ہوئی تو عبادت کو ریا سی محفوظ
رکہنا اوسکی برابر کوئی عنایت الٰہی نہین ہی اسواسطی کہ عبادت مین ریا شرک ہی کالایدل
العبادة التی بالجاہ سی مراد یہی ہی جب تجہکو اللہ تعالی نے ریا سی بچایا تو عبادت پر مغرور
ہونا سب سی بدتر ہی چنانچہ بزرگون نی فرمایا ہی کہ عبادت پر مغرور ہونا بڑا ہی عذر گناہ سی
جیسطرح شیطان کو اپنی نیکی پر غرور تہا بولا انا خیر منہ اور حضرت آدم علیہ السلام
نی عذر گناہ کیا اور مناجات کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

نظم
نہونا بندگی اپنی پہ مغرور
کہ ڈالیگا تجہی خالق سی یہ دور
اگر خالق نہین اپنی ہی تیری

کہ از روز ازل سب بازی ہی تیرا
نہ اپنی دیکہہ شیخی و کرامت
تو اسمین ہین ہی بہی سو

اوسکی فضل ہی پہ تکیہ ہی بہتر
بہروسا اپنی تو طاعت پہ مت کر
نہو تو بندگی پر اپنی مغرور

ہوا شیطان اسی باعث سی مقہور

سورہ فلق کی تفسیر مین لکہا ہی کہ کوئی شر عبادت کی
شر سی بدتر نہین ہی اسواسطی کہ اسمین ریا اور غرور کیا جاتا ہی جسطرح کوئی مخلوق شیطان کی

ہو سکتا نہین ہی اسواسطی کہ اوسکا عبادت پہ غرور کرنا مثل اس ہے کہ رشوتی مین تیرا اسکا عین
جب اللہ تعالی اس بندگی کو غرور سے بہی بچاوے تو بندگی سے منفعت حاصل کرے یہہ بہت
مشکل ہے سوا مدد اللہ تعالی کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ جو بندگی خالصا للہ
نہووے حبط ہو جاتی ہے اور بندگی خالصا للہ کرنا بجز عنایت آلہی میسر نہین اگر آدمی بندگی
اسواسطے کرتا ہے کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت خوارق
عادات حاصل ہو تو حقیقت مین یہہ چیزین اوسکا مطلوب ہین اور وہ اون چیزون کا
عابد ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللہَ لِغَیْرِہٖ فَھُوَ مُشْرِکٌ یا ابنِ آدمَ کُلُّ مَا
شَغَلَكَ فَھُوَ مَعْبُوْدُكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا کیا کرتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الشِّرْكِ الْخَفِیِّ اور اللہ تعالی کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہونیکو شرک خفی کہتے ہین
اگرچہ وہ وسیلہ اوسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تابعدارون کی تہی حقتعالی فرماتا ہی مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی طاغی اوس کو کہتے ہین کہ جو وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جانے جب اس
سے بہی تجھکو نجات ملی یعنی عبادت خالصا للہ کرنیلگا تو چاہیے کہ عذر تقصیر اپنا پیش کرے
اسواسطی کہ لائق درگاہ کے عبادت کرنا مشکل ہے فرشتون کی بندگی کہ اونکی زندگانی عبادت
سے ہے اوسکی درگاہ مین کچہہ قدر نہین رکہتی سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اونکا
وظیفہ ہے یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ع پسند اوسکی ہے
جس طرح وہ پسند کرے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار
کرتے تہے جب سورہ اذا جاء اوتری اور اوسمین حکم ہوا اِسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا تب سے سو بار
استغفار فرماتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا
جاء اوتری تو بعد ہر نماز کے استغفار کرتے تہے اسواسطے کہ بندگی درگاہ کے قابل کرنا محال ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وذروا ظاہر الاثم وباطنہ یعنی چھوڑ دو ظاہر اور باطن گناہ
سے ظاہر کے گناہ جو ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ سے ہوتے ہیں اور سوا خدا کی اوسی طرف مائل ہونا
باطن کا گناہ ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون سے یہی اشارہ ہے طالب کو چاہیے کہ
عبادتمین جو ثابت قدم رہے تو عبادت کے مرتبہ تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو
جیسی عبادت کریگا ویسے ہی درجے حقتعالیٰ کے قرب کے میسر ہونگے ولکل درجات مما عملوا
وما ربک بغافل عما یعملون عبادت جسمانی اور روحانی اور رحانی سے مقصود یاد خدا
اور یاد کرنا مطلوب تعالیٰ خدا اور سب سے بہتر یاد خدا کی نماز ہے کہ اوسمین ذکر جہرا ور خفی ادا ہوتے
ہین نماز کا ظاہر قرآن پڑھنا ہے کہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ سے راز کہنا ہے بموجب حدیث کے
المصلی یناجی ربہ اور نماز کا باطن مومن کی معراج ہے حدیث مین آیا ہے الصلوۃ
معراج المؤمنین اس سے معلوم ہوا کہ ذکر جہرا ور خفی سے مراد نماز ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اننی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری واضح ہو کہ نماز
پڑھنا اور ہر امر کی اطاعت کرنا بہترین یاد حق ہے اسماء آلہی اور دعا پڑھ کر یاد کرنا دو
والون کا کام ہے نزدیکونکا کام احکام آلہی بجا لانا اور ہر حکم کا مزہ کیفیت حاصل کرنا اور
اوسکے امر و نہی کی حکمت دیکھنا ہے فرائض کر ادا کرنیمین اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے
اگر کوئی شخص امر و نہی اور فرض و سنت کے حکمت کی لذت پاتا ہے تو امید ہے کہ پہنچیگا
بلکہ بہتر وہ شخص ہے جو عبادت کا مزہ نہین پاتا ہے اور خدا کا حکم جان کر ادا کئے جاتا ہے اوس
شخص سے جس کو کچھ کیفیت حاصل ہے اسواسطے کہ عبادت بغیر ذوق کے ریاضت ہوتی
ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ریاضت کو بڑا شرف ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس
سرہ فرماتے ہین کہ اگر عابد عبادت کا ذوق پاوے اور وہ ذوق اوس کا مطلوب ہو جاوے تو
وہ اوس ذوق کا عابد ہے نہ عابد حقتعالیٰ کا اسکا عمل فرض اور سنت کی ادا کرنے مین ترتیب

خاص حقتعالی کا ہی اسواسطی کہ فرمایا ہی واعتصموا کا اور اختیار کیا ہی رسول خدا کا اور اولیا
رجال اللہ کا ہی اور اسما اور دعاؤن کا پڑھنا نفل ہی اگر پڑہی تو بہتر ہی ورنہ کچھہ مواخذہ نہین
اہل معرفت و توحید نی فرمایا ہی کہ زبان کا ذکر لقلقہ ہی اور خزانہ دل کا ذکر وسوسہ ہی اور دل
کا ذکر تفرقہ ہی اور روح کا ذکر مشاہدہ اور سر کا ذکر معاینہ ہی اور خفی کا ذکر مکاشفہ ہی
اس سی ثابت ہوا کہ بہترین ذکر نماز ہی کہ ذکر جہر اور خفی اس مین ادا ہوتا ہی اور قرب الہی
بھی اسمین ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور حدیث معراجیہ مین ہی سید المرسلین
یَا اَحْمَدُ هَلْ تَعْلَمُ بِاَیِّ وَقْتٍ یَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ اِلَیَّ قَالَ لَا یَا رَبِّ قَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ اِذَا
کَانَ الْعَبْدُ جَاثِیًا اَوْ سَاجِدًا

ابیات
فقر کی کعبہ کی ہین ارکان چار ++ مین ذات حق وان آشکار
قول و عزلت جوع و جاگنا ہی ہین چار ++ طی کر پانچوین ہی قرب یار
تم زمانی مین ہمیر کے یہہ چار ++ تھی انہین سی آشکار
پانچوین ان کو راہ خانہ

سترہوان باب بدعت کی برائی اور اوسکی حقیقت کے بیان مین

ای عزیز بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت حسنہ ایک بدعت سیئہ بدعت سیئہ تو خود بد ہی ہی مگر بدعت حسنہ کا بجا لانا بہی مکروہ ہی اگرچہ اوس مین دین کا رواج ہو اسواسطی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زنا نہین تہا اپ کچھہ کمی بیشی کرکی ایک بات ٹھہرالی اور کمی زیادتی دین کی معاملی مین درست نہین مثلا کہانی مین نمک زیادہ ہو تو بد مزہ ہو جاتا ہی خیال کرو اوسطرحہ یہی مراد ہی دیکہو نماز کی ہر رکعت مین ایک رکوع ہی اور دو سجدہ ہی اگر دو رکوع کیئی جائین یا ایک رکوع بھی کیا نہ جائی تو درست نماز نہ ہوا ایسی ہی اگر تین سجدہ کیئی جائین یا ایک ہی سجدہ کیا جائی تو بہی نہ ہوا اسواسطی کہ دین مین کمی بیشی مین خطا ہی آدمی کو ضعف کو موافق حقتعالی نے حکم کیا ہی یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا یعنی اللہ تعالی چاہتا ہی کہ سبک کری

تم پر سے احکام امر و نہی کے اور آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور ناتوان یعنی آدمی کو اللہ تعالی
نے یہی حکم فرمایا ہے جو اوس سے ہو سکے سخت کام کرنے کے واسطے حکم نہیں یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا
یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنی اللہ تعالی تمہارے واسطے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا لَا
یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جان پر مگر اوسکی طاقت بھر
جس کام میں ہمارے دین و دنیا کی بہتری اور بھلائی ہے وہی ہمارے واسطے خدا اور رسول خدا نے
فرمایا ہے اور جو سوا اسکے ہے وہ بدعت اور ضلالت ہے چنانچہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ
لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ میں یہی اشارہ ہے لیکن خوراک اوسط درجہ کی کہہ کافی میں لکھا ہے بدعت وہ
چیز ہے جو نئی پیدا کی ہوئی ہو اور اوس کام کو کبھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ اور تابعین نے نہ کیا ہو اور اوسکے کرنے کی کوئی دلیل شرعی بھی نہ ہو اور نخبہ اکابر نے
یہہ فرمایا ہے بدعت دین کے امور میں زیادہ یا کم کرنا ہے اوس چیز سے جو دین سے ہو پس کسی
کسی طرح کی دین اسلام میں درست نہیں ہے اور کرے تو مقصد اصلی کو نہ پہونچیگا اسکی مثال
یوں جاننا چاہیے کہ طالب گنج کو کشان خانہ کا کسینے بتایا کہ فلانی جگہہ ہے وہ اوسکی تلاش
میں چلا اگر آگے بڑھ گیا تو خزانہ نہ ملیگا اور پیچھے رہ جائیگا تو بھی نہ پائیگا اسیطرح حقتعالی کی رضامندی
اور اوسکی دیدار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے گنج کا حال ہے اور خدا و رسول نے سب
چیزوں کا پتا اور نشان فرما دیا ہے کوئی چیز ظاہر و باطن کی نہیں کہ جسکی مثال کہہ نہ دی ہو قرآن
لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ حکم خدا اور متابعت پیغمبر کی کم و بیش کرنے میں
اللہ تعالی کی لقا و رضا کا خزانہ ہاتھ نہیں آنیکا ان جو صراط مستقیم کہ بال سے باریک تر اور
شمشیر سے تیز تر ہے وہ متابعت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اس راہ پر خاصہ بندے چلتے ہیں قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ اوسیکی طرف اشارہ ہے اگر کوئی کعبہ
کو جاتا ہے اگر آگے کو بڑھ جاویگا یا پیچھے رہ جائیگا تو ہرگز کعبہ کو نہ پہونچیگا ایسی ہی کعبہ حقیقی کا نشان

خدا اور رسول نے بتایا ہے اوس مین کم و زیادہ کرنیسی گنہگار ہوگا کہ خدا تعالی اوسکی نیت
نہ بخشیگا اگر ایسا فرما دیتا بعضی مین دو رکعت دیگا تو ہلاک ہوجائگا اور سنت جانیگا تو منزل کو نہ پہنچیگا
اگر وسط کی جگہ جانیگا تو منزل کو نہ پہنچیگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے ایاکم والمحدثات فان کل
بدعۃ ضلالۃ اور فرمایا الزیادۃ علی الکمال نقصان فرمایا اللہ تعالی نے ومن یبتغ غیر
الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص طلب کرے
دین اسلام کے سوا دوسرا دین یعنی خدا اور رسول کے فرمانیکے سوا دوسری چیز طلب کرے
جس مین کچھ بیشی ہو تو اوسکی کوئی عبادت قبول نہوگی سبب بدعت کے اور آخرت مین
زیانکار دوزخی ہوگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کل طریقۃ ردتہا الشریعۃ فہو زندقۃ
سب پر ظاہر ہے کہ بدترین مخلوقات کافر ہین اسواسطی کہ اونکی جگہہ دوزخ ہے موافق ان
الکافرین ہم اصحاب النار کے اور کافرون سے بدتر منافق ہین اور نیچے کا دوزخ اونکا
مقام ہے جنکے حق مین آیہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار وارد ہے اور
منافقون سے بدتر بدعتی ہین کہ یہہ دوزخیون کے کتے ہین کہ اھل البدع کلاب اھل النار
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ایک بدعتی کا قتل کرنا ہزار کافر کے قتل
کرنیسی بہتر ہے اسواسطی کہ کافر کا کفر تو معلوم ہے وہ اسلام مین کچھہ فساد نہین ڈال سکتا ہے
اور بدعتی تو مسلمانون مین شامل ہوکر کیا کیا نئی نئی باتین دین مین ملاتا ہے جس سے دین اسلام
مین حرج واقع ہو بدعتی سے مسلمان کو واجب ہے بغض و عداوت رکھنا اور اوس سے
بیزاری اور اوسکی غیبت کرنا اور اوسکی بد اعتقادی بدعقیدگی کا اظہار لوگون سے کرنا
کہ لوگ سنکے اوسکے کہنے پر نہ چلین اور اگر ایسا نہ کرینگے تو اوسکے گناہ مین شریک ہونگے
اور اون پر لعنت برسیگی منہاج العابدین مین امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا ظہرت البدع وسکت العالم فعلیہ اللعنۃ

اگر بالشرع اور بدعت کو دیکھی تو چاہیئی کہ سختی سی اوسکو منع کری اور اگر سختی سی منع کرنیکی قدرت نہ ہو تو شفقت اور نرمی سی منع کری اگر نصیحت سی کہنی کی بہی قدرت نہ رکہتا ہو تو چاہیئی کہ دل سی اوسکو دشمن جانی اور اگر دل سی اوس کو برا نجانیگا تو اوسکی گناہ کا شریک ہوگا اسواسطی کہ اہل بدعت و ضلالت سی دشمنی رکہنا عبادت ہی بموجب حب للہ اور بغض للہ کی فرمایا ہی علیہ السلام مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی تم مین سی جو شخص بری چیز دیکہی چاہیئی کہ اوسکو ہاتہہ سی منع کری اگر ہاتہہ سی نہو سکی تو زبان سی منع کری اور بسبب خوف فتنہ اور فساد کی زبان سی بہی منع نہ کر سکی تو دل سی اوسکو برا جانی اور یہہ بہت ضعف ایمان ہے اس حدیث کا مفہوم یہہ ہی کہ اگر ہاتہہ اور زبان کی منع کرنیسی عاجز ہو اور دل سی بہی اوس سی دشمنی نرکہی تو اوس کو ایمان سی کچہہ حصہ نہین ہی اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو وحی کی یَا عِیْسٰی لَوْ اَنَّکَ عَبَدْتَنِیْ بِعِبَادَۃِ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَہْلِ الْاَرْضِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْکَ حُبٌّ فِی اللہِ وَبُغْضٌ فِی اللہِ مَا اَغْنٰی عَنْکَ ذٰلِکَ شَیْئًا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ تم جو بدعتی کو دیکہو تو اوس سی عداوت سے پیش آو اور اوسپر غالب ہو کہ اس سی اسلام قوت پاتا ہی حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز فرماتی ہین کہ بدعتی کی غیبت کرنا ثواب ہی اور لوگون کو اوسکی بد عقیدگی اور برائی کا بیان کرنا عین عبادت ہی شیخ علاؤ الدین سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز کہ مجتہد وقت تہی رسالہ مالابدی مین فرماتی ہین کہ اہل بدعت کی غیبت کرنا اور اوسکی سیرت ناپاک خلق پر اظہار کرنا فرض وقت ہی اور اسمین سستی اور قصور کرنیوالا مجرم و گنہگار رہیگا اور یہی فرماتی ہین کہ جو شخص خلق کو بدعت اور نا فرمانی اور امر خلاف شرع کیطرف دعوت کری اور غیبت و لامت کری تو بہ اوسکی قبول نہین گو اوس بدعت وغیرہ سی بیزار ہوا اسواسطی کہ اوسکی

اے عیسی اگر تو میری عبادت کری برابر تمام آسمان و زمین کی مخلوق کی اور تجھ مین دوستی خدا کی لیے اور دشمنی بسبب خدا کی نہ ہو تو میری رضامندی کچھ نہ [illegible]

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہیگی اور بعد مرگ کے گناہ اوسکا اوسکے نام پر
لکھا جائیگا انیس الواعظین مین مذکور ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص کی غیبت
کرنا درست ہی ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگون کی چغلی غیبت
کیجائے عین ثواب ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَهَانَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مُبْتَدِعٍ
فَقَدْ هَدَمَ الْاِسْلَامَ فرمایا نبی علیہ السلام نے اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ حَتّٰى يَحْذَرَ النَّاسُ
ابو شکور سالمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ اور حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے مَنْ تَبَسَّمَ اِلٰى
وَجْهِ مُبْتَدِعٍ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ شیخ حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول علیہ السلام نے کہ بدعتی کے پاس نہ بیٹھو اور اوسکی صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تمہارے
دلمین بھی بات ڈالدیگا جو اوسکے دل مین ڈالی ہی حضرت قطب ہمدانی عالم ربانی عارف سبحانی
المشہور بہ علی ثانی قدس سرہ اپنے رسالہ مین فرماتی ہین کہ مشائخ طریقت قدس اللہ ارواحہم فرماتے
ہین کہ اگر کوئی مرید صادق سادہ دلی سے ایسے پیر سے بیعت کرے جس مین ایک بدعت مکروہ ہو
تو مریدکو واجب ہی کہ اس مبتدع کی بیعت سے پھر جاے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اوس
سے بیعت کرے ایسا نہو کہ اوس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گمراہی مین پڑجاے اسواسطے کہ شیطان
اوس بدعت کی راہ سے جو اوسکی عادت ہورہی ہی اس مرید کے دلمین دخل کرکے بدعت سے معصیت
کیطرف رجوع کراے پھر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطے کہ جب اوس معصیت کو اچھا جانیگا کافر
ہوجائیگا نعوذ باللہ منہا اور اوسکو خبر نہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہیگا اور عجب نہین کہ
اس حدیث سے بھی اشارہ ہو کہ سَيَاْتِيْ زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ اَلْفَ رَجُلٍ اِلَّا

اکثر لا یکون فیہم مومن یعنی غرائب الفوائد سی منقول ہی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین کہ دین مین دو شخصون سی فتنہ و بلا پیدا ہوتا ہی ایک عالم بے عمل اور دوسرے زاہد بدعتی سو کہ یہہ لوگ دین کی پیشوا ہین اور قیامت کو عام خلائق ان دونون کو پکڑینگی کہ انہون نے ہمین گمراہ کیا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

اٹھارہوان باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی ای محمد کہہ دو اگر تم چاہتی ہو کہ خدا تمکو دوست رکھے تو میری پیروی کرو پھر آخر مین خدا تمکو دوست رکھیگا اور تمہاری گناہ بخشیگا اور اللہ تعالی گناہ بخشنی والا مہربان ہی اون پر جو میری اتباع کرتی ہین اور فرمایا مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَائِزُوْنَ یعنی جو لوگ حکم مانتی ہین خدا کا فرائض مین اور اوسکی رسول کا سنتون مین اور ڈرتی ہین خدا سی گناہون گذشتہ سی اور پرہیز کرتی ہین معصیت سی زمانہ آئندہ مین وہ لوگ رہائی پانی والی ہین شریعت اور طریقت و حقیقت مین. شریعت عبارت ہی فرائض اور سنت سی اور طریقت عبارت ہی فرائض اور سنن کی لذت لینی سے اور حقیقت عبارت ہی فرائض اور سنت کی حکمت کو دریافت کرنی سی فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلشَّرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَۃُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَۃُ اَحْوَالِیْ پس شریعت اور طریقت اور حقیقت مین کچھ فرق نہین ایک ہی چیز ہی جیسے اشتہا طعام کی حالت ہی اور طعام کو دانتون سی چبانا مثل ہی اور حاصل کرنا اوس کا قول ہی ایسی ہی جان بجای حقیقت اور گوشت و استخوان بجای طریقت کی اور پوست بجای شریعت کی اگر پوست کو بسبب کفر اور شرک اور بدعت کی جراحت پہنچی تو ایذا اوسکی بلاشک جان کو ہوگی اگر پوست پر بسبب غفلت اور عصیان

کی بدبو اور نجاست لگی تو ظاہر ہی کہ عفونت اوسکی جان کو لگی بجائی حقیقت کی ہی پس یہ تجلی
اس سی ثابت ہوتا ہی کہ شریعت عین طریقت اور حقیقت ہی اور طریقت عین شریعت
ہی جیسی درخت کی جڑ ہی اور شاخ و برگ اور چراغ کیواسطی روغن تیل اور فتیلہ اور روشنی
پاکیزہ ہی کپڑی کے لیئی روئی اور تانا بانا ایسی ہی حال معرفت کی درخت کا ہی اگر میوہ وصل جانان
اوس سی حاصل ہی تو پوست اوس درخت کا بجائی شریعت کی ہی اور مغز اوسکا بجائی طریقت
کی اور ذات اوس درخت کی کہ پانی ہی بجائی حقیقت کی ہی پانی کو راہ میوی کیطرف پوست
ہی کیطرف سی ہی کہ وہ پوست شریعت ہی اگر پوست محکم نہو تو درخت جڑ سی شاخ تک خشک
ہوجاوی اور امید میوہ وصل جانان کی منقطع ہوجاوی ای عزیز معرفت حق سبحانہ تعالی کی ایک قصر
ہی اور توحید کا اقرار زبان سی اور تصدیق دل سی کرنا اوسکا استحکام اور اوسکی بنیاد
سنگ و خشت امر و نہی وعدہ وعید شریعت اور حجری اوسکی اطوار قلوب و احوال روح
اور تزکیہ نفس اور تجلیہ دل بجائی طریقت کی اور طاق اور کنگرہ اوسکی کہ علم الہی اور توحید
حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات ہی بجائی حقیقت کی پس اگر اوس محل کی بنیاد مین کہ شریعت
ہی خلل پڑی تو تمام قصر ویران اور نابود ہوجاوی خوب یقین کیا چاہیی کہ شریعت عین طریقت اور
حقیقت ہی اور حقیقت عین شریعت امام قشیری نی اپنی رسالہ مین لکھا ہی کہ جو حقیقت
کہ سنت نبی کی خلاف ہی کذب ہی فرمایا ابو سعید خراز قدس سرہ نی جو باطن کہ ظاہر شرع
کی خلاف ہی وہ باطن باطل اور دروغ ہی ابن عبد اللہ نی فرمایا کہ جو چیز کہ نہ ہووی اور
گواہی نہ دیجاوی اوس چیز پر کتاب اللہ اور سنت سی وہ چیز باطل ہی اور فرمایا نبی علیہ السلام نی
کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا الشَّرِیْعَۃُ فَہِیَ زَنْدَقَۃٌ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لَوْ اَنَّ
رَجُلًا یَمْشِیْ فِی الْبَحْرِ وَالطَّیْرِ فِی الْہَوَاءِ وَیَتْرُکُ سُنَّۃً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَہُوَ مَلْعُوْنٌ

قطعہ گر بلندی قرب حق چاہی	ہاتھ دامن مین مصطفی کی مار	سنت اوسکی قبول کر [illegible]

نفس کی آرزو کو چہوڑنا ہی یار الغرض ایکمثال اور مین بیان کرتا ہون کہ معرفت کی درخت کا میوہ حقیقت
کا وصل ہی اور یہی تمہارا مقصود ہی اوس درخت کا ظاہر ہی اور باطن ظاہر اوسکا پوست ہی کہ وہ
شریعت ہی اور باطن اوسکا مغز ہی کہ وہ طریقت اور حقیقت ہی پس عبادت جسمانی پوست ہی کہ وہ نگہبان مغز کی
ہی اگر پوست مین خلل واقع ہو تو درخت خشک ہو جاتا ہی اور امید اوسکی میوہ کی کہ وصل جانان ہی
منقطع ہو جاتی

قطعہ

شریعت پر رہا جو قائم ای یار	طریقت کی نہین ہی راہ دشوار	شریعت کو مقدم رکہنا بہر حال
طریقت کی کہلین تب تجہہ پہ اسرار	شریعت ہی طریقت سی نہ باہر	خلاف اسکی نہ چل زنہار

خاتمہ الحمد للہ علی احسانہ کہ یہہ کتاب فیض نصاب بعون عنایات ایزد وہاب شہر محرم الحرام
ہجری نبوی مین اختتام کو پہونچی شعر خدایا پیرایہ بخشد از قبولش + مصون دار از رد بی فضولش
احقر انام محمد نظام اس کتاب کو مطالعہ فرمانیوالون کی خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ اس کتاب کا
دیباچہ اور کئی ورق کا ترجمہ مینے لکہا تہا کہ مین بیمار ہو گیا سو قطب الدینخان صاحب کو کہ سب
مرد دیندار و متین و ذوی استعداد اور اسی شہر شاہجہان پور کی ساکن اور میری بڑی
شفیق ہین سپرد کیا اونہون نی اسکو اچہی طرح انجام کو پہونچایا اور مجہکو لا کر دکہایا مینی اوسکو
دو مرتبہ اول سی آخر تک دیکہا جہان کہین کسی نظم فارسی یا نظم عربی کا ترجمہ باقی تہا اوسکو
اونہین کی طور پر اردو مین نظم کر دیا اور حدیثون کا ترجمہ جو اونہون نی بمزید احتیاط خود
نہ لکہا تہا وہ بہی لکہا اور کہین کہین بغرض ایضاح کی واسطی کچہہ کچہہ مضمون حاشیہ پر بہی لکہدیا اب
ناظرین سی امید ہی کہ ہم مترجمون کی غلطی کو جو باقی رہی ہو درست کر دین اور ہماری
حق مین دعا کرین کہ ہمکو اللہ تعالی اپنی محبت اور اپنا قرب عنایت فرماوی اور خاتمہ بخیر کری
اور اس کتاب کا نفع عام کری اور اس کتاب کی ترجمہ کی باعث حاجی حسن علی صاحب
کو اپنی معرفت اور قرب کی مدارج علیا پر لیجاوی اور استقامت عطا فرماوی وصلی اللہ علی
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

شجرہ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جہان عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی عزیزان رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ السید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان صاحب طریقہ شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاء الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ ناصر الدین احرار ولی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ایشان عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جانجاناں شہید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قیوم زمان قطب کون و مکان نعیم من الغنی الرحمن حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق مقبول بارگاہ سرمد المتخلق بخلق اخلاق الحمیدۃ المتحلی بالسنۃ الکریمۃ النبویۃ مروج الطریقۃ المشرقیۃ المتادب بالآداب المعتبرۃ المجددیۃ المشکیۃ المطہرۃ متبع سنۃ رسول اللہ مرشدنا و مولٰنا الشیخ الکامل المکمل حضرت مولوی محمد مراد اللہ الذی شرفہ ربہ باللقب المحبوبیۃ و تعطاہ بالنسبۃ المرادیۃ ابن مولٰنا و مرشدنا شیخ الشیوخ حضرت مولوی قلندر بخش صاحب الفارو قی نسبا النقشبندی العلوی نسبۃ التہانیسری مولدا رضی اللہ تعالےٰ عنہما و عن جمیع مرشدیہ الکرام و تلامیذہ الٰہی بحرمت پیر دستگیر روشن ضمیر ہادی راہ حق و رہنمائے مطلق و مقبول بارگاہ صمد حضرت شیخ غلام رسول صاحب عرف نام اللہ لاری متبع پوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۞

الٰہی ان حضرات کے طفیل میں اپنے بندۂ عاجز حسن علی پر رحم فرما اور
پیر اتباع شریعت کی دکھا برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب ہدایۃ الانتساب ہدیۃ الحسنیٰ ترجمہ ہدایۃ الانسان کے ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۹ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی کارپردازان مطبع نے اس کی تصحیح میں حتی الوسع کوشش کی ہے اور بقول بعض اول اکابر کے سوائے الفاظ حدیث کے کہ عبارت عربی میں تھے انکا ترجمہ لکھ دیا ہے اور عبارت عربی کو ضروری نہیں جانا اور ترجمہ آیات و احادیث کا اکثر حاشیہ پر لکھ دیا ہے ہاں بعض جگہ ضروری جانکر داخل متن بھی کر دیا ہے مگر جن احادیث و آیات کو مؤلف نے کئی کئی جگہ بیان کیا ہے انکا ترجمہ ایک جگہ متن میں لکھ دیا ہے اور باقی جگہ حاشیہ پر غرضکہ اپنی دانست میں اس کتاب کو ایسا کر دیا ہے کہ عوام بھی بخوبی سمجھ لیں پس ناظرین سے امید ہے کہ دعاء خیر سے محروم نہ فرمائیں اور حسب ہدایت جناب حاجی صاحب موصوف کے آخر کتاب میں واسطے حصول یمن و برکت کے شجرہ نقشبندیہ لکھ دیا ہے فقط

فہرست ہدیۃ الحسنیٰ

قطعۂ تاریخ طبع طبعزاد سید اشرف علی متخلص [illegible]

تصوف کا دریا ہے کوزے میں بند
کہوں کیا میں خواہاں کہ ہے کیا کتاب
پئے سال از روئے ایمان لکھو
حقیقت میں چھاپی یہ اصلی کتاب

۱۲۸۹

بنا بر [illegible] کہ این کتاب مطبوعہ مطبع [illegible] است سطر عنوانش متضمن مادۂ تاریخ نوشتہ شد